نماز میں خشوع

اہمیت، افادیت اور طریقہ کار

مؤلف

ابو عبد اللہ آصف محمود

دار العلوم المحمدیہ لاہور

تقریظ و نظر ثانی

حافظ عتیق الرحمن علوی حفظہ اللہ

معلم دار العلوم المحمدیہ لاہور





مکتبہ اسلامیہ

نماز میں خشوع

اہمیت، افادیت اور طریقہ کار

مؤلف
ابو عبد اللہ آصف محمود
دار العلوم المحمدیہ لاہور

تقریظ و نظر ثانی
حافظ عتیق الرحمن علوی حفظہ اللہ
معلم دار العلوم المحمدیہ لاہور

ملنے کا پتہ
دار العلوم المحمدیہ ریلوے لوکو ورکشاپ
مغل پورہ لاہور 0322-4828386

کتاب کا نام ---------------- نماز میں خشوع

مؤلف ---------------- ابو عبداللہ آصف محمود
0322-4828386

تقریظ و نظر ثانی ---------------- حافظ عتیق الرحمن علوی حفظہ اللہ

اشاعت ---------------- 2014ء

مطبع ---------------- مکتبہ اسلامیہ پرنٹنگ پریس لاہور
0300-8661763

ملنے کا پتا

مکتبہ اسلامیہ

لاہور، پاکستان: بالمقابل رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور 042-37244973 - 37232369

فیصل آباد: سمنٹ سٹ بینک بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ، فیصل آباد 041-2631204 - 2641204

Email: maktabaislamiapk@gmail.com, Visit on Facebook page: maktabaislamiapk

فہرست

مقدمہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لِقُدْرَتِهٖ یَخْضَعُ مَنْ یَّعْبُدُ، وَ لِعَظْمَتِهٖ یَخْشَعُ مَنْ یَّرْكَعُ وَ یَسْجُدُ وَ لطیب مَنَاجَاةِ یَسْهَرُ الْمُتَهَجِّدُ وَ لَا یَرْقُدُ، وَ لِطَلْبِ ثَوَابِهٖ یَبْذُلُ الْمُجَاهِدُ نَفْسَهٗ وَ یَجْهَدُ وَ أَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ، عَلَیْهِ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَ أَتَمَّ التَّسْلِیْمِ ...... وَ بَعْدُ!

شہادتین کے بعد دین حنیف کا سب سے اہم رکن نماز ہے اور نماز کو درست کرنا ٹھیک طریقہ سے ادا کرنا اور اس میں خشوع کا خیال رکھنا یہ ہمارے لیے شریعت کا حکم ہے۔

فلاح وفوز پانے والوں کی جو صفات اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ذکر کی ہیں ان میں سب سے پہلی صفت یہ ہے کہ وہ نمازوں میں خشوع اختیار کرتے ہیں قرآن کریم میں ہی خشوع ان خوش نصیبوں کا ایک وصف بیان ہوا ہے جو اللہ تعالیٰ کی بخشش اور مغفرت کے مستحق اور اجر عظیم پانے والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام کی صفت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

﴿ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَ يَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّ رَهَبًا وَ كَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ﴾ (الأنبياء:90)

”بے شک یہ نیکی کے کاموں میں جلدی کرنے والے تھے اور ہمیں رغبت اور خوف کے ساتھ پکارتے تھے اور ہمارے لیے خشوع کرنے والے تھے۔“

رسالۃ مسماۃ ”نماز میں خشوع اہمیت افادیت اور طریقہ کار“ خشوع کے معانی، شرائط، اہمیت، افادیت اور خشوع کے حصول کے اسباب کے متعلق ہے۔

سابقہ چند آیات سے اس موضوع کی افادیت تو واضح ہوگئی ہے کچھ مزید اس پر بات

کو آگے بڑھاتے ہیں۔

خشوع وخضوع کا مطلب ہے نماز کے ہر رکن کو پورے اطمینان اور سکون سے ادا کرنا اور جو نماز خشوع وخضوع کے بغیر ادا کی جائے گی وہ نبی اکرم ﷺ کے طریقہ کے خلاف ہوگی۔

اللہ تعالیٰ نے کامیابی کی نوید انہی اہل ایمان کے لیے بیان کی ہے جو اپنی نمازوں میں خشوع کا اہتمام کرتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ۝ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ۝ ﴾

(المؤمنون:2)

''وہ مومن یقیناً فلاح پا گئے جو اپنی نماز میں خشوع کا اہتمام کرتے ہیں۔''

اس کے برعکس سستی سے نماز پڑھنے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ۝ الَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ۝ ﴾(الماعون:5،4)

''تباہی ہے ان نمازیوں کے لیے جو اپنی نماز سے غفلت کرتے ہیں۔''

ان آیات سے یہ بات سمجھ آئی ہے کہ نماز کو درست طریقے سے ادا کرنا اس میں خشوع وخضوع کا خیال رکھنا ضروری ہے اور اوّلین رکن دین ہے۔ اگر صرف اپنی نمازیں درست و استوار کر لی جائیں تو انسان کو بہت ساری دین کی سربلندیاں حاصل ہو سکتی ہیں۔

مگر افسوس صد افسوس کہ مسلمانوں کی غفلت و لاپرواہی نے جہاں ان کی بداعمالیوں کی پاداش میں ان سے ہر قسم کی سربلندیاں اور سرفرازیاں چھین لی ہیں وہاں ان کے دل کی انگیٹھیاں بھی اس درجہ سرد ہو گئی ہیں کہ ان میں اب کوئی چنگاری اور کوئی گرمی باقی نہیں رہی دل کا سوز و گزار اللہ کے حضور جھکنے کا جذبہ سچی انابت سچا عجز الغرض سب کچھ سرد پڑ چکا ہے۔

چند لوگ ہی ہوں گے جو صحیح نماز کی لذت پاتے ہوں گے۔ اور جب نماز کی لذت

ہی نماز سے علیحدہ کر لی جائے تو پھر وہ ایک جسم ہے جس میں جان نہیں ایک پھول ہے جس میں خوشبو نہیں ایک ڈھانچہ ہے جس میں روح نہیں ایسی نماز بے فائدہ بے نتیجہ اور بے اثر ہے گویا ہمارا حال اس شعر کا مصداق ہے۔

جو سر بہ سجدہ ہوا کبھی تو زمین سے آنے لگی صدا
تیرا دل تو ہے صنم آشنا تجھے کیا ملے گا نماز میں

حقیقت یہ ہے کہ نماز میں سب سے بڑی مہم اطمینان قلب، حضور نفس یا خشوع طبیعت اور خضوع جوارح ہے کہ انسان اپنے تمام اعضاء اور تمام قوی جذبات سے خدا کی جانب متوجہ ہو جائے اور جن اغراض کے لیے نماز کی تاکید کی گئی ہے ان کو نہایت مکمل طریقے پر بجا لایا جائے اور نماز کے حقیقی فوائد بھی اسی طریقے سے حاصل ہو سکتے ہیں جو قرآن وسنت میں بیان ہوئے ہیں۔

ایک شاعر نے بڑے احسن انداز سے اس کی ترجمانی کی ہے:

الا فی الصلاۃ الخیر والفضل اجمع
لان بها الآداب للہ تخضع
و اوّل فرض من شریعة دیننا
واخر ما یبقی اذا الدین یُرفع
فمن قام للتکبیر لاقته رحمة
و کان کعبد باب مولاہ یقرع
و صار لرب العرش حین صلاته
نجیًا فیا طوباہ لو کان یخشع (القرطبی)

خبردار نماز میں تمام خیر و فضل جمع ہیں کیونکہ اسی نماز کی بدولت تمام اعضاء اللہ کے سامنے عاجزی کا اظہار کرتے ہیں۔ نماز ہمارے دین و شریعت میں پہلا فرض ہے اور جب دین اٹھا لیا جائے گا تو سب سے آخر میں یہی نماز ہو گی۔ جو تکبیر کہتا ہوا کھڑا ہوتا ہے اللہ

تعالیٰ کی رحمت کا مستحق بن جاتا ہے اور وہ ایسے ہوتا ہے جیسے غلام اپنے مولا کا دروازہ کھٹکھٹا رہا ہو اور وہ رب عرش عظیم سے نماز میں مناجات کرنے والا ہوتا ہے۔ اسے مبارک ہو کاش وہ خشوع سے نماز ادا کرنے والا ہو۔

شیطان لعین جو ہمارا ابدی دشمن ہے اس کی ہمیشہ کوشش رہتی ہے کہ وہ کسی نہ کسی طریقہ سے انسان کو گمراہ کردے اور اس کو اللہ تعالیٰ سے دور کردے۔ مختلف وسائل اور ذرائع کے ذریعے شیطان کی سب سے بڑی کوشش یہی رہی ہے کہ لوگوں کو باخشوع نماز سے دور کردے تاکہ لوگ ایک طرف اس عبادت کی لذت سے محروم ہو جائیں اور دوسری طرف اجر و ثواب سے بھی محروم ہو جائیں۔ بہت سارے لوگ شیطان کے اس چنگل میں پھنس چکے ہیں۔

خشوع کے متعلق اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا:

[أَوَّلُ شَيْءٍ يُرْفَعُ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ الْخُشُوْعُ، حَتّٰى لَا تَرٰى فِيْهَا خَاشِعًا] ①

''پہلی چیز جو اس امت سے اٹھائی جائے گی وہ (نماز کا) خشوع ہے (ایک وہ زمانہ آئے گا) حتی کہ تمھیں ایک بھی آدمی خشوع کرنے والا نہیں ملے گا۔''

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

[أَوَّلُ مَا تَفْقِدُوْنَ مِنْ دِيْنِكُمُ الْخُشُوْعَ وَ آخِرُ مَا تَفْقِدُوْنَ دِيْنِكُمْ الصَّلَاةَ وَ يُوْشِكُ أَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَ الْجَمَاعَةِ فَلَا تَرٰى فِيْهِمْ خَاشِعًا] ②

''پہلی چیز جو تمہارے دین (دین محمدیہ) سے مفقود ہوگی وہ خشوع ہے اور جو سب سے آخر میں مفقود ہوگی وہ نماز ہے۔ اور تم مسجد میں نماز کے لیے داخل

---

① مجمع الزوائد: ۲/۳۲۶۔۲۸۱۳۔ صحیح الترغیب للالبانی: ۵۳۰

② مدارج السالکین: ۱/۵۲۰

ہو گے تو ایک آدمی بھی ایسا نظر نہیں آئے گا جس کی نماز میں خشوع ہو۔''

اگر اپنی نمازوں کی حالت پر ہم غور کریں تو اس میں سب کچھ دنیاوی خیالات، شیطانی وسواس، نفسانی خواہشات کاروبار کا حساب الغرض ہر چیز ہوتی ہے مگر خشوع نہیں ہوتا اور اس سے بڑا المیہ یہ ہے کہ اگر ہم نمازوں میں خشوع کو لانے کی کوشش کرتے ہیں تو وہ بھی دکھلاوے کے لیے، جس کو منافقانہ خشوع کہا جاتا ہے۔

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے۔ منافقانہ خشوع سے بچ کر رہو کسی نے سوال کیا منافقانہ خشوع کیا ہوتا ہے، فرمایا جسم پر تو خشوع نظر آئے اور دل خشوع سے خالی ہو۔

سیدنا فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ بات مکروہ ہے کہ آدمی اتنے خشوع کا مظاہرہ کرے جتنا دل میں نہ ہو۔

امام ابن قیم الجوزی رحمہ اللہ نے ایمان بھرے خشوع اور منافقانہ خشوع میں فرق کیا ہے، فرماتے ہیں:

ایمان بھرا خشوع وہ ہوتا ہے جس میں دل اللہ تعالیٰ کی عظمت، جلال، وقار، ہیبت اور حیا کی وجہ سے ڈر رہا ہو۔ چنانچہ دل خوف شرمندگی محبت اور حیا کے ساتھ ٹوٹا جا رہا ہو۔ اللہ کی نعمتیں یاد کرنے کے ساتھ ساتھ اپنی کوتاہیوں کا بھی اعتراف ہو، نتیجتاً دل میں لازماً خشوع پیدا ہو جائے گا اور دل میں خشوع کے نتیجے میں اعضاء و جوارح پر بھی خشوع طاری ہو جائے گا اس کے برعکس منافقانہ خشوع یہ ہوتا ہے کہ جسمانی اعضاء پر تو بناوٹی اور منافقانہ خشوع نظر آتا ہے مگر دل خشوع کی اس کیفیت سے خالی ہوتا ہے۔

بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے یہ جملہ ثابت ہے:

[أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ خُشُوعِ النِّفَاقِ] [1]

''میں منافقانہ خشوع سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔''

چنانچہ صحیح معنوں میں اللہ کا خشوع رکھنے والا وہ انسان ہے جس کی دنیاوی شہوات کی

---

[1] مدارج السالکین: ۲/ ٤

آگ ٹھنڈی ہو چکی ہو۔ دل سے اس کا دھواں بھی بجھ چکا ہو عظمت خداوندی کا نور اس کے سینے میں جگمگا اٹھا ہو، اللہ کا خوف اور وقار اس کے سینے میں کوٹ کوٹ کر بھر دیا گیا ہو جس کی وجہ سے اس کی نفسیاتی خواہشات مر چکی ہوں جسمانی اعضاء کی اکڑ نکل چکی ہو، دل وقار سے بھر گیا ہو اللہ سے لو لگا کر اس کو اطمینان قلب نصیب ہوتا ہو اور اسی حال پر وہ خوش ہو اس کیفیت کی نشانی یہ ہے کہ اللہ کے جلال و عظمت کی خاطر سجدہ ریز ہوتا ہو اور اپنے آپ کو بہت حد تک جھکا کر اور کمزور سمجھ کر اللہ کے حضور سجدہ میں گراتا ہو اور اس وقت تک سجدہ سے سر نہ اٹھاتا ہو جب تک رب سے ملاقات کا لطف نہ لے لیتا ہو ایمان بھرے خشوع کی یہی کیفیت ہوتی ہے البتہ متکبر کا حال کچھ اور ہی ہوتا ہے متکبر اپنے تکبر اور گھمنڈ میں ہی اکڑتا رہتا ہے اس کی مثال اس سخت اور ترچھی زمین کی ہے جس پر پانی کھڑا ہی نہیں ہوتا۔

اس کے برعکس منافقانہ خشوع میں تصنع اور دکھلاوے کا مظاہرہ ہوتا ہے دل اندر سے برائی کے لیے تیار اور شہوتوں کا طلبگار رہتا ہے۔[1]

اس کتابچے کو لکھنے کی ضرورت اس لیے پیش آئی کہ میں اپنی نماز پر غور کرتا تھا آیا یہ میری نماز اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول ہو گی؟ جو خشوع و خضوع سے خالی اور شیطانی وسواس اور دنیاوی خیالات سے بھری ہوئی ہے۔ میں کئی روز تک اس وجہ سے کافی پریشانی کے عالم میں پھرتا رہا، پھر میں نے اس موضوع کا مطالعہ شروع کیا تو مجھے بہت ساری ایسی چیزیں ملی جو شیطانی وسواس اور دنیاوی خیالات سے بچنے کے لیے معاون ثابت ہو سکتی ہیں۔ اور الحمد للہ میں نے اس کی وجہ سے اپنی نماز میں کچھ فائدہ محسوس کیا ہے پھر میں نے اپنے دوستوں سے بھی کچھ اس کے متعلق یعنی نماز میں خشوع کے متعلق سوال کرنا شروع کیے تو سب کی طرف سے نفی میں جواب آیا کہ ہماری نمازیں بھی خیالات سے بھری ہوتی ہیں، نماز سے ہم کوئی لذت محسوس نہیں کرتے۔

---

① ٣٣ سببا للخشوع في الصلاة۔ محمد صالح المنجد: ٦۔٥

جب اس طرح کی کیفیت دیکھی تو میرے اندر اس چیز نے انگڑائی لی کیوں نہ اس موضوع پر ایک چھوٹا سا کتابچہ لکھا جائے تا کہ ہم شیطانی وسواس اور دنیاوی خیالات سے حتی الوسع بچنے کی کوشش کرسکیں۔

اللہ تعالیٰ کی توفیق سے میں نے قارئین کے لیے اس کتابچے میں خشوع کے متعلق چیزیں جمع کی ہیں جس میں خشوع کی اہمیت افادیت، معنی ومفہوم اور خشوع کے حصول کا طریقہ کار یعنی اسباب وغیرہ کو جمع کیا ایک بہت اہم چیز اس کتاب میں خاشعین کی نمازوں کے مناظر کے ضمن میں بہت سارے واقعات ذکر کیے ہیں جو ہمارے ایمان کی تازگی اور نماز میں خشوع کے حصول کے لیے معاون ثابت ہوں گے۔

میں نے کوشش کی ہے کہ کتابچے میں صرف اور صرف کتاب وسنت کا بیان ہو اور یا پھر صحابہ اور سلف صالحین کے اقوال کو پیش کیا ہے اور یہی ہمارا منہج ہے یعنی قرآن وسنت کا فہم، اقوال صحابہ وسلف صالحین کی روشنی میں۔

آخر میں میں اپنے اساتذہ اور دوستوں کا شکر گزار ہوں جو میری قدم قدم پر رہنمائی کرتے رہے۔ خصوصا مولانا خاور رشید بٹ صاحب کا جو مجھے مفید مشوروں سے نوازتے رہے۔اور حافظ عتیق الرحمٰن علوی صاحب کا جنھوں نے اس کتاب پر نظر ثانی کی، مفید مشوروں سے نوازا اور تقریظ لکھ کر اس کتاب کو چار چاند لگا دیے۔ اللہ تعالیٰ ان کے علم وعمل میں برکت فرمائے۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں اللہ تعالیٰ اس کتابچے کو صدقہ جاریہ بنائے اور پڑھنے والوں کے لیے راہِ نجات بنائے جو بھائی بھی اس کتابچے کا مطالعہ کرے اور اس کو فائدہ حاصل ہو اس سے درخواست ہے کہ وہ میرے والدین واجداد کے لیے دعائے خیر فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔

العبد المذنب

ابو عبداللہ آصف محمود

دار العلوم المحمدیہ لاہور

تقریظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْمُتَعَالِ الْمَنْعُوْتِ بِصِفَاتِ الْجَمَالِ وَالْكَمَالِ۔
وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ الْمَحْمُوْدِ بِالْخُشُوْعِ وَالْاِبْتِهَالِ۔
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَ مِنْ تَبِعَهٗ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ لِاِقَامَةِ الدِّيْنِ
بِالنَّفْسِ وَالْمَالِ.....اَمَّا بَعْدُ!

نماز، اسلام کے بنیادی ارکان میں سے اہم رکن ہے۔توحید و رسالت کے بعد سب سے پہلے جو عبادت انسان پر لازم ہوتی ہے وہ یہی نماز ہے اسی طرح روزِ محشر بھی حقوق الٰہی میں سے جس کا سب سے پہلے سوال ہوگا وہ یہی نماز ہے۔

۱۔ نماز بندے اور کفر کے درمیان حد فاصل ہے۔
۲۔ نماز بندے اور شرک کے درمیان ریڈ لائن ہے۔
۳۔ نماز ہی وہ چیز ہے جو جنت میں نبی ﷺ کے پڑوس کا ذریعہ ہے۔
۴۔ نماز ہی وہ چیز ہے جو روزِ قیامت بندے کو فرعون، ہامان، قارون، ابی بن خلف جیسے ناخلفوں اور بدنصیبوں کی صفوں سے دور رکھے گی۔
۵۔ نماز اللہ تعالیٰ کی یاد کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔
۶۔ نماز نبی ﷺ کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔
۷۔ نماز جنت کی کنجی ہے۔
۸۔ نماز دل کا سکون اور قبر کا نور ہے۔
۹۔ نماز جنت کی ضمانت ہے۔
۱۰۔ نماز اللہ تعالیٰ سے ہمکلام ہونے کا ذریعہ ہے۔

الغرض جس قدر یہ عظیم عمل ہے آج کا نام نہاد مسلمان اتنا ہی اس فریضے سے تہی دامن

ہے اور جس قدر یہ لازم ہے اتنا ہی انسان اس سے غافل ہے اور مقام حیرت یہ ہے کہ اسلام کا کوئی بھی بنیادی عمل ایسا نہیں جس کی روزانہ بآواز بلند پانچ مرتبہ یاد دہانی اور دعوت دی جاتی ہو ماسوائے نماز کے۔

اگر ہم غور کریں تو حقیقت یہ ہے کہ زندگی کے پرپیچ راستوں میں انسان کی منزل بارہا اس کی نظروں سے اوجھل ہو جاتی ہے اور زینۃ الحیاۃ الدنیا اس کی آنکھوں کو خیرہ کر دیتی ہے۔

آخرت کا نقشہ اس کے صفحہ ذہن میں دھندلانے لگتا ہے عہد الست کی یاد اس کے دل سے محو ہونے لگتی ہے۔ اس نقش کو تازہ کرنے اور تصور کو تابندہ و جاوید رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ اسے بار بار یاد دلایا جائے چنانچہ صبح ہوتے ہی کاروبارِ حیات کی ہمہ ہمی میں کھو جانے سے بیشتر اسے دربار عالی سے بلایا جاتا ہے کہ حاضری دے کر جائے۔

دوپہر کو جب زندگی کے ہنگامے عروج پر ہوتے ہیں تو ایک بار پھر یاد دلایا جاتا ہے اور پھر تھوڑی دیر بعد جب کاروبار اپنے مکمل عروج اور انتہاء کے قریب ہوتا ہے تو اسے ایک بار پھر بلایا جاتا ہے کہ اپنے رزاق کے حضور سجدہ کرو اور اعتراف کرو کہ نفع و نقصان کا مالک صرف اور صرف وہی ہے اور یہ بھی جان لو کہ جس طرح سورج اب مغرب کی طرف تیزی سے جھک رہا ہے تمہاری زندگی کا آفتاب بھی اسی تیزی سے اپنی آخری حد کی طرف بڑھ رہا ہے اور بالآخر ایک دن قبر کی مٹی میں تجھے غروب کرنے والا ہے۔

سورج غروب ہو جانے کے بعد پھر اس شہنشاہ حقیقی کے سامنے سجدہ کرنے کی دعوت دی جاتی ہے جس کی سلطنت کو کبھی زوال نہیں اور جی ہاں نیند کی وادیوں میں کھو جانے سے پہلے ایک بار پھر دعوت ملتی ہے کہ اس نقش کو اجاگر کر جاؤ کیونکہ ممکن ہے تمھیں اس نیند سے جاگنا نصیب ہی نہ ہو۔

لیکن افسوس کہ آج مسلمانوں کی اکثریت نماز سے غافل ہے اور جو چند ادا کرتے ہیں ان کی نماز کی کیفیت کچھ یوں ہے کہ جھٹ وضوء کیا اللہ اکبر کہا، ثناء، فاتحہ، اور سورۃ کو

کتر کتر کر پڑھا اور رکوع میں پہنچے تو ابھی کمر سیدھی نہ ہونے پائی کہ مضطرب تسبیحات نے غیر مطمئن رکوع سے خلاصی پائی اور سر اٹھاتے ہی سجدے میں گر گئے۔ (اور قومے کا پتہ ہی نہیں کہ اس کے ساتھ ہوا کیا ہے؟) پھر بے قرار سجدے سے سر اٹھاتے ہی دوسرے سجدے کے بارِ گراں سے نجات پائی۔ اور کھڑے ہو گئے (اور جلسے کا نام ونشان نہیں) اور پھر اسی طرح باقی ساری نماز بھی بے چین، قیام، غیر مطمئن رکوع و سجود اور بے نشان قومہ و جلسہ کے راستے سے ہوتے ہوئے اختتام پذیر ہوتی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اس طرح کی نماز پڑھنے والا شریعت کی نگاہ نمازی نہیں بلکہ نماز کا چور کہلاتا ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

[اَسْوَأُ النَّاسِ سَرِقَةً الَّذِيْ يَسْرِقُ مِنْ صَلَاتِهِ لَا يُتِمُّ رُكُوْعَهَا وَ لَاسُجُوْدَهَا وَ لَا خُشُوْعَهَا] [1]

''لوگوں میں بدترین چور وہ ہے جو نماز میں چوری کرتا ہے یعنی رکوع و سجود پورا نہیں کرتا اور نہ ہی اس میں خشوع اختیار کرتا ہے۔''

حالانکہ یہ نماز عبادت مشقت و تکلیف نہیں بلکہ عظیم سعادت ہے کہ بندہ ناچیز اور مخلوق حقیر و محتاج کو مالک الملک جل و علا اپنی بارگاہ صمدیت میں حاضر ہونے اور ارمغانِ عجز و نیاز پیش کرنے کے لیے اوقات مقررہ دے اور وہ بھی ایسی شانِ رحمت کے ساتھ کہ ایک ایک جملے پر اسے جواب سے نوازا جائے۔ یہ حضوری عظیم نعمت ہے مشقت و تکلیف نہیں اور بندے کو ہر لحظہ اس ساعت باسعادت کا ہمہ تن منتظر رہنا چاہیے۔

یہ نماز لذت و سکون اور راحت کا سبب تب ہی بنے گی جب یہ خشوع و خضوع سے لبریز ہوگی۔ اور درحقیقت مقصودِ الٰہی بھی یہی نماز ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مقبول بندوں کی صفات کا ذکر یوں فرمایا:

﴿ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ ۝﴾

(المؤمنون 1,2)

---

[1] مسند احمد ۵/ ۳۱۰

"بے شک ایمان والے کامیاب و کامران ہو گئے جو اپنی نماز میں خشوع کرتے ہیں۔"

یعنی اہل ایمان کے لیے وہی نماز فوز وفلاح کی ضمانت ہے جو خشوع وخضوع اور عجز و نیاز کے ساتھ ادا ہو۔ خشوع جسم اور روح دونوں میں ہوتا ہے اور نماز میں مقصود بھی دونوں ہی ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ امام المفسرین سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس ﴿خَاشِعُوْنَ﴾ کی تفسیر [خَائِفُوْنَ سَاكِنُوْنَ] کی ہے۔①

یعنی ایک طرف ان کی ظاہری حالت یہ ہوتی ہے کہ نماز میں سرنگوں دست بستہ اور آسودہ وساکن کھڑے ہوتے ہیں تو دوسری طرف ان کی اندرونی کیفیت یہ ہوتی ہے کہ ان کے قلب و روح ہیبت وجلال دربارِ الٰہی سے لرزاں وترساں ہوتے ہیں۔

فرمانِ الٰہی ہے:

﴿تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا﴾
(السجدۃ:16)

"ان کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں وہ اپنے رب سے خوف اور امید سے دعائیں کرتے ہیں۔"

نیز فرمایا:

﴿وَ يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَ يَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا﴾(الاسراء:109)

"وہ ٹھوڑیوں کے بل گر پڑتے ہیں اور روتے ہی جاتے ہیں اور وہ ان کو بڑھا دیتا ہے عاجزی میں۔"

یہ تو ہیں مؤمنین قانتین اور پسندیدہ افراد کے اوصاف تاہم اس کے برعکس خشوع سے تہی اور حضورِ قلب سے عاری نماز کسی کام کی نہیں۔

① طبری: ۱۸/۳

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

[أٰخِرُ مَا يَبْقَى مِنْ دِينِهِمُ الصَّلَاةُ وَ رُبَّ مُصَلٍّ لَا خَلَاقَ لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى][2]

''دین کی آخری چیز جو لوگوں کے پاس باقی رہ جائے گی وہ نماز ہوگی۔ لیکن کتنے ہی نماز ایسے ہوتے ہیں کہ اللہ کے ہاں ان کا کچھ حصہ نہیں ہے۔''

جس نماز کا ظاہری حسن چھین لیا گیا ہو اور اس کی روح چرالی گئی ہو تو وہ حصولِ تقربِ الٰہی کا زینہ اور انعام سے فائز المرام ہونے کے بجائے عذاب شدید کی وعید بن جاتی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ﴾(الماعون :5,4)

''ہلاکت ہے ایسے نمازیوں کے لیے جو اپنی نمازوں کی طرف سے غافل رہے ہیں۔''

نیز فرمایا:

﴿ فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَ اتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ﴾ (مریم 59)

''پھر ان کے بعد چند ناخلف ان کے جانشین ہوئے جنھوں نے نماز ضائع کردی اور خواہشات نفسانی کے پیچھے لگ گئے۔''

اور یہ زوال و انحطاط صرف گزشتہ امتوں میں رونما نہیں ہوا بلکہ یہ امت بھی اس حادثہ سے دو چار ہو رہی ہے جس کے متعلق نبی ﷺ نے پہلے ہی خبردار کر دیا ہے۔

ارشاد نبوی ﷺ ہے:

[اَوَّلُ شَيْءٍ يُّرْفَعُ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ الْخُشُوْعُ، حَتّٰى لَا تَرٰى فِيْهَا

---

(2) صحیح الجامع الصغیر: ۱/۴۰۳، رقم: ۲۵۷۵

خَاشِعًا] ①

''سب سے پہلے اس امت سے جو چیز اٹھائی جائے گی وہ نماز میں خشوع ہے اور نوبت یہاں تک پہنچ جائے گی کہ تمھیں کوئی شخص دیکھنے کو نہیں ملے گا جو خشوع کی دولت سے مالا مال ہو۔''

ہمارے فاضل مؤلف ایک باہمت صاحب استقامت نوجوان ہیں اس سے قبل ان کی نوک خم ''متنازعہ مسائل کے محمدی فیصلے'' کتاب تالیف کر کے امت مسلمہ کے لیے ایک قابل قدر خدمت سرانجام دے چکے ہیں۔

اس کتاب کی اہمیت کا اندازہ اسے پڑھ کر ہی لگایا جا سکتا ہے۔ راقم نے پوری کتاب کو حرف بحرف پڑھا اور بے حد مفید پایا نہ صرف اس کے مطالعہ سے علم میں اضافہ ہوا بلکہ نماز میں خشوع کو بھی چار چاند لگ گئے۔ لائق مؤلف نے اس کتاب کو جمع و ترتیب دینے میں خوب عرق ریزی کی ہے اور یقیناً یہ کتاب جہاں عوام کے لیے بے حد مفید ہے وہاں ہر خاص اور خاص الخاص کے خشوع کو دوبالا کرنے کے لیے بھی سنگ میل ہے۔

دعا ہے مولائے کائنات اس کائنات کو فاضل مؤلف کے لیے توشہ آخرت اور ذریعہ نجات بنائے امت مسلمہ کے لیے راہ ہدایت بنائے اور فاضل مؤلف ان کے والدین اہل و عیال سمیت تمام مسلمانوں کو معاف فرمائے۔ (آمین)

اخوکم فی اللہ

حافظ عتیق الرحمٰن علوی حفظہ اللہ

معلم ۔ دار العلوم المحمدیہ لاہور

① مجمع الزوائد: ۲/۱۳۱

خشوع وخضوع کا معنی ومفہوم

خشوع کا لغوی معنی:

لغوی اعتبار سے خشوع کا لفظ کئی معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ عاجزی دکھانا، انکساری کرنا، خود کو چھوٹا اور بے حیثیت بنانا، جھکنا، پست اور ذلیل ہونا اور ڈرنا وغیرہ۔ (القاموس الوحید)

خضوع کا لغوی معنی:

لغوی اعتبار سے خضوع کا لفظ بھی کئی معنوں میں استعمال ہوتا ہے: جھکنا، تواضع کرنا، تابع ہونا، مطیع وفرماں بردار ہونا، پابند احکام ہونا اور ماتحت ہونا وغیرہ۔ (القاموس الوحید)

خشوع وخضوع کا اصطلاحی مفہوم:

علامہ قرطبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

«هيئة فی النفس يظهر منها فی الجوارح سكون و تواضع»[1]

''خشوع دل میں ایسی ہیئت کا نام ہے جس سے اعضاء میں سکون و تواضع ظاہر ہو۔''

علامہ ابن قیم الجوزی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

« والحق ان الخشوع معنى يلتئم من التعظيم والمحبة والذل والانكسار»[2]

'' حق یہ ہے کہ خشوع کا ایسا معنی ہو جو اللہ کی تعظیم اس کی محبت اور اس کی جناب میں ذلت اور انکسار کے مجموعہ سے مرکب ہو۔''

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

---

① تفسیر قرطبی: ۱/ ۳۷٤

② مدارج السالکین: ۵/ ۲

«کان خشوعهم فی قلوبهم فغضوا بذلك ابصارهم و خضعوا لذلك الجناح» ①

''خشوع لوگوں کے دلوں میں ہوتا ہے اس کی بنا پر ان کی آنکھیں جھک جاتی ہیں اور اعضاء ڈھیلے ہو جاتے ہیں۔''

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نمازی کے اندر جب یہ صفات پائی جائیں تو وہ صاحب خشوع ہوتا ہے۔

«اعظام المقام واخلاص المقال واليقين التمام وجمع الهم» ②

''بارگاہِ الٰہی کو عظیم تر جاننا، قراءت (یعنی نماز میں جو بھی تسبیحات تحمیدات یا قرآن کی قراءت وغیرہ) میں اخلاص ہونا، کامل یقین اور کامل توجہ کے ساتھ ادا کرنا۔''

حضرت جنید رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«الخشوع تذلل القلوب لعلام الغيوب» ③

''خشوع علام الغیوب (اللہ تعالیٰ) کے سامنے (دلی،قلبی) عاجزی و انکساری کا نام ہے۔''

نوٹ: ہمارے ہاں عموماً خشوع کے ساتھ خضوع کا لفظ بھی بولا جاتا ہے اور لغوی اعتبار سے یہ دونوں الفاظ قریب قریب ہیں۔ بعض حضرات اس میں فرق کرتے ہیں کہ خشوع ظاہری سکون اور خضوع باطنی سکون کو کہتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں خشوع کا معنی ہے حق کی اطاعت کرنا اور خضوع کا معنی حق کو ماننا اس کو تسلیم کرنا اور کسی بھی حکم پر اعتراض نہ کرنا۔ اور بعض کہتے ہیں کہ خشوع کا تعلق اعضائے بدن سے ہوتا ہے اور خضوع آواز کی

① الدر المنثور: ٥/٣

② تفسير المظهری: ١٦٤/٨

③ الضوء المنير: ٣٠٤/٤

پستی اور نگاہ اور سکون سب سے متعلق ہے۔

خلاصہ کلام:

ان تمام اقوال کی روشنی میں ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ خشوع کا اصل مرکز انسان کا دل ہے اور اس کے اثرات انسان کے اعضاء و جوارح پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ دوسرے الفاظ میں کہ انسان کے دل میں اللہ تعالیٰ کی عظمت کا ایسا دھیان غالب آ جائے جس کی وجہ سے انسان اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے سامنے بالکل عاجز اور لاچار سمجھے۔

قرآن مجید میں خشوع کے مختلف معانی

① خشوع بمعنی ذلت عاجزی اور انکساری:

﴿ وَ خَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ ﴾ (طٰہٰ: 108)

''اور رحمٰن کے سامنے تمام آوازیں پست ہو جائیں گی۔''

② خشوع بمعنی مؤدب پرسکون:

﴿ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ ﴾ (المؤمنون: 2)

''اور وہ لوگ جو اپنی نمازوں میں خشوع (سکون اور ادب) کرنے والے۔''

③ خشوع بمعنی ڈر:

﴿ وَ يَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّ رَهَبًا وَ كَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ﴾ (الأنبياء: 90)

''وہ رغبت اور خوف کے ساتھ ہماری عبادت کرتے ہیں اور وہ ہم سے ڈرنے والے ہیں۔''

④ خشوع بمعنی خشک:

﴿ اَنَّكَ تَرَى الْاَرْضَ خَاشِعَةً ﴾ (حمٓ السجدة: 39)

''تم زمین کو خشک دیکھتے ہو۔''

نماز میں خشوع کا حکم

نماز میں خشوع کا کیا حکم ہے؟ یہ فرض ہے یا مستحب ہے اس کے متعلق علمائے امت کے مختلف اقوال پائے جاتے ہیں۔ بعض نے اسے فرائض میں شمار کیا ہے اور بعض نے اسے مستحبات اور فضائل میں شمار کیا ہے۔

راجح موقف یہی ہے کہ خشوع واجب ہے۔ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں، کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ وَ اِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ ﴾ (البقرة:45)

''اور صبر اور نماز کے ذریعے تم مدد طلب کرو اور یہ نماز کی ادائیگی بھاری ہے، سوائے خشوع کرنے والوں کے۔''

جو لوگ خشوع نہیں کرتے اس آیت میں ان کی مذمت ہے اور مذمت اسی وقت ہوتی ہے جب کوئی فرض یا واجب ترک کرے یا حرام کام کا ارتکاب کرے نتیجہ یہ نکلا کہ خشوع واجب ہے۔[1]

علامہ قرطبی رحمہ اللہ کا موقف بھی یہی ہے کہ نماز میں خشوع واجب ہے۔[2]

خشوع کے واجب ہونے کی قرآن کریم سے دوسری دلیل۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ﴾ (محمد:24)

''کیا یہ لوگ قرآن میں غور وفکر نہیں کرتے یا ان کے دلوں پر تالے لگے ہوئے ہیں۔''

---

① مجموع الفتاوی: ۲۲/۵۵۳

② تفسیر قرطبی: ۱۲/۱۰۴

قرآن میں تدبر کا حصول اسی وقت ممکن ہو سکے گا جب انسان نماز میں قرآن کے معانی پر غور کرے گا اور نماز میں قرآن کے معانی پر غور کرنا ہی تو خشوع ہے۔

خشوع کے وجوب پر قرآن کریم سے تیسری دلیل۔ اللہ کا فرمان ہے:

﴿ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ ﴾(طٰهٰ :14)

''اور مجھے یاد رکھنے کے لیے نماز قائم کرو۔''

نماز غفلت سے پڑھنا اللہ کو یاد کرنے کے منافی ہے اور اللہ تعالیٰ کو یاد رکھنے کا حکم ہے اور حکم حقیقتاً وجوب کے لیے آتا ہے تو اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ نماز میں اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل نہ ہونا یہ واجب ہے اور انسان نماز میں اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل نہ ہو اس چیز یا حالت کا نام خشوع ہے۔

نماز کو دلجمعی، اطمینان اور خشوع کے ساتھ پڑھنا ضروری ہے لیکن یہ نماز کے ظاہری اجزاء کے اعتبار سے واجب نہیں ہے اسی لیے خشوع کے ترک سے سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا۔ خشوع کا تعلق نماز کے ظاہر کے ساتھ نہیں بلکہ اس کا تعلق نماز کے باطن کے ساتھ ہے خشوع کو ترک کرنے سے نماز کے ظاہر میں نقص نہیں ہوگا بلکہ نماز کے باطن اور اس کی حقیقت میں نقص ہوگا۔

نماز میں اگر خشوع نہ ہو تو نماز کی فرضیت تو ساقط ہو جائے گی اور سجدہ سہو بھی واجب نہیں ہوگا لیکن اس نماز کا کوئی خاص فائدہ نہیں ہوگا اور نماز پڑھنے سے جو تقویٰ اور طہارت اور صالحیت پیدا ہوتی ہے وہ حاصل نہیں ہوگی۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ ﴾ (العنکبوت:45)

''بے شک نماز بے حیائی کے کاموں سے اور برائیوں سے روکتی ہے۔''

اگر ہم نے نماز پڑھی اور اس کے باوجود ہم برے کام کر رہے ہیں اور نماز نے ہمیں برے کاموں اور بے حیائی سے نہیں روکا تو اس کا مطلب یہی ہوگا کہ ہماری نماز میں کمی

ہے ہم نے وہ نماز ادا نہیں کی جو اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق ہو بلکہ نماز میں خشوع و خضوع کی کمی ہے۔

نماز ہم کو بے حیائی اور برے کاموں سے ضرور روکے گی اگر ہم خشوع اور خضوع کے ساتھ نماز پڑھیں اس یقین کے ساتھ کہ ہم اللہ کے سامنے کھڑے ہیں اور اللہ رب العزت دیکھ رہا ہے۔

بعض لوگ یہ اشکال پیش کرتے ہیں کہ ہم نماز پڑھتے ہیں تو ہمیں ذہنی سکون، اطمینان اور لذت محسوس نہیں ہوتی ہے ہمیں اپنی نماز پڑھنے کا کوئی فائدہ نظر نہیں آتا ہے۔

ایسی نماز جس سے انسان کے دل کو اطمینان نصیب ہو وہ اس سے لذت محسوس کرے تو ایسی نماز ہی آنکھوں کی ٹھنڈک کا باعث ہے لیکن اگر لذت نہ آئے تو اس سے قطعاً دل برداشتہ نہیں ہونا چاہیے۔ تاہم خوب فکر مند ہوں۔ انتہائی خشوع وخضوع کرنے کی خوب کوشش کریں اور اپنی نماز کو ہر روز بہتر سے بہتر بنانے کی لگن ہونی چاہیے۔

اور یہ بات بھی ذہن میں رکھیں کہ یہ ایک شیطانی وسوسہ ہے کہ نماز میں لذت محسوس نہیں ہوتی اس لیے نماز پڑھنے کا فائدہ کیا۔ اس طرح شیطان انسان کو اللہ تعالیٰ سے بالکل دور کرنے کی کوشش کرتا ہے ہمیں اس طرح کے شیطانی وسوسے سے بچنے کی بھرپور کوشش کرنی چاہیے۔

خشوع کی اہمیت

1 خشوع کے متعلق حکمِ الٰہی:

﴿حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَ قُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ﴾(البقرۃ:238)

''نمازوں کی حفاظت کرو(خاص طور پر) درمیانی نماز کی اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عاجزی وانکساری کے ساتھ کھڑے ہوا کرو۔''

اس آیت کریمہ کے آخری ٹکڑے میں اللہ تعالیٰ نے یہ احکامات صادر فرمائے ہیں کہ جب تم اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنی جبین نیاز جھکاؤ اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہمکلام ہونے لگو تو اس کے سامنے خشوع وخضوع ذلت اور مسکینی کے ساتھ کھڑے ہوا کرو۔ اس آیت کا شانِ نزول کچھ یوں ہے کہ اسلام کے ابتدائی زمانے میں نماز میں بات کرنا، نماز کی حالت میں دوسرے آدمی کے سلام کا جواب بول کر دینا وغیرہ۔ یہ امور جائز تھے لیکن اس آیت کریمہ کے نزول سے نماز میں اس طرح کے امور ممنوع قرار دے دیے گئے۔

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ قانتین کے معنی خاشعین کے ہیں یعنی خشوع سے نماز پڑھنے والے۔

مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس آیت میں رکوع بھی داخل ہے اور خشوع بھی۔ اور لمبی رکعت ہونا اور آنکھوں کو پست کرنا، بازوؤں کو جھکانا (یعنی اکڑ کر کھڑے نہ ہونا) اور اللہ تعالیٰ سے ڈرنا۔ کہتے ہیں لفظ قنوت میں یہ ساری چیزیں داخل ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں جب کوئی شخص نماز ادا کرتا اور اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف ہوتا تھا، اس بات سے کہ وہ ادھر ادھر دیکھے یا سجدے میں جاتے ہوئے کنکریوں کو الٹ پلٹ کرے

یا ٹکٹکی باندھ کر دیکھے یا کسی لغو چیز میں مشغول ہو یا دل میں کسی دنیاوی چیز کا خیال لائے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما اور مجاہد رحمہ اللہ کی وضاحت سے یہ بات بالکل واضح ہو گئی ہے، اس آیت میں نماز میں مکمل خشوع کے ساتھ کھڑے ہونے کے احکامات جاری کیے گئے ہیں۔

② بغیر خشوع کے نماز پڑھنے والے کے لیے وعید:

﴿فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ۝ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ۝﴾ (الماعون :5,4)

''ہلاکت ہے ایسے نمازیوں کے لیے جو اپنی نمازوں میں غافل رہتے ہیں۔''

نماز میں غفلت سے مراد یہاں وہ لوگ نہیں جو مکمل تارک نماز ہیں بلکہ یہاں وہ لوگ مراد ہیں جو نماز پڑھنے والے ہیں اور نماز پڑھنے کے باوجود نماز میں غفلت کرنے والوں میں ان کا شمار کیا گیا ہے مثلاً ایسے نماز جو ہمیشہ نماز کو آخری وقت میں ادا کرے یا عموماً آخری وقت پڑھے یا ارکان و شروط کی پوری رعایت نہ کرے یا اس کی نماز خشوع و خضوع، تدبر اور غور وفکر سے بالکل خالی ہو۔ یہ باتیں جس میں ہوں گی وہ آدمی بدنصیب ہے اور وہ اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے والا ہے۔

③ نماز میں عدم خشوع منافقین کا شیوا:

﴿ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَ هُوَ خَادِعُهُمْ وَ اِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَ لَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا﴾

(النساء :142)

''یقیناً منافق (اپنے خیال میں) اللہ تعالیٰ کو دھوکہ دیتے ہیں اور وہ انھیں ان کی چالبازی کا بدلہ دینے والا ہے اور جب وہ نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں تو بڑی کاہلی اور سستی کی حالت میں کھڑے ہوتے ہیں۔ وہ لوگوں کے لیے دکھلاوا کرتے ہیں۔ اور نماز میں اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت کم کرتے ہیں۔

اس آیت میں منافقین کی نماز کی حالت بیان کی گئی ہے کہ وہ نماز میں جب کھڑے

ہوتے ہیں اس میں سستی اور کاہلی یعنی بغیر خشوع وخضوع کے نماز ادا کرتے ہیں اور بغیر خشوع وخضوع کے سستی اور کاہلی کے ساتھ نماز ادا کرنا یہ منافقین کا شیوہ ہے نہ کہ مومنین کا اور مسلمانوں کا۔

④ امت محمدیہ میں سب سے پہلے خشوع نماز ختم ہوگا:

رسولِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

[اَوَّلُ شَیْءٍ یُّرْفَعُ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ الْخُشُوْعُ، حَتّٰی لَا تَرٰی فِیْهَا خَاشِعًا] ①

''اس امت میں سب سے پہلے خشوع ختم ہوگا وہ زمانہ بھی آئے گا کہ تمھیں ایک بھی خشوع والا آدمی نظر نہیں آئے گا۔''

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

[أَوَّلُ مَا تَفْقِدُونَ مِنْ دِینِكُمُ الْخُشُوعُ، وَآخِرُ مَا تَفْقِدُونَ مِنْ دِینِكُمُ الصَّلَاةُ، وَ رُبَّ مُصَلٍّ لَا خَیْرَ فِیْهِ وَ یُوْشَكُ اَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدًا لِجَمَاعَةَ فَلَا تَرٰی فِیْهِمْ خَاشِعًا] ②

''پہلی چیز جو تمہارے دین (دینِ محمدیہ) سے مفقود ہوگی وہ خشوع ہے اور جو سب سے آخر میں مفقود ہوگی وہ نماز ہے۔اور کتنے نمازی ہیں جن میں کوئی بھلائی نہیں۔اور تم مستقبل قریب میں مسجد میں جماعت کے لیے داخل ہو گے تو تمھیں کوئی ایک آدمی بھی ایسا نظر نہیں آئے گا جس کی نماز میں خشوع ہو۔''

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

[یوشك ان تدخل مسجد الجامع فلا تری فیه رجلًا خاشعاً]

---

① مجمع الزوائد:٢/٣٢٦-٢٨١٣- صحیح الترغیب للالبانی:٥٣٠

② مدارج السالکین:٢/٤، مصنف ابن ابی شیبة، کتاب الزهد، کلام حذیفة رضی الله عنه، رقم:٣٤٨٠٨

’’عنقریب تم جامع مسجد میں جایا کرو گے اور وہاں کسی کو خشوع کی حالت میں نہیں دیکھو گے۔‘‘

جتنا خشوع اتنا ثواب:

سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

[إِنَّ الرَّجُلَ لَيَنْصَرِفُ وَمَا كُتِبَ لَهُ إِلَّا عُشْرُ صَلَاتِهِ تِسْعُهَا ثُمُنُهَا سُبُعُهَا سُدُسُهَا خُمُسُهَا رُبُعُهَا ثُلُثُهَا نِصْفُهَا] ①

’’آدمی نماز سے فارغ ہوتا ہے اور اس کے لیے لکھا جاتا ہے نماز سے، دسواں حصہ، نواں حصہ، آٹھوں حصہ، ساتواں حصہ، چھٹا حصہ، پانچواں حصہ، چوتھا حصہ، تیسرا حصہ اور اس کا نصف حصہ۔‘‘

گویا انسان کی جس قدر توجہ نماز میں رہتی ہے اور جس قدر نماز میں خشوع کا اہتمام کرتا ہے اسی قدر اس کو ثواب ملے گا اس سے یہ بات بھی سمجھ آتی ہے قبولیت نماز کے لیے صرف ظاہری نماز پڑھ لینا کافی نہیں ہوتا بلکہ قلب اور روح کی موجودگی ضروری ہے جو نماز اس سے خالی ہوگی اللہ تعالیٰ کے ہاں صحیح معنوں میں قبولیت کا درجہ نہیں پائے گی۔

① سنن أبي داؤد، الصلاة، باب ماجاء في نقصان الصلاة، رقم: ۷۹۶، حسنه اللألباني؛ صحيح الترغيب: ۱/ ۳۸۲

خشوع کے فضائل

① نماز میں خشوع فلاح کا ذریعہ:

اللہ تعالیٰ نے خشوع کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

﴿قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ۝ اَلَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ۝﴾(المؤمنون:2,1)

''بے شک وہ لوگ فلاح (کامیابی) پا گئے جو اپنی نمازوں میں خشوع اختیار کرتے ہیں۔''

گویا اگر انسان اپنی نماز میں خشوع وخضوع اور مکمل توجہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق وہ مومن آدمی دنیا اور آخرت میں فلاح پائے گا۔

② جنت الفردوس کا حقدار:

اللہ رب العزت نے سورۂ مومنون میں ایمان والوں کی کچھ صفات ذکر کی ہیں اور اس کے بعد ان صفات کے حاملین کے لیے انعام کا وعدہ کیا ہے:

﴿قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ۝ اَلَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ۝ وَالَّذِیْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ هُمْ لِلزَّکٰوةِ فَاعِلُوْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حَافِظُوْنَ ۝ اِلَّا عَلٰی اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ۝ فَمَنِ ابْتَغٰی وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعَادُوْنَ۝ وَالَّذِیْنَ هُمْ لِاَمَانٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُوْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ هُمْ عَلٰی صَلَوٰتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوَارِثُوْنَ ۝ اَلَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ۝﴾ (المؤمنون:1-11)

''بے شک ان لوگوں نے فلاح پائی جو اپنی نماز میں خشوع اختیار کرنے ہیں، لغویات سے اعراض کرتے ہیں، زکوٰۃ کے طریقے پر عامل ہوتے ہیں، اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں سوائے اپنی بیویوں کے اور ان عورتوں کے جو ان کی باندیاں ہیں کہ وہ ان پر قابل ملامت نہیں ہوں گے، البتہ اس کے علاوہ کچھ اور چاہیں وہی زیادتی کرنے والے ہیں، اپنی امانتوں اور عہد کی پاسداری کرنے والے ہیں اور اپنی نمازوں کی محافظت کرنے والے ہیں۔ یہی وہ وارث ہیں جو جنت الفردوس پائیں گے اور اس میں ہمیشہ رہیں گے۔''

اللہ تعالیٰ کے اُس مکمل فرمان میں خشوع سے نماز پڑھنے والے کے لیے تین انعامات کا ذکر کیا گیا ہے پہلا پچھلی چند سطور میں اس کی وضاحت کی ہے اس کے لیے کامیابی۔ اور دوسرا انعام مومن آدمی کے لیے کہ یہ جنت الفردوس کا حق دار ہو جاتا ہے اور تیسرا انعام کہ اللہ تعالیٰ اُس کو جنت الفردوس میں ہمیشگی والی زندگی عطا فرماتا ہے۔

③ جنت کا وجوب:

خاشع آدمی کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے:

[مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ وُضُوءَهُ، ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، مُقْبِلٌ عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهِ وَوَجْهِهِ، إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ] ①

''جو آدمی اچھی طرح وضوء کرتا ہے پھر دو رکعت نماز پڑھتا ہے اور ان دونوں میں دل اور چہرے سے متوجہ رہتا ہے تو اس پر جنت واجب ہو جاتی ہے۔''

دل سے متوجہ ہونے سے مراد دل کا خشوع ہے اور چہرے سے متوجہ ہونے سے مراد ظاہری اعضاء ہیں۔ جس آدمی کے اندر یہ کیفیت پیدا ہو جائے گی اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

① صحیح مسلم، کتاب الطهارة، باب الذكر المستحب عقب الوضوء، رقم: ٢٣٤

④ گناہوں کی معافی:

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

[مَا مِنْ امْرِءٍ مُسْلِمٍ تَحْضُرُهُ صَلَاةٌ مَكْتُوبَةٌ فَيُحْسِنُ وُضُوءَ هَا وَخُشُوعَهَا وَرُكُوعَهَا، إِلَّا كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوبِ مَا لَمْ يُؤْتِ كَبِيرَةً وَذَلِكَ الدَّهْرَ كُلَّهُ] ①

''جس مسلمان پر فرض نماز کا وقت آئے وہ اس نماز کے لیے اچھی طرح وضو کرے اور نماز میں خشوع اور رکوع کا اچھی طرح خیال کرے تو وہ نماز اس کے پچھلے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے جب تک وہ کسی کبیرہ گناہ کا مرتکب نہ ہو۔ اور یہ سلسلہ ساری زندگی تک رہے گا۔''

اسی طرح کی ایک روایت مسند احمد کے اندر بھی موجود ہے ۔ سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

[مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ أَوْ أَرْبَعًا شَكَّ سَهْلٌ يُحْسِنُ فِيهِمَا الذِّكْرَ وَالْخُشُوعَ ثُمَّ اسْتَغْفَرَ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ غَفَرَ لَهُ] ②

''جس شخص نے اچھی طرح وضو کیا پھر دو رکعتیں پڑھی یا چار ان میں اچھی طرح ذکر کیا اور خشوع کا خیال رکھا پھر اللہ سے بخشش طلب کی تو اسے بخش دیا جائے گا۔''

اور اسی طرح ایک اور جگہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هَذَا، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيهِمَا نَفْسَهُ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ] ③

---

① صحیح مسلم: کتاب الطهارة، باب فضل الوضوء والصلاة عقبه، رقم:۲۲۸

② مسند الامام احمدبن حنبل: ۴۵/ ۵۳۰، رقم: ۲۷۵۴۶

③ صحیح البخاری: کتاب الوضوء، باب الوضوء ثلاثا ثلاثا، رقم۱۵۹، صحیح مسلم: ۲۲۶

''جس آدمی نے میرے وضو کی طرح وضو کیا پھر دو رکعتیں پڑھی اس میں اپنے نفس کے ساتھ باتیں نہیں کی (یعنی خشوع کے ساتھ نماز پڑھی) تو اللہ تعالیٰ ان کے پچھلے گناہ معاف کر دے گا۔''

⑤ اللہ تعالیٰ کا وعدہ:

دینِ اسلام میں وعدے کی پاسداری کرنے کی بڑی اہمیت ہے اور مومن آدمی وعدے کی پاسداری ضرور کرتا ہے۔ لیکن یہاں اللہ رب العزت کے وعدے کا ذکر کیا جا رہا ہے وہ ذات جو اپنے وعدے کی خلاف ورزی کبھی نہیں کرتی۔ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[خَمْسُ صَلَوَاتٍ افْتَرَضَهُنَّ اللَّهُ تَعَالَى مَنْ أَحْسَنَ وُضُوءَ هُنَّ وَصَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ وَأَتَمَّ رُكُوعَهُنَّ وَخُشُوعَهُنَّ كَانَ لَهُ عَلَى اللَّهِ عَهْدٌ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ، وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهُ عَلَى اللَّهِ عَهْدٌ، إِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ] ①

''اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض کی ہیں جو ان کے لیے اچھا وضوء کرتا ہے انھیں وقت پر ادا کرتا ہے ان کا رکوع، سجود اور خشوع پورا کرتا ہے اس کے لیے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اس کو بخش دے گا اور جو یہ نہیں کرے گا اس کے لیے اللہ تعالیٰ کا کوئی وعدہ نہیں چاہے اسے معاف کر دے چاہے عذاب میں مبتلا کر دے۔''

⑥ عبادت میں آسانی:

آج کل ہمارے معاشرے میں دین اسلام پر مکمل عمل پیرا ہونا بڑا مشکل نظر آتا ہے لیکن اگر انسان کے دل میں خشوع پیدا ہو جائے تو قرآن کریم کے مطابق انسان کے لیے نیک اعمال کرنے میں آسانی ہو جائے گی۔

---

① سنن أبي داؤد: كتاب الصلاة، باب في المحافظة على وقت الصلوات، رقم: ٤٢٥

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَاسْتَعِينُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ وَ اِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ﴾

(البقرة:45)

''اور مدد حاصل کرو صبر اور نماز (کے ذریعے) سے اور بے شک ضرور مشکل ہے سوائے ان لوگوں کے جو اللہ کی طرف خشوع کرنے والے ہیں۔''

اس آیت سے یہ بات سمجھ آتی ہے کہ جو لوگ فسق و فجور میں ڈوبے ہوئے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتے ان پر نماز پڑھنا بڑا دشوار ہے لیکن اس کے برعکس جو مخلص مومنین ہیں اور خشوع وخضوع پر عمل پیرا ہیں ان پر نماز آسان ہے اور ان کے لیے صبر کرنا بھی آسان ہے اس کسوٹی پر ہمیں بھی اپنے آپ کو پرکھ کر دیکھنا چاہیے اور اگر ہمیں نماز پڑھنی دشوار معلوم ہو تو پھر ہمیں اپنے ایمان اور آخرت کی فکر کرنی چاہیے۔

⑦ ایسی معافی جیسے ماں نے ابھی جنا ہو:

عمرو بن عبسہ سلمی رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث مروی ہے کہ جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے اوقات کے متعلق وضاحت فرمائی ہے اس کے بعد وضو کا طریقہ اور آخر میں چند الفاظ کچھ یوں ارشاد فرمائے:

[فَإِنْ هُوَ قَامَ فَصَلّٰى، فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ وَمَجَّدَهُ بِالَّذِي هُوَ لَهُ أَهْلٌ، وَفَرَّغَ قَلْبَهُ لِلّٰهِ، إِلَّا انْصَرَفَ مِنْ خَطِيئَتِهِ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ] ①

''(وضو کرنے کے بعد) پھر وہ اگر کھڑے ہو کر نماز پڑھے جس میں اللہ تعالیٰ کی ایسی حمد وثناء اور تعظیم بیان کرے جو اس کی شان کے لائق ہے اور اپنے دل کو صرف اپنے اللہ کے لیے خالی کر دے (خشوع وخضوع کے ساتھ نماز پڑھے) تو نماز سے فارغ ہونے کے بعد وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہو

① صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین و قصرها، باب إسلام عمرو بن عبسة، رقم: ۸۳۲

جائے گا جس طرح اس کی ماں نے اسے ابھی جنم دیا ہے۔''

خشوع کے متعلق آثارِ صحابہ اور اقوالِ تابعین

① سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص نے اللہ کے لیے خشوع کرتے ہوئے عاجزی کی، اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن سربلند کرے گا اور جس نے اپنے آپ کو بڑا سمجھتے ہوئے تکبر کیا اللہ تعالیٰ اسے قیامت والے دن ذلیل کرے گا۔①

② سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ ایک شخص گردن جھکا کر نماز پڑھ رہا ہے تو انھوں نے فرمایا: اے گردن والے! اپنی گردن اوپر اٹھاؤ خشوع گردنوں میں نہیں ہوتا خشوع دل میں ہوتا ہے۔''②

③ سیدنا قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ دل میں جب خشوع ہو تو خدا کا خوف ہوتا ہے اور نماز میں نظریں نیچی ہوتی ہیں۔③

④ سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نفاق کے خشوع سے اللہ کی پناہ طلب کرو ان سے پوچھا گیا، نفاق کا خشوع کس طرح ہوتا ہے انھوں نے کہا، جسم خوفِ خدا سے کانپ رہا ہو اور دل میں خوف خدا نہ ہو۔④

⑤ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دل میں خشوع یہ ہے کہ تم مسلمانوں کے لیے نرم ہو جاؤ اور نماز میں اِدھر اُدھر التفات نہ کرو۔⑤

---

① مصنف ابن أبی شیبه:٢/٢٦٢، کتاب الزهد لأحمد بن حنبل:١٤٢

② مدارج السالکین:٤/٢

③ جامع البیان:١٩٢٣٩

④ کتاب الزهد، مسند أحمد، ص:١٨٢

⑤ مستدرك حاکم:٢/٣٩٣

⑥ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس نماز کا کوئی فائدہ نہیں جس میں نمازی کی توجہ نماز کی طرف نہ ہو۔[1]

⑦ امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نماز کو سکون سے پڑھنا خشوع ہے۔[2]

⑧ سیدنا سہل رحمہ اللہ فرماتے ہیں جس کے دل میں خشوع ہوتا ہے، شیطان اس کے قریب نہیں آتا ہے۔[3]

---

① مدارج السالکین: ٤/٢

② مصنف عبد الرزاق: ٣٢٦٢

③ مدارج السالکین: ٤/٢

نمازیوں کی اقسام

نمازی جتنا زیادہ اپنے آپ کو نماز میں متوجہ رکھے گا اتنا زیادہ ثواب کا حق دار ہوگا اور وہ نماز اتنی ہی زیادہ اس کے لیے فائدہ مند ہوگی جیسے حدیث رسول ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''آدمی جب نماز سے فارغ ہوتا ہے تو اس کے لیے نماز کا دسواں حصہ، نواں حصہ، آٹھواں حصہ، ساتواں حصہ، چھٹا حصہ، پانچواں حصہ، چوتھا حصہ اور اس کا نصف حصہ لکھ دیا جاتا ہے۔''

حافظ ابن قیم الجوزی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''الوابل الصیب'' میں نمازی کے نماز میں توجہ کے پانچ مراتب ذکر کیے ہیں، جو درج ذیل ہیں۔

① ایسا شخص جو اپنے نفس پر ظلم کرنے والا ہو، جو نماز کے اوقات، حدود، ارکان اور وضو میں کمی کرنے والا ہو۔ (یعنی نہ ہی صحیح وضو کرتا ہے اور نہ ہی وقت پر نماز پڑھتا ہے۔ ارکان کو صحیح طور پر ادا نہیں کرتا بلکہ کوے کی طرح ٹھونگے مارتا ہے)

ایسے شخص کی جزا جو اپنے نفس پر ظلم کرتا ہے۔ معاقب ہے۔ یعنی یہ آدمی قیامت والے دن سزا کا مستحق ہوگا۔

② وہ شخص جو نماز کے اوقات، حدود ظاہری، ارکان اور وضوء وغیرہ کی تو حفاظت کرتا ہے لیکن وسوسوں کو دور کرنے کے لیے توجہ صرف نہیں کرتا بلکہ وہ خیالات اور تفکرات میں الجھا رہتا ہے۔ ایسا آدمی محاسب ہے یعنی حساب کے قابل ہے اس کا قیامت والے دن حساب لیا جائے گا۔

③ جو نماز کے حدود اور ارکان کی حفاظت کرتا ہے اور اس کے ساتھ وسواس اور خیالات کو دور

کرنے کے لیے توجہ صرف کرتا ہے تو ایسا شخص چونکہ اپنے دشمن کے ساتھ جہاد میں مشغول ہوتا ہے کہ شیطان اس کی نماز کی چوری نہ کر سکے تو یہ صرف نمازی ہی نہیں بلکہ مجاہد بھی ہے۔
ایسا آدمی مکفر عنہ ہے یعنی اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

4. وہ شخص جو نماز کے لیے اٹھتا ہے تو اس کے جملہ حقوق ، ارکان اور حدود کو پوری طرح ادا کرتا ہے اور اس کی حدود وقیود میں اپنا دل مستغرق کرتا ہے کہ نماز میں کہیں نقصان نہ ہونے پائے بلکہ اس کی تمام قوتیں کما حقہ نماز کی تکمیل و اتمام اور اقامت میں مصروف ہوتی ہیں اور نماز اور عبادت الٰہی کی اہمیت نے اس کا دل نماز میں مستغرق کر دیا ہوتا ہے۔

ایسا آدمی مثاب ہے یعنی گناہ معاف ہونے کے ساتھ ساتھ ثواب بھی ملتا ہے۔

5. وہ شخص جو نماز کے جملہ حقوق ادا کرتا ہے چوتھی قسم کی طرح۔ مگر وہ اپنا دل حدود وارکان اور نماز کی تکمیل میں صرف مستغرق ہی نہیں کرتا بلکہ دل کو اٹھا کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں رکھ کر دل کی آنکھوں سے اسے دیکھتا ہے اور اس کی محبت اور عظمت میں اس طرح غرق ہوتا ہے گویا وہ اللہ کو دیکھ رہا ہو اور اس کا مشاہدہ کر رہا ہے دل کے تمام وساوس اور خطرات ختم ہو جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ اور اس کے درمیان تمام رکاوٹیں اٹھ جاتی ہیں۔ اس شخص اور غیروں کی نماز میں بلحاظ عظمت وفضیلت زمین و آسمان کا فرق ہے۔ ایسا شخص نماز میں اپنے رب سے باتوں میں مشغول ہوتا ہے اور گویا مشاہدہ الٰہی سے بار بار اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرتا ہے۔

ایسا آدمی مقرب ہے یعنی اسے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے اور یہی وہ نمازی ہے جسے نماز میں آنکھوں کی ٹھنڈک نصیب ہوتی ہے۔

جسے نماز میں آنکھوں کی ٹھنڈک حاصل ہوگئی اسے آخرت میں بھی قرب الٰہی کی بدولت آنکھوں کی ٹھنڈک نصیب ہوگی بلکہ وہ دنیا میں بھی اس مرتبہ سے محروم نہیں ہوگا۔

اور جسے ذات الٰہی سے آنکھوں کی ٹھنڈک حاصل ہو وہ باقی آنکھ کی ہر ٹھنڈک سے بہتر ہے اور جس کو (نماز میں) اللہ تعالیٰ سے آنکھوں کی ٹھنڈک حاصل نہ ہو تو اس کی زندگی کیسی زندگی ہے۔ یہ تو سراسر حسرت اور ندامت کی زندگی ہے۔[1]

[1] الوابل الصیب، مکتب دارالبیان، ص: ٤٠، ٤١

خاشعین کی نمازوں کے چند مناظر

سید الخاشعین رسول اللہ ﷺ کے خشوع کا عالم:

① سیدنا عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔

[وَهُوَ يُصَلِّي وِلِجَوْفِهِ أَزِيزٌ كَأَزِيزِ المِرْجَلِ يَغْنِي يَبْكِي] [1]

''آپ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے (میں نے دیکھا) آپ ﷺ کے سینے سے رونے کی وجہ سے اس طرح آواز نکل رہی تھی جیسے چولہے پر رکھی ہوئی ہنڈیا سے نکلتی ہے۔

② سیدنا مطرف اپنے والد سے بیان کرتے ہیں:

[رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَفِي صَدْرِهِ أَزِيزٌ كَأَزِيزِ الرَّحَى مِنَ الْبُكَاءِ] [2]

''میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے۔اور آپ ﷺ کے سینے سے رونے کی وجہ سے ایسے آواز آرہی تھی جیسے کوئی چکی چل رہی ہو۔''

③ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ رات کو (اتنا طویل) قیام فرماتے کہ آپ ﷺ کے پاؤں مبارک پھٹنے لگتے۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! آپ ایسا کیوں کرتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی اگلی پچھلی تمام خطائیں معاف فرما

---

① النسائي، كتاب السهو، باب البكاء في الصلاة، رقم: ١٢١٥

② سنن أبي داؤد، كتاب الصلاة، باب البكاء في الصلاة، رقم: ٩٠٤

دی ہیں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

[أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا] [1]

''کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔''

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ:

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب (مرض الموت میں) رسول اللہ ﷺ کی تکلیف شدید ہوگئی تو آپ سے نماز باجماعت کے بارے میں پوچھا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ابوبکر نرم دل آدمی ہے، جب وہ قرآن پڑھتے ہیں تو ان پر گریہ طاری ہو جاتا ہے آپ ﷺ نے پھر فرمایا: انھیں کہو کہ وہ نماز پڑھائیں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک اور روایت مروی ہے وہ بیان فرماتی ہیں کہ میں نے کہا ابوبکر رضی اللہ عنہ جب آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے (تو ان پر گریہ و بکا طاری ہو جائے گا اور) وہ رونے کی وجہ سے لوگوں کو اپنی آواز سنانے سے قاصر رہیں گے۔ [2]

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ بے حد رقیق القلب تھے۔ جب قرآن کریم کی تلاوت کرتے تو زاروقطار رونا شروع کر دیتے۔

کفار مکہ جب مسلمانوں کو تکلیف دینے میں حد سے تجاوز کر گئے تو مسلمانوں کو آپ ﷺ نے حکم دیا کہ وہ حبشہ کی طرف ہجرت کر جاؤ۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی ان سختیوں سے تنگ آ کر حبشہ کی طرف چل پڑے۔ پانچ منزلیں طے کرکے برک الغماد نامی مقام پر قبیلہ قارہ کے سردار ابن الدغنہ سے ملاقات ہوئی وہ اپنی پناہ میں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو مکہ میں واپس لے آیا۔ قریش نے ابن الدغنہ کی امان کو تسلیم کر لیا اور کہا کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ

---

(1) صحیح البخاری، کتاب التهجد، باب قیام النبی ﷺ اللیل حتی ترم قدماه، رقم: ۱۱۳۰۔ سنن أبی داود: ۴۸۳۷

(2) صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب اهل العلم والفضل احق بالامامة: ۶۷۹، مسلم: ۴۱۸

سے کہہ دو کہ اپنے رب کی عبادت اپنے گھر کے اندر کریں ۔ علانیہ عبادت و تلاوت نہ کریں۔ ایک عرصہ تک سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کی پابندی کی آخر کار شوقِ دل نے مجبور کیا اور گھر سے باہر میدان میں ایک مسجد بنا کر نماز و تلاوت میں مصروف رہنے لگے۔ آپ رضی اللہ عنہ انتہائی رقیق القلب تھے۔ تلاوت قرآن کے وقت زارو قطار روتے یہ عالم دیکھ کر قریش کی عورتوں اور جوانوں کا ہجوم ہو جاتا اور محو حیرت ہو کر پروانہ وار ایک دوسرے پر گرتے قریش والے یہ دیکھ کر گھبرا گئے اور انھوں نے ابن الدغنہ کو کہہ کر ان کی امان ختم کرا دی۔ [1]

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ:

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا نمازوں میں خشوع کا یہ عالم تھا رات بھر نمازیں پڑھتے رہتے تھے اور اس قدر روتے تھے کہ روتے روتے ہچکی بندھ جاتی تھی۔ آنسوؤں کی روانی سے چہرے پر دو سیاہ لکیروں کے نشان واضح دکھائی دیتے تھے۔

سیدنا عبد اللہ بن شداد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نماز پڑھا رہے تھے جب قراءت کرتے ہوئے اس آیت پر پہنچے:

﴿إِنَّمَآ أَشْكُوا بَثِّي وَ حُزْنِيٓ إِلَى اللّٰهِ﴾ (یوسف 86)

تو اس قدر زور سے روئے کہ لوگ مضطرب ہو گئے۔

اسی طرح ایک اور روایت امام حسین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایک دفعہ نماز پڑھ رہے تھے، جب اس آیت پر پہنچے:

﴿إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌO مَّا لَهُ مِن دَافِعٍ O﴾ (الطور 8,7)

تو اس قدر روئے کہ روتے روتے آنکھیں سوجھ گئیں۔ بعض دفعہ لوگوں کو شبہ ہوتا کہ آپ کا دل فرطِ غم کی وجہ سے پھٹ جائے گا۔ اور آپ بچیں گے نہیں کئی دفعہ حالت اس وجہ سے اتنی کمزور ہو جاتی کہ کئی کئی دنوں تک لوگ بیماری پرسی کرنے آتے تھے۔

---

[1] صحیح البخاری، کتاب الکفالة، باب جوار ابی بکر فی عهد النبی صلی الله علیه وسلم وعقده، رقم: ۲۲۹۷

سیدنا علی رضی اللہ عنہ:

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے خشوع کا عالم یہ تھا کہ جب نماز کھڑی ہو جاتی تو آپ رضی اللہ عنہ کے چہرے کا رنگ بدل جاتا اور قدم ڈگمگانے لگتے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا، آپ کی یہ حالت کیوں ہو جاتی ہے؟ فرمایا: واللہ اس بھاری امانت کی ادائیگی کا وقت آن پہنچا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آسمانوں زمین اور پہاڑوں کے سامنے پیش کیا تو انھوں نے اسے اٹھانے سے انکار کر دیا اور اس ذمہ داری سے ڈر گئے البتہ ہم نے یہ ذمہ داری قبول کر لی۔ ①

سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما:

سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا یہ حال تھا کہ جب نماز میں کھڑے ہوتے تو خشوع کی وجہ سے ایسے معلوم ہوتے جیسے کسی نے لکڑی گاڑ دی ہے۔ جن دنوں حجاج بن یوسف نے ان کے خلاف حرم کعبہ میں سنگ باری کی منجنیق سے پتھر برسائے۔ لوگوں نے ان کو ان کے کپڑے سے پکڑ کر کھینچا لیکن انھوں نے اپنا سر نہیں پھیرا یعنی التفات نہیں کیا۔ ②

عمرو بن دینار فرماتے ہیں میں نے عبداللہ بن زبیر سے بہتر نماز پڑھتے ہوئے کسی کو نہیں دیکھا ہے۔ مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو یوں جم کر کھڑے ہوتے کہ دیکھنے والا خیال کرتا یہ لکڑی کا تنا کھڑا ہے بہت لمبی نماز پڑھتے۔ ③

مسلم بن یَنّاق رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ ایک بار تو رکوع اتنا لمبا کیا کہ ہم نے سورہ بقرہ، آل عمران، النساء اور المائدہ تلاوت کر لی۔ ④

ایک بار عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نماز پڑھ رہے تھے کہ ان کے بیٹے ہاشم پر چھت سے سانپ آ گرا اہل خانہ گھبرا اٹھے، سانپ سانپ پکارا، حضرت عبداللہ بن زبیر اسی طرح نماز پڑھتے رہے۔ سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نماز پڑھتے تو اتنا لمبا سجدہ کرتے کہ چڑیا ان کی

---

① سلاح الیقظان لطرد الشیطان، عبد العزیز السلمان، ص: ۲۰۹

② اعلام النبلاء: ٤/ ۱۸۷

③ اعلام النبلاء: ٤/ ۱۸۷

④ اعلام النبلاء: ٤/ ۱۸۷

پیٹھ پر آ کر بیٹھ جاتی۔ [1]

سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ:

سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ تین موقعوں کی مناسبت سے مجھ میں تین خوبیاں ہیں۔ اگر ہر وقت کے اعتبار سے مجھ میں خوبیاں آ جائیں تو میں عظیم مقام پر پہنچ جاؤں اور وہ خوبیاں یہ ہیں :

① جب میں نماز میں ہوتا ہوں تو اپنے سے صرف نماز ہی کی باتیں کرتا ہوں۔

② جب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بات سنتا ہوں تو اس کے حق ہونے میں ذرا سا بھی شک نہیں ہوتا۔

③ جب میں نمازِ جنازہ کے ساتھ ہوتا ہوں تو اپنے دل میں یہی باتیں کرتا ہوں کہ اس جنازے سے کیا پوچھا جائے گا اور یہ کیا جواب دے گا۔ [2]

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ جب اذان کی آواز سنتے تو اس قدر روتے کہ چادر تر ہو جاتی۔ رگیں پھول جاتی۔ آنکھیں سرخ ہو جاتیں۔ کسی نے عرض کیا کہ ہم تو اذان سنتے ہیں مگر کچھ بھی اثر نہیں ہوتا۔ آپ رضی اللہ عنہ اس قدر گھبراتے ہیں۔ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ لوگوں کو اگر یہ معلوم ہو جائے کہ مؤذن کیا کہتا ہے تو راحت و آرام سے محروم ہو جائیں اور ان کی نیند اڑ جائے۔

سیدنا سعید بن جبیر رحمہ اللہ:

امام سعید بن جبیر رحمہ اللہ کا شمار جلیل القدر تابعین میں ہوتا ہے۔ خود ان کا اپنا بیان ہے کہ چالیس سال سے نماز پڑھتے ہوئے مجھے احساس نہیں ہوتا کہ میرے دائیں طرف کون کھڑا ہے اور بائیں جانب کون ہے؟ کیونکہ میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا ہے، فرماتے

---

① اعلام النبلاء: ٤/١٨٧

② فتاویٰ ابن تیمیہ: ٢٢/٦٠٥

ہیں کہ نماز میں خشوع یہ ہے کہ نمازی کو یہ علم نہ ہو کہ اس کے دائیں بائیں کون ہے؟

سیدنا عباد بن بشر رضی اللہ عنہ:

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ ذات الرقاع میں تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مقام پر پڑاؤ ڈالا تو فرمایا آج پہرا کون دے گا؟ دو صحابی تیار ہوئے ایک حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ جو مہاجر تھے اور دوسرے عباد بن بشر رضی اللہ عنہ تھے جو انصار سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وادی کے کنارے جس رخ پر دشمن ہے وہاں کھڑے ہو کر پہرا دو، چنانچہ تھوڑی دیر بعد سیدنا عمار رضی اللہ عنہ لیٹ گئے اور حضرت عباد بن بشر رضی اللہ عنہ نماز پڑھنے لگے، دشمن نے جب اسے کھڑا دیکھا تو سمجھا یہ کھڑا پہرا دے رہا ہے تو اس نے تاک کر تیر چلایا تو وہ حضرت عباد کے جسم میں پیوست ہو گیا، انھوں نے نماز میں وہ تیر نکال کر پھینک دیا اور نماز پڑھتے رہے اس طرح دشمن نے یکے بعد دیگرے دو اور تیر پھینکے اور وہ بھی ان کے جسم میں پیوست ہو گئے۔ سیدنا عباد رضی اللہ عنہ نے انھیں بھی جسم سے نکال دیا اور نماز کو جاری رکھا۔ نماز سے فارغ ہو کر عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو اٹھایا۔

ایک روایت میں ہے کہ سیدنا عمار بیدار ہو گئے، دشمن نے سمجھا وہ خبردار ہو گئے ہیں تو بھاگ گیا۔ سیدنا عمار رضی اللہ عنہ نے جب سیدنا عباد کو زخمی دیکھا تو فرمایا: سبحان اللہ تم نے پہلا تیر نکالنے پر مجھے اٹھایا کیوں نہیں؟۔ سیدنا عباد رضی اللہ عنہ کہنے لگے، میں نماز میں سورۂ کہف پڑھ رہا تھا، میں نے پسند نہ کیا کہ اسے چھوڑ دوں۔ [1]

سیدنا عروہ بن زبیر رحمہ اللہ:

عروہ بن زبیر بڑے عابد و زاہد اور کبار تابعین میں سے تھے ان کا شمار مدینہ کے فقہاء میں ہوتا تھا نماز میں ان کے خشوع کا یہ عالم تھا کہ ان کے پاؤں کو موذی بیماری لاحق ہو گئی اور وہ بڑھتی چلی گئی۔ طبیبوں نے ٹانگ کاٹ دینے کا مشورہ دیا، وہ اس پر آمادہ ہوئے تو انھوں نے کہا کہ ہم آپ کو ایسی دوائی پلاتے ہیں جس سے آپ کی قوت عقل و فکر زائل

---

① سنن ابی داود: ۱/۷۷

ہو جائے گی اور یوں آپ ٹانگ کاٹنے کی درد سے بچ سکیں گے انھوں نے فرمایا بالکل نہیں میں نہیں سمجھتا کہ کوئی شخص ایسی چیز کھائے کہ اس کی عقل ماؤف ہو جائے۔ ٹانگ کاٹنی ہے تو میں نماز پڑھتا ہوں آپ اسی دوران اپنا کام تمام کر لیں، مجھے اس کا احساس نہیں ہوگا۔ چنانچہ سیدنا عروہ نے دو رکعت نفل شروع کیے تو طبیبوں نے آری سے ان کی ٹانگ کاٹ دی مگر انھیں اس کا احساس تک نہ ہوا۔ ①

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے ہی لکھا ہے کہ سیدنا عروہ رحمہ اللہ نے ایک شخص کو جلدی جلدی نماز پڑھتے دیکھا تو انھوں نے اسے اپنے پاس بلایا اور فرمایا: بھائی تمہاری کوئی حاجت وضرورت ایسی نہ تھی جو تم نماز میں اپنے رب سے طلب کرتے، میں تو اپنی نماز میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں حتی کہ نمک کی ضرورت ہوتی ہے تو وہ بھی اللہ تعالیٰ سے مانگتا ہوں۔ ②

سیدنا مسلم بن یسار رحمہ اللہ:

سیدنا مسلم رحمہ اللہ کا شمار بصرہ کے فقہاء اور اصحاب فتویٰ میں ہوتا ہے بڑے عابد وزاہد تابعی تھے۔ ان کے بارے میں لکھا ہے کہ جب نماز پڑھتے تو اس قدر اطمینان سے کھڑے ہوتے کہ بالکل ادھر ادھر حرکت نہ کرتے۔ دیکھنے والا سمجھتا کہ گویا کپڑا لٹکا ہوا ہے۔ میمون بن حیان فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ اچانک مسجد کا ایک کونہ گر گیا باہر بازار میں لوگ گھبرا گئے مگر حضرت مسلم رحمہ اللہ مسجد میں برابر نماز پڑھتے رہے۔ التفات تک نہ کیا گویا کچھ ہوا ہی نہیں۔ آپ جب گھر تشریف لاتے تو اہل خانہ ان کے احترام میں ساکت و خاموش ہو جاتے مگر عجیب بات ہے کہ جب حضرت مسلم رحمہ اللہ گھر میں نوافل پڑھنا شروع کر دیتے تو اہل خانہ آپس میں باتیں کرنے لگتے اور ہنسی مذاق شروع کر دیتے۔ ③

---

① البدایہ: ۱۰۲/۹

② البدایۃ: ۱۰۳/۹

③ سیر أعلام النبلاء: ٦١١/٤

گویا وہ سمجھتے تھے کہ ہماری باتوں کا انھیں نماز کے دوران احساس نہیں ہوتا۔

امام مالک رحمہ اللہ:

امام ابو المصعب رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ امام مالک رحمہ اللہ بڑے اطمینان اور سکون سے نماز پڑھتے بالکل حرکت نہ کرتے۔ خشک لکڑی کی طرح جم کر کھڑے ہوتے اور بڑا لمبا رکوع کرتے حاکم وقت نے جب انھیں کوڑے لگوائے تو اس کے نتیجہ میں وہ بیمار ہو گئے مگر نماز بدستور اسی طرح سکون سے پڑھتے۔ انھیں کہا گیا کہ آپ مختصر نماز پڑھ لیا کریں تو انھوں نے فرمایا جو کوئی عمل کرے اسے چاہیے کہ وہ عمل خوبصورتی سے کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ﴾(الملک:2)

''تاکہ تمھیں آزمائے کہ تم میں سے اچھا عمل کرنے والا کون ہے۔''

امام بخاری رحمہ اللہ:

امام بخاری رحمہ اللہ کا نماز میں خشوع کا یہ عالم تھا کہ ایک بار آپ کے ساتھیوں نے آپ کو ایک باغ میں آنے کی دعوت دی۔ جب نماز ظہر کا وقت ہوا تو نماز پڑھانے کے بعد باغ میں جا کر سنتیں پڑھنے لگے اور ان میں بڑا لمبا قیام کیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو اپنا قمیص اٹھا کر اپنے ایک ساتھی سے فرمایا: میری قمیص کے نیچے کیا ہے؟ چنانچہ اس نے دیکھا تو بھڑ نکلی جس کے ڈنگ کے جسم پر سولہ سترہ نشان تھے اور جسم متورم ہو چکا تھا۔ ساتھی نے عرض کیا آپ نے نماز کیوں نہ توڑ دی؟ انھوں نے فرمایا میں ایک سورت پڑھ رہا تھا اور دل چاہتا تھا اس کو مکمل کرلوں۔[1]

عامر بن عبد القیس رحمہ اللہ:

عامر بن عبد القیس سے لوگوں نے پوچھا کیا تم دورانِ نماز اپنے دل سے باتیں

[1] تاریخ بغداد: ۲/۱۲، السیر: ۱۲/۴۴۱

کرتے ہو؟ انھوں نے کہا کیا کوئی چیز نماز سے بھی زیادہ محبوب ہو سکتی ہے کہ نماز چھوڑ کر اس کی باتیں کروں؟ لوگوں نے کہا ہم تو نماز میں اپنے من سے باتیں کرتے رہتے ہیں۔ انھوں نے کہا کیا یہ باتیں جنت اور حوروں کے متعلق ہوتی ہیں؟ لوگوں نے کہا ایسا تو نہیں بلکہ اہل خانہ کی باتیں کرتے ہیں۔ مال و جائیداد کی باتیں کرتے ہیں تو آپ نے فرمایا: میرے جسم میں نیزے پیوست ہو جائیں تو مجھے اچھا لگے البتہ ایسی باتیں مجھ سے نہ ہوں گی۔ ①

مسلمہ بن بشار رحمہ اللہ:

سیدنا مسلمہ بن بشار رحمہ اللہ مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے اچانک مسجد کا ایک حصہ گر گیا لوگ بھاگ کھڑے ہوئے اور وہ نماز پڑھتے رہے انھیں خبر ہی نہ ہوئی۔ بعض بزرگ اس طرح ہوتے جیسا پھینکا ہوا کپڑا ہوتا ہے۔ بعض حضرات پر اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہونے کا اتنا اثر ہوتا کہ جب وہ نماز سے فارغ ہوتے تو ان کا رنگ بدلا ہوتا۔ ②

سیدنا سعید بن عبدالعزیز التنوخی رحمہ اللہ:

سیدنا سعید التنوخی رات بھر اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف رہتے اور فرمایا کرتے تھے، جب میں نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہوں تو جہنم کا نقشہ میری آنکھوں کے سامنے آ جاتا ہے۔ وہ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو ان کے آنسو رخساروں سے گزرتے ہوئے مسلسل داڑھی میں گرتے رہتے۔ ابو نصر فرماتے ہیں کہ نماز میں اس قدر روتے کہ مجھے چٹائی پر ان کے آنسو گرنے کی آواز سنائی دیتی تھی۔ ③

امام محمد بن نصر المروزی رحمہ اللہ:

ابوبکر الصبغی بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام محمد بن نصر سے زیادہ خوبصورت نماز

① فتاوی ابن تیمیہ: ۶۰۵/۲۲ ② فتاوی ابن تیمیہ: ۶۰۵/۲۲

③ التذکرہ

پڑھنے والا نہیں دیکھا مجھے معلوم ہوا کہ بھڑ ان کی پیشانی پر بیٹھ گیا اور اس کے کاٹنے کی وجہ سے خون آپ کے چہرے پر بہنے لگا اس کے باوجود انھوں نے حرکت نہیں کی۔

اسی طرح محمد بن یعقوب الاخرم فرماتے ہیں کہ میں نے محمد بن نصر سے زیادہ خوبصورت نماز پڑھنے والا نہیں دیکھا نماز میں مکھی ان کے کان پر بیٹھتی تو وہ کبھی مکھی نہ اڑاتے۔ ہمیں ان کی عمدہ نماز میں خشوع اور نماز کا ڈر دیکھ کر خوشی محسوس ہوتی۔ اپنی ٹھوڑی کو سینے پر رکھ لیتے اور ایسے کھڑے ہوتے جیسے کوئی لکڑی کا ستون ہو۔ [1]

سیدنا زین العابدین رحمہ اللہ:

سیدنا علی بن حسین بن علی رضی اللہ عنہ جن کا لقب کثرت عبادت کی بنا پر زین العابدین مشہور ہوا۔ ان میں خشوع کا یہ عالم تھا کہ وضو کرتے تو رنگ زرد ہو جاتا، نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوتے تو جسم پر لرزہ طاری ہو جاتا۔ پوچھنے والے نے اس کا سبب پوچھا تو انھوں نے فرمایا کیا تمھیں معلوم نہیں کہ میں کس کے سامنے کھڑا ہوتا ہوں اور کس سے مناجات کرتا ہوں۔

ایک بار آپ رحمہ اللہ کے گھر میں آگ بھڑک اٹھی۔ آپ نماز پڑھتے رہے، جب نماز سے فارغ ہوئے تو آپ سے کہا گیا، کہ اس پریشانی میں نماز ختم کر دیتے۔ فرمایا: آخرت کی آگ نے دنیا کی آگ سے غافل کر دیا تھا۔ [2]

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ:

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے متعلق آتا ہے کہ جب امام صاحب نماز شروع کرتے تو ان کے اعضاء کانپنا شروع ہو جاتے اور آپ اپنی نماز میں اللہ تعالیٰ کے ڈر سے دائیں بائیں ڈولتے رہتے۔ [3]

---

① تعظیم قدر الصلوٰۃ: ۱/۵

② سیر أعلام النبلا: ۴/۳۸۶

③ آداب نماز۔ صلاح الدین یوسف۔

خشوع نفاق کی مذمت

ایمان بھرا خشوع وہ ہے جس کی وجہ سے دل اللہ کے حضور ڈر رہا ہو۔ اللہ تعالیٰ کی عظمت وجلال اور وقار کی وجہ سے انسان کے دل میں خوف ہو۔ اللہ تعالیٰ کے انعام واکرام کو یاد کرنے کے ساتھ ساتھ اپنی کوتاہیوں اور گناہوں کا بھی اعتراف ہو۔ انسانی دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف اپنے گناہوں سے شرمندگی اور اللہ تعالیٰ سے محبت یہ تمام پہلو اجاگر ہوں۔ جب یہ کیفیات انسان میں پیدا ہوں گی تو لازمی بات ہے کہ دل میں خشوع پیدا ہو جائے گا اور دل میں خشوع کے نتیجے میں اعضاء وجوارح پر بھی خشوع طاری ہو گا۔ اس کے برعکس نفاق والا خشوع وہ ہوتا ہے کہ جسمانی اعضاء پر تو خشوع وخضوع نظر آتا ہے، دیکھنے والا سمجھتا ہے کہ بڑے خشوع سے نماز پڑھ رہا ہے۔ مگر اس کے دل میں خشوع کی کیفیت نہیں ہوتی۔

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے:

''منافقانہ خشوع سے بچو۔ کسی سوال کرنے والے نے سوال کیا، اے حذیفہ یہ منافقانہ خشوع کیا ہوتا ہے؟ فرمایا، جسم پر تو خشوع نظر آئے لیکن دل میں خشوع کی کیفیت نہ ہو۔''

قاضی فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ بات مکروہ ہے کہ آدمی اتنے خشوع کا مظاہرہ کرے جتنا دل میں نہ ہو۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ نماز میں اپنا سر جھکائے ہوئے کھڑا ہے تو انھوں نے اس آدمی سے فرمایا:

[ارفع رأسك فان الخشوع لا يزيد على ما فى القلب][1]

---

① مدارج السالكين ٤/٢

''سر اٹھاؤ خشوع سر جھکانے میں نہیں، دل میں ہوتا ہے۔''

بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے خشوع نفاق سے پناہ کے بارے میں الفاظ بھی ثابت ہیں۔ وہ کہا کرتے تھے:

[أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ خَشُوْعِ النِّفَاقِ]

''میں منافقانہ خشوع سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں۔''

کسی نے ان سے دریافت کیا کہ منافقانہ خشوع سے آپ کی کیا مراد ہے؟

فرمایا، جسم پر خشوع کی شکل نظر آئے اور دل خشوع سے خالی ہو۔

منافقانہ خشوع میں تصنع اور دکھلاوے کا پہلو بہت زیادہ پایا جاتا ہے، کہ کوئی آدمی میری اس نماز کی کیفیت کو دیکھے پھر اس کو لوگوں کے سامنے بیان کرے اور میری تعریفات کے انبار لگا دے۔ اس کا دل اندر سے برائی کے لیے تیار اور شہوتوں کا طلبگار ہوتا ہے لیکن ظاہر میں بڑا خاشع نظر آتا ہے۔

سیدنا سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے دیکھا کہ نماز میں نمازی اپنی داڑھی پر ہاتھ پھیر رہا تھا تو انھوں نے فرمایا:

[لَوْ خَشَعَ قَلْبُ هٰذَا خَشَعَتْ جَوَارِحُهُ][1]

''اگر اس کے دل میں خشوع ہوتا تو اس کے اعضاء میں بھی خشوع ہوتا۔''

(یعنی وہ داڑھی سے نہ کھیلتا)

---

[1] مدارج السالکین ۲/ ٤

خشوع کے اسباب

نماز کا اہم ترین تقاضا کہ اس کو مکمل اطمینان اور خشوع و خضوع کے ساتھ ادا کیا جائے۔ رسولِ اکرم ﷺ نے ان تمام امور کی ممانعت فرمائی ہے جو نماز میں خلل کا باعث بنے ہیں اور ان تمام امور کا حکم دیا ہے جو نماز میں خشوع کا سبب بنتے ہیں۔

جب ہم نماز میں خشوع کے اسباب پر نظر ڈالتے ہیں تو سمجھ آتا ہے کہ اسباب دو طرح کے ہیں:

① ایسے اسباب کا حصول جو خشوع پیدا کرتے اور اسے مضبوط بناتے ہوں۔

② ایسے اسباب سے بچنا جو خشوع کو ختم کرتے ہیں یا اسے کمزور کرتے ہیں۔

''مجموع الفتاویٰ'' میں امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے خشوع کی اقسام کی وضاحت فرمائی ہے، فرماتے ہیں:

''دو قسم کے کام خشوع کے لیے معاون بنتے ہیں۔

[1] خشوع پیدا کرنے والے اسباب طاقتور ہوں۔

[2] خشوع سے دور کرنے والے اسباب کمزور ہوں۔''

① خشوع پیدا کرنے والے اسباب کا طاقتور ہونا:

پہلی قسم سے مراد کہ بندہ جو کچھ کہہ رہا ہے اسے سمجھنے کی کوشش کرے اور جو کچھ کہہ رہا ہے اس کی اس کو خبر ہو۔ قراءت ذکر اور دعا کے الفاظ کے معانی پر غور و فکر کرے اور یہ بات اس کے ذہن میں ہمیشہ ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ سے گفتگو کر رہا ہے گویا کہ وہ اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے کیونکہ نمازی جب نماز پڑھتا ہے تو وہ حقیقت میں اپنے رب سے باتیں کرتا ہے۔ احسان کی کیفیت کے بارے میں رسولِ اکرم ﷺ نے جب جبرائیل علیہ السلام نے سوال کیا تو

آپ ﷺ نے اس کی وضاحت کچھ اس طرح فرمائی:

[اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ][1]

''تم اللہ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اسے اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہو اگر یہ کیفیت پیدا نہیں ہوتی تو کم سے کم یہ خیال ضرور ہو کہ وہ تمھیں دیکھ رہا ہے۔''

پھر بندہ جس قدر نماز کی لذت کو محسوس کرے گا تو اسی نسبت سے نماز کی طرف آتا جائے گا۔ اور اس کا دارو مدار ایمان کی قوت پر ہے۔ اور ایمان کو مضبوط کرنے والے کام بہت ہیں اس لیے رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا:

[حُبِّبَ إِلَيَّ مِنْ دُنْيَاكُمُ النِّسَاءُ وَالطِّيبُ وَجُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ][2]

''تمہاری دنیا سے مجھے عورتیں اور خوشبو زیادہ پسندیدہ ہے۔ اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز ہے۔''

اور ایک دوسری حدیث میں ارشاد فرمایا:

[أَرِحْنَا بِالصَّلَاةِ يَا بِلَالُ!][3]

''اے بلال! ہمیں نماز کے ذریعے راحت پہنچایئے۔''

اور ایک دوسری روایت میں ہے، انسان کا ایمان مکمل نہیں ہوتا اور ہمیشہ مغموم اور پریشان رہتا ہے حتی کہ وہ نماز کے لیے کھڑا ہو جائے۔ یعنی نماز پڑھنے کی وجہ سے ایک تو انسان کے ایمان کی تکمیل ہوتی ہے اور دوسرا انسان کے غم و پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔

---

[1] صحيح البخاري، كتاب الإيمان، باب سؤال جبريل النبي ﷺ: ٥٠، مسلم: ٩

[2] سنن النسائي، كتاب عشرة النساء، باب حب النساء: ٣٣٩١

[3] سنن أبي داود، كتاب الأدب، باب صلاة العتمة: ٤٩٨٥

اور نماز میں یہ بھی ضروری ہے کہ انسان کے دل میں معرفت الٰہی پائی جاتی ہو اور اللہ تعالیٰ کی محبت اور خشیت اس کے دل میں ہو اور اس کی نماز میں دین کا اخلاص ہو۔

② خشوع سے دور کرنے والے اسباب کا کمزور ہونا:

ایسی غیر ضروری چیزیں جن کے متعلق انسان سوچتا رہتا ہے پوری کوشش کر کے ایسی چیزوں کی یاد کو دل سے دور کرے۔ لہٰذا جو کام انسان کو مقصد نماز سے ہٹا دیتے ہیں ان پر غور وفکر کرنا چاہیے۔ اس غور وفکر میں ہر انسان کا معاملہ الگ ہوتا ہے کثرت سے وسوسے اُسی انسان کو ہوتے ہیں جس میں شبہات کی کثرت ہو اور وہ شہوات میں گھرا ہوا ہو اور اسکا دل ایسی محبوب چیزوں میں اٹکا ہوا ہو جنھیں پانے کے لیے دل بے چین ہو یا دل ایسی چیزوں میں پھنس گیا ہو جن سے چھٹکارا ضروری ہو۔[1]

اب ہم اس تقسیم کی روشنی میں نماز میں خشوع پیدا کرنے والے اسباب کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

① مجموع الفتاویٰ: ٢٢/٦٠٥۔٦٠٧

خشوع پیدا کرنے والے اسباب

① ذکر الٰہی کا اہتمام:

انسان سارا دن جن خیالات کو اپنے ذہن میں گھماتا ہے وہی خیالات اس کی نماز کو فاسد و خراب کرتے ہیں اگر اس کے برعکس انسان اپنی زبان کو ذکر الٰہی سے تر رکھے تو انسان نماز میں ان باطل خیالات سے بچ سکتا ہے جو اس کی نماز کو خراب کرنے والے ہیں۔

ذکر الٰہی کا ایک فائدہ تو یہ ہے کہ یہ انسان کو اللہ تعالیٰ کے قریب اور دین اسلام کی طرف متوجہ رکھتا ہے اور دوسرا فائدہ یہ ہے کہ انسان اس کی وجہ سے شیطانی چالوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان عظیم ہے کہ:

﴿فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ﴾ (البقرة:152)

''پس تم میرا ذکر کرو میں تمھیں یاد کروں گا۔ میری شکر گزاری کرو اور ناشکری نہ کرو۔''

فرمانِ رسول ﷺ میں بھی وضاحت کچھ اس طرح آتی ہے، سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

[يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي، وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِي][1]

''اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں جب بندہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔''

انسان کو جب اللہ تعالیٰ کی معیت نصیب ہو جائے گی تو نماز میں بھی یہ اللہ تعالیٰ کا

---

① صحيح البخاري، كتاب التوحيد، باب ما يذكر في الذات: ٧٤٠٥

معیت کی وجہ سے دنیاوی خیالات سے دور رہے گا۔

سیدنا حارث اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ نے یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کو پانچ باتوں کا حکم دیا (ان میں سے ایک بات یہ بھی ہے)

[وَآمُرُكُمْ أَنْ تَذْكُرُوا اللَّهَ فَإِنَّ مَثَلَ ذَلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ خَرَجَ الْعَدُوُّ فِي أَثَرِهِ سِرَاعًا حَتَّى إِذَا أَتَى عَلَى حِصْنٍ حَصِينٍ فَأَحْرَزَ نَفْسَهُ مِنْهُمْ، كَذَلِكَ الْعَبْدُ لَا يُحْرِزُ نَفْسَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ إِلَّا بِذِكْرِ اللَّهِ][1]

''اور میں تمھیں حکم دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرو کیونکہ ذکر کرنے والے کی مثال ایسے ہے جیسے دشمن کسی آدمی کے تعاقب میں ہو اور وہ بھاگ کر کسی مضبوط قلعے میں پناہ لے کر اپنے آپ کو دشمنوں سے بچالے اسی طرح آدمی اپنے آپ کو شیطان سے صرف ذکر الٰہی کے ذریعہ ہی سے بچا سکتا ہے۔''

سابقہ بحث کا نتیجہ یہ ہے کہ ذکر الٰہی نماز میں خشوع کے حصول کا ایک بہت بڑا سبب ہے۔ خصوصاً آدمی کو صبح و شام کے اذکار کا اہتمام کرنا چاہیے ان اذکار میں ایسے اذکار بھی موجود ہیں جن کے بارے میں اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ضمانت دی ہے کہ اگر انسان ان کا صبح و شام اہتمام کرتا ہے تو اسے زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔

بغیر خشوع کے نماز پڑھنا یہ انسان کا بہت بڑا نقصان ہے۔ جس کا ذمہ دار ہمارا ازلی و ابدی دشمن شیطان ہے۔ اس نقصان سے بچنے کے لیے ہمیں ہر وقت اللہ تعالیٰ کی یاد میں مشغول رہنا چاہیے۔

② طریقہ نماز کا مطالعہ:

طریقہ نماز میں مکمل طور پر اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو ملحوظ خاطر رکھا جائے گا۔ اس

---

[1] سنن الترمذی، کتاب الامثال عن رسول الله، باب ما جاء مثل الصلاة والصيام والصدقة، رقم: ٢٨٦٣

کے لیے آدمی خود احادیث کو سامنے رکھ کر اللہ کے نبی ﷺ کی نماز کی ہیئت تلاش کرے گا کہ آپ ﷺ کا طریقہ نماز کیا تھا، پھر اسی طریقہ کے مطابق نماز پڑھے۔

ہمارے ہاں اختلافی مسائل کی وجہ سے بھی خشوع سے دوری اور ہماری نماز خیالات کا گڑھ بن جاتی ہے۔ بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ ہمارے ساتھ کھڑا ہوا آدمی نماز میں کوئی ایسا کام کر دیتا ہے جو ہم نہیں کرتے تو ہم اس عمل کے بارے میں پوری نماز سوچنے پر صرف کر دیتے ہیں جس سے نماز ضائع ہو جاتی ہے۔ کچھ لوگ تو شک وشبہ میں پڑ جاتے ہیں کہ آیا وہ درست نماز پڑھ رہا ہے یا میں۔ اسی کشمکش میں پوری نماز ضائع ہو جاتی ہے۔

اس کا حل یہ ہے کہ آدمی دوسروں کے کہنے کے مطابق ہی عمل نہ کرتا جائے بلکہ اس کی تحقیق کرے اور طریقہ نماز کا اچھی طرح خود بھی مطالعہ کرے تا کہ کوئی شک وشبہ ہے تو وہ دور ہو جائے اور اس کی دینی معلومات میں بھی اضافہ ہو جائے۔ اور یہ سنت رسول ﷺ کے مطابق نماز پڑھنے لگ جائے۔ اور سنت رسول ﷺ کے مطابق ہی عمل کرنا کامیابی کا ذریعہ ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا﴾ (الاحزاب: 71)

”جس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کی اس نے بڑی کامیابی حاصل کر لی۔“

ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْئًا اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ (الحجرات: 14)

”اگر تم لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو گے تو وہ تمہارے اعمال کے اجر وثواب میں کوئی کمی نہیں کرے گا۔ (اطاعت کرنے والوں کے لیے) اللہ یقیناً بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔“

③ نماز کی تیاری:

حقیقی مومن کی نشانی ہے کہ وہ نماز کے لیے ہمیشہ تیار اور اگلی نماز کے انتظار میں رہتا ہے۔نماز کی تیاری میں چند امور قابل غور ہیں، وہ مندرجہ ذیل ہیں:

1. اذان کو مکمل توجہ کے ساتھ سنے اور مؤذن کے ساتھ اذان کے کلمات کو دہرائے۔
2. اذان کے بعد مسنون درود شریف اور مسنون دعا جو اذان کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے وہ پڑھے۔
3. لباس صاف ستھرا ہو جگہ پاک ہو، اذان سنتے ہی یا اذان سے پہلے ہی مسجد کی طرف نکل پڑے۔ اور مسجد کی طرف آرام اور وقار سے جائے۔
4. صاف ستھرے کپڑے پہن کر اپنی زینت کا اہتمام کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ﴾ (الاعراف:31)

''اے ابن آدم ہر نماز کے وقت اپنی زینت کا اہتمام کرو۔''

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

[اِنَّ اللّٰهَ جَمِيْلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ] ①

''بے شک اللہ تعالیٰ بہت خوبصورت ہے اور وہ خوبصورتی کو پسند کرتا ہے۔''

چونکہ مسجد میں آدمی اللہ تعالیٰ کی عبادت دوسرے معنوں میں اللہ تعالیٰ سے باتیں کرنے جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا زیادہ حق بنتا ہے کہ اس کی خاطر زینت کا اہتمام کیا جائے۔

اچھے کپڑے پہننے کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ اس سے انسان کو ذہنی سکون ملتا ہے اس کے برعکس کام کاج والے کپڑوں سے الجھن پیدا ہوتی ہے۔ یہی نہیں بلکہ آدمی کے ساتھ جو نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہوتا ہے وہ بھی الجھن محسوس کرتا ہے اس لیے ضروری ہے ذہنی سکون اور نماز میں خشوع کو حاصل کرنے کے لیے کپڑے صاف ستھرے ہوں۔

5. عمدہ طریقے سے وضوء کیا جائے، شروع میں سنت کے مطابق بسم اللہ پڑھیں اور بعد

---

① صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب تحريم الكبر وبيانه: ٩١

میں بھی مسنون اذکار پڑھے جائیں۔

6 مسواک کا اہتمام کیا جائے اس کی بھی اللہ کے نبی ﷺ نے بڑی تاکید فرمائی ہے کہ اگر میں مسواک کو اپنی امت پر مشقت نہ سمجھتا تو ہر نماز کے ساتھ مسواک کو ضروری قرار دے دیتا۔

7 اذان اور اقامت کا درمیانی وقفہ قبولیت دعا کا وقت ہے تو اس میں اللہ تعالیٰ سے زیادہ دعائیں کی جائیں۔

8 مسجد میں ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر نہ بیٹھے۔

④ صف بندی کا اہتمام:

نماز میں خشوع کے حصول کے لیے صف بندی کا اہتمام بڑی اہمیت کا حامل ہے۔

اللہ کے نبی ﷺ کا فرمان ہے:

[مَنْ وَصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَ صَفًّا قَطَعَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ] ①

''جو آدمی صف کو ملاتا ہے اللہ تعالیٰ اسے (اپنے ساتھ) ملائے گا اور جو صف کو توڑتا ہے اللہ تعالیٰ اسے کاٹے گا۔''

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

[لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ، أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ] ②

''نماز میں اپنی صفیں برابر کرلو کہیں یہ نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے منہ الٹ دے۔''

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اپنی صفوں میں خوب مل کر کھڑے ہوا کرو انھیں قریب بناؤ اور گردنوں

---

① سنن النسائی، کتاب الإمامة، باب من وصل صفا: ۸۲۰، سنن أبی داود: ٦٦٦

② صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب تسویة الصفوف عند الإقامة و بعدها: ۷۱۷، مسلم: ۹۷۸

کو برابر رکھو۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں شیطان کو دیکھتا ہوں کہ خالی جگہوں میں سے تمہاری صفوں میں گھس آتا ہے گویا کہ وہ سیاہ بکری کا بچہ ہو۔[1]

ان احادیث سے یہ بات سمجھ آئی کہ صف بندی کی وجہ سے ایک تو آدمی اللہ تعالیٰ کے ہاں مقرب ہوتا ہے اور دوسرا نماز میں شیطان کے وسوسوں سے بچ جاتا ہے۔

⑤ نماز میں اطمینان اور سکون:

نماز میں خشوع حاصل کرنے کے لیے نماز کے ہر رکن کو سکون اور اطمینان سے ادا کرنا ضروری ہے۔ رسولِ اکرم ﷺ نماز میں بڑے اطمینان سے کھڑے ہوتے تھے یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی طبعی جگہ پر آجاتی۔ نماز میں تعدیل ارکان کا لحاظ نہ رکھنے والوں کو آپ تعدیلِ ارکان کا حکم دیا کرتے تھے۔

آپ ﷺ کا ارشادگرامی ہے:

[لَا تَتِمُّ صَلَاةُ أَحَدِكُمْ حَتَّى يَفْعَلَ ذٰلِكَ][2]

''تم میں سے کسی کی نماز اس وقت تک پوری نہیں ہوگی جب تک وہ (اس طرح پرسکون اور اطمینان کے ساتھ) نماز ادا نہ کرے۔''

تعدیل ارکان میں رکوع سجدہ قیام اور جلسہ وغیرہ ساری چیزیں آجاتی ہیں۔ ان سب میں اطمینان ہونا چاہیے۔ عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ بہت سے لوگ رکوع میں سر جھکاتے ہی اٹھا لیتے ہیں اسی طرح سجدہ کرتے ہیں کہ پیشانی زمین پر ٹیکتے ہی اٹھا لیتے ہیں۔ رکوع کے بعد قومہ ہوتا ہے جس کے بارے میں حدیث میں آیا ہے کہ نبی کریم ﷺ اتنی دیر تک رکوع سے اٹھنے کے بعد کھڑے رہتے کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر لوٹ آتی لیکن بہت سے لوگ رکوع کے بعد کچھ دیر کھڑے ہو کر مسنون دعا پڑھنا تو کجا سیدھے کھڑے بھی نہیں ہوتے

---

① سنن أبي داود، کتاب الصلوٰۃ باب تسویة الصفوف: ٦٦٧؛ سنن النسائي: ٨١٦

② سنن أبي داود، کتاب الصلاة، باب، صلاة من لا يقيم صلبه في الركوع والسجود: ٨٥٨

بلکہ رکوع سے ہی سجدے میں گر پڑتے ہیں۔یہی کیفیت دو سجدوں کے درمیان جلسہ کی ہے۔

یاد رکھیں وہ نماز جس میں تعدیل ارکان کا خیال نہ رکھا جائے، سنت نبوی کے خلاف ہے۔ ہر مسلمان کو نماز کا ہر رکن پورے اطمینان اور سکون کے ساتھ ادا کرنا چاہیے۔

سیدنا ابوعبد اللہ الاشعری بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

[مَثَلُ الَّذِي لا يُتِمُّ رُكُوعَهُ وَيَنْقُرُ فِي سُجُودِهِ مَثَلُ الْجَائِعِ يَأْكُلُ التَّمْرَةَ وَالتَّمْرَتَيْنِ لا يُغْنِيَانِ عَنْهُ شَيْئًا] ①

''جو آدمی نہ صحیح طریقے سے رکوع کرے اور سجدے میں بھی ٹھونگے مارے، اس کی مثال اس بھوکے شخص کی طرح ہے جو ایک یا دو کھجوریں کھاتے ہے اور یہ دو کھجوریں اسے کچھ فائدہ نہیں دیتیں۔''

سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

[أَسْوَأُ النَّاسِ سَرِقَةً الَّذِي يَسْرِقُ صَلَاته ، قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰه ، وَكَيْفَ يَسْرِقُ مِنْ صَلَاتِهِ؟ قَالَ: لَا يُتِمُّ رُكُوعَهَا،وَلَا سُجُودَهَا] ②

''لوگوں میں سب سے برا چور نماز کا چور ہے۔ کسی نے پوچھا: ''اے اللہ کے رسول! نماز کی چوری کس طرح ہوتی ہے؟ فرمایا: اس کا رکوع صحیح طریقے سے کرنا اور نہ ہی سجدہ۔''

خشوع وخضوع کا حصول اس آدمی کے لیے ناممکن ہے جو آدمی نماز کو اطمینان کے ساتھ ادا نہیں کرتا۔ اس لیے کہ جلد بازی خشوع کو ختم کر دیتی ہے اور خشوع کے ختم ہونے سے نماز ضائع اور بے کار ہو جاتی ہے۔

---

① السنن الكبرى، كتاب الصلاة من قسم الأفعال، باب الثاني، فصل في مفسدات الصلاة و مكروهاتها: ٢٢٤٣١

② صحيح ابن خزيمه، كتاب الصلاة، باب إتمام السجود والزجر عن انتقاصه وتسمية ......رقم: ٦٦٣

⑥ ہر آیت پر ٹھہرنا:

ہر آیت پر رکنا یہ طریقہ قرآن کے معانی کو سمجھنے اور اس پر غور وفکر کرنے کے لیے بڑا مفید ہے اور سنت نبوی بھی یہی ہے۔

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

[قِرَاءَ ةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:﴿ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ﴾ ﴿الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ ﴿الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ﴾ ﴿مٰلِكِ يَوْمِ الدِّينِ﴾ يُقَطِّعُ قِرَاءَ تَهُ آيَةً آيَةً][1]

”رسول اللہ ﷺ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر رک جاتے پھر الحمد للہ رب العالمین پڑھ کر رک جاتے پھر الرحمٰن الرحیم پڑھ کر رک جاتے اسی طرح ہر آیت پر رکتے جاتے۔“

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے آپ ﷺ کی قراءت و نماز کے متعلق سوال کیا گیا۔ تو ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

[مَا لَكُمْ وَصَلَاتَهُ؟ .... ثُمَّ نَعَتَتْ قِرَاءَ تَهُ، فَإِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَائَةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا][2]

”آپ ﷺ کی نماز کے بارے میں کیا پوچھتے ہیں؟ .... پھر انھوں نے آپ ﷺ کی تلاوت پڑھ کر بتائی جس میں ایک ایک حرف کو کھول کر پڑھتی تھیں۔“

نماز میں خشوع کے حصول کے لیے، ہر آیت پر رکنا بہت زیادہ مفید عمل ہے ایک تو سنت نبوی ہے دوسرا اس طرح نماز میں خشوع کا حصول ممکن ہو جاتا ہے۔

---

① سنن أبي داود، كتاب الحروف والقراءات:٤٠٠١، سنن الترمذي:٢٩٢٧

② سنن الترمذي، أبواب فضائل القرآن، باب ما جاء كيف كانت قراءة النبي ﷺ، رقم:٢٩٢٣

⑦ قرآن کو خوبصورت آواز کے ساتھ ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا:

قرآن کریم کو جلدی جلدی پڑھنے کے مقابلے میں آہستہ آہستہ اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھنے میں غور وفکر اور خشوع کا زیادہ موقع ملتا ہے۔فرمانِ الٰہی ہے:

﴿وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا﴾ (المزمل:4)

''اور قرآن کریم کو خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرو۔''

سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا:

[الترتيل هو تَجْوِيدُ الْحُرُوفِ وَمَعْرِفَةُ الْوُقُوفِ] ①

''ترتیل کا مطلب ہے حروف کو عمدگی کے ساتھ ادا کیا جائے اور وقف کی صحیح پہچان کی جائے۔''

سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث مروی ہے اس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت کے متعلق فرماتے ہیں:

[فَقَرَأَهَا، يَقْرَأُ مُتَرَسِّلًا] ②

''یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم (قرآن کریم کو) ٹھہر ٹھہر کر درستگی کے ساتھ اور خوش آوازی سے پڑھتے تھے۔''

سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز میں تلاوت کو اس طرح بیان فرماتی ہیں:

[وَكَانَ يَقْرَأُ بِالسُّورَةِ فَيُرَتِّلُهَا حَتَّى تَكُونَ أَطْوَلَ مِنْ أَطْوَلَ مِنْهَا] ③

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سورت کو اس قدر ترتیل کے ساتھ پڑھتے کہ وہ اپنے حجم سے بڑی سورت سے بھی بڑی محسوس ہوتی۔''

---

① عون المعبود شرح سنن أبي داود، كتاب الوتر، باب كيف يستحب الترتيل في القراءة:١٤٦٤

② صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين و قصرها، باب استحباب تطويل القراءة في صلاة الليل، رقم:٧٧٢

③ مسلم ، كتاب المسافرين وقصرها، باب جواز النافلة قائما:٧٣٣

اچھی اور خوبصورت آواز کے ساتھ تلاوت بھی خشوع کے لیے معاون ثابت ہوتی ہے۔ رسولِ اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

[لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ] ①

''جو قرآن کریم کو اچھی آواز کے ساتھ نہیں پڑھتا وہ ہم میں سے نہیں۔''

اس حدیث سے مراد یہ ہے کہ جو آدمی استطاعت رکھتا ہے اور اس کی آواز بھی خوبصورت ہے تو پھر وہ خوبصورت آواز کے ساتھ قرآن نہیں پڑھتا اس کے لیے وعید ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

[زَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ......فَإِنَّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ يَزِيدُ الْقُرْآنَ حُسْنًا] ②

''قرآن کو خوبصورت آواز کے ساتھ پڑھا کرو کیونکہ اچھی آواز قرآن کے حسن میں مزید اضافہ کردیتی ہے۔''

اسی طرح ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

[إِنَّ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ صَوْتًا بِالْقُرْآنِ الَّذِي إِذَا سَمِعْتُمُوهُ يَقْرَأُ حَسِبْتُمُوهُ يَخْشَى اللَّهَ] ③

''سب سے اچھا قرآن وہ آدمی پڑھتا ہے جس کو تم قرآن پڑھتے ہوئے سنو تو تم کو یقین ہو کہ یہ آدمی اللہ سے ڈر رہا ہے۔''

اچھی آواز کا مطلب ہے کہ اللہ کے خوف کے ساتھ ساتھ آواز میں خوبی پیدا کی جائے۔ غیر ضروری الفاظ کو لمبا کرتے جانا اور گانے کے انداز میں پڑھنا یہ اچھی آواز نہیں

---

① صحیح البخاری، کتاب التوحید، باب قول اللہ تعالی ﴿وَ أَسِرُّوا قَوْلَكُمْ أَوِ اجْهَرُوا... ﴾:٧٥٢٧

② سنن أبی داؤد، کتاب الوتر ، باب کیف یستحب الترتیل فی القرأة :١٤٦٨، مستدرك حاکم:٢١٢٥، سنن الدارمی:٣٥٠١

③ سنن ابن ماجه ، کتاب اقامة الصلوة ، باب فی حسن الصوت بالقرآن:١٣٣٩

بلکہ دکھلاوا ہے۔

⑧ قرآن کریم کی آیات اور اذکار نماز پر غور وفکر اور حسب حال ان کا جواب:

نماز میں خشوع کے حصول کا ایک بہت بڑا ذریعہ کہ نماز میں پڑھے جانے والے الفاظ پر غور وفکر کیا جائے۔ چاہے وہ نماز کے اذکار اور دعائیں ہوں یا قرآن کریم کی تلاوت ہو۔ بنیادی طور قرآن کریم غور وفکر کے لیے نازل ہوا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ﴾(صٓ 29)

''یہ برکت والی کتاب ہم نے آپ کی طرف نازل کی، تاکہ لوگ اس کی آیات پر غور وفکر کریں اور اس سے عقل مند لوگ نصیحت حاصل کریں۔''

چونکہ ہم عربی زبان سے ناواقف ہیں اور غور وفکر اسی وقت ممکن ہے جب ہم کو پڑھے جانے والے الفاظ کے معانی آتے ہوں گے۔ جب معانی آتے ہوں گے تب ہم سوچ و بچار اور ان آیات یا اذکار پر غور وفکر کرسکیں گے اور قرآن کریم یا ان اذکار کی تاثیر ہمارے دلوں تک پہنچ سکیں گی۔

اس کے لیے ہمیں سب سے پہلے نماز کو باترجمہ سمجھنا اور یاد کرنا ہوگا اور چیدہ چیدہ وہ سورتیں جو عموماً ہم نماز میں پڑھتے ہیں ان کا ترجمہ بھی اپنے ذہن میں بٹھانا ہوگا تاکہ حقیقی معنوں میں نماز میں غور کرکے خشوع خضوع کو حاصل کرسکیں۔

امام طبری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''مجھے اس آدمی کے متعلق بڑی حیرانگی ہوتی ہے جو بغیر سمجھے قرآن پڑھتا ہے، آخر اسے قرآن کی لذت کیسے ملتی ہوگی؟''[1]

قرآنی آیات کو بار بار دہرانا اور معنی پر غور کرنا، تدبر اور خشوع کے لیے بہت زیادہ

---

[1] مقدمہ تفسیر طبری: ۱/ ۱۰

مفید ثابت ہوتا ہے۔

حدیث نبوی ہے کہ آپ ﷺ ایک رات (تہجد کے لیے) کھڑے ہوئے اور صبح تک ایک ہی آیت کو بار بار پڑھتے رہے۔ وہ آیت کریمہ یہ تھی۔

﴿اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَ اِنْ تَغْفِرْلَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾ (المائدة:118) (ابن خزیمہ:۱/۲۷۱)

''(اے اللہ!) آپ اگر انھیں عذاب دیں تو بھی یہ آپ کے بندے ہیں اور اگر آپ انھیں معاف کردیں تو یقیناً آپ غالب حکمت والے ہیں۔''

سیدنا قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ جو مشہور صحابی ہیں ساری رات نماز میں ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ ہی پڑھتے رہے اس کے علاوہ کچھ بھی نہ پڑھا۔''①

اس طرح جو دوسری چیز تدبر آیات اور خشوع کے لیے معاون ثابت ہوتی ہے وہ ہے حسب حال اثر قبول کرتے ہوئے آیات کا جواب دینا۔

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک رات میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ الفاظ کو ترتیل کے ساتھ پڑھ رہے تھے۔ جب تسبیح والی آیت سے گزرتے تو آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے اور جب سوال کے قابل آیت سے گزر ہوتا تو آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے اور جب تعوذ والی آیت سے گزر ہوتا تو آپ ﷺ اللہ سے پناہ کی درخواست کرتے۔

دوسری حدیث میں سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ ہی بیان فرماتے ہیں کہ ایک رات میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز ادا کی تو رحمت پر مشتمل آیت سے گزر ہوا تو آپ ﷺ نے رحمت کا سوال کیا جب عذاب والی آیت سے گزر ہوا تو اللہ تعالیٰ سے پناہ کی درخواست کی اور جب ایسی آیت آئی جس میں اللہ تعالیٰ کی عظمت بیان ہوئی ہے تو اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کی۔②

---

① صحیح البخاری، کتاب فضائل القرآن، باب فضل قل ھو اللہ احد:۵۰۱۴

② تعظیم قدر الصلوۃ:۱/۳۲۷

⑨ دنیا کی بے ثباتی کا تصور اور موت کی یاد:

اپنے اندر خشیت الٰہی پیدا کرنے کے لیے دنیا کی بے ثباتی کا تصور اور موت کی یاد دونوں چیزیں بڑی اہم معاون ثابت ہوتی ہیں۔ وہ قرآنی آیات اور احادیث جن میں دنیا کی بے ثباتی اور موت کی یاد کی تلقین کی گئی ہو۔ان کا مطالعہ خشوع کے لیے بڑا مفید ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا:

[كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ] ①

''دنیا میں زندگی اس طرح گزار جیسے ایک اجنبی آدمی یا ایک مسافر۔''

پھر عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک انسان کی زندگی میں جب شام ہو تو صبح کا انتظار نہ کرے اور صبح پائے تو شام کا انتظار نہ کرے اور اپنی بیماری سے پہلے صحت سے فائدہ اٹھائے، نیک اعمال کرے اور موت سے پہلے زندگی سے فائدہ اٹھالے۔

یعنی انسانی زندگی میں صبح نمودار ہوتی ہے تو شام کا انتظار نہ کرے کہ شام کو نماز پڑھ لوں گا صدقہ کرلوں گا یا کوئی اور نیک اعمال کرلوں گا بلکہ اسی وقت وہ کام کرے۔اسی طرح شام کو صبح کے انتظار کا معاملہ ہے۔ وہ اعمال جو انسان اپنی صحت میں کرسکتا ہے وہ بیماری میں کرنا بہت مشکل بلکہ ناممکن ہیں تو اس لیے فرمایا اپنی صحت سے فائدہ اٹھالو۔

رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے:

[أُذْكُرِ الْمَوْتَ فِيْ صَلَاتِكَ ، فَإِنَّ الرَّجُلَ إِذَا ذَكَرَ الْمَوْتَ فِي صَلَاتِهِ لحری أَنْ يُحْسِنَ صَلَاتَهُ، وَصَلِّ صَلَاةَ رَجُلٍ لَا يَظُنُّ أَنْ يُصَلِّيَ صَلَاةً غَيْرَهَا] ②

''دورانِ نماز موت کو یاد رکھو جب انسان دورانِ نماز موت کو یاد کرے تو وہ

---

① صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب قول النبی ﷺ: كن في الدنيا...... ،رقم:٦٤١٦

② مسند الفردوس للدیلمی، علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔کنز العمال فی سنن الأقوال والأفعال، الفصل الثالث، فی مفسدك الصلاة......: ٢٠٠٧٩

یقیناً نماز کو عمدگی سے ادا کرے گا اور اس آدمی کی طرح نماز پڑھو جس کو یقین نہ ہو کہ اگلی نماز وہ پڑھ سکے گا کہ نہیں۔''

ایک دوسرے مقام پر رسولِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

[إِذَا قُمْتَ فِي صَلَاتِكَ فَصَلِّ صَلَاةَ مُوَدِّعٍ] ①

''نماز کے لیے جب تم کھڑے ہو تو اس کو الوداعی نماز سمجھ کر ادا کیا کرو۔''

انسانی دماغ میں جب یہ تصور بیٹھ جائے گا کہ یہ اس کی آخری نماز ہے تو خود بخود اُس کے دل میں اللہ تعالیٰ کی خشیت اور نماز میں خشوع پیدا ہو جائے گا۔

⑩ نماز کو اللہ تعالیٰ سے مناجات (ہمکلامی) سمجھ کر پڑھنا:

نماز رب سے مناجات کرنے اور اپنی حاجات و مشکلات کو اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرنے کا ذریعہ ہے۔ مناجات کا معنی ہے سرگوشی کرنا جس میں اپنی عاجزی و بے کسی کے اظہار کے ساتھ ساتھ کچھ مانگنے اور طلب کرنے کا پہلو پایا جاتا ہے۔

رسولِ اکرم ﷺ کا فرمان ہے:

[إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلَّى يُنَاجِي رَبَّهُ] ②

''جب تم میں سے کوئی نماز پڑھ رہا ہوتا ہے تو وہ اس وقت اپنے رب سے مناجات کرتا ہے یعنی سرگوشی اور باتیں کرتا ہے۔''

سورہ فاتحہ کے بارے میں احادیث میں آتا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے نماز کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان آدھا آدھا تقسیم کر رکھا ہے۔ نمازی جب ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، میرے بندے نے میری حمد بیان کی ہے جب وہ ﴿اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے بندے نے میری تعریف بیان کی جب وہ کہتا ہے ﴿مٰلِكِ

① سنن ابن ماجة، كتاب الزهد، باب الحكمة: ٤١٧١،مسند أحمد:٢٢٩٨٧

② صحيح البخاري، كتاب مواقيت الصلاة، باب المصلي يناجي ربه عزوجل . ٥٣١

يَوْمِ الدِّيْنِ﴾ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی جب وہ کہتا ہے﴿اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ﴾ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے اور میں اپنے بندے کو دوں گا جو وہ طلب کر رہا ہے چنانچہ طلب مدعا کے لیے جب بندہ یہ التجا کرتا ہے کہ

﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۝ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۝﴾

تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ میرے بندے کے لیے ہے اس کے لیے وہی کچھ ہے جو وہ سوال کرتا ہے۔[1]

نماز میں خشوع کے حصول کے لیے یہ حدیث بڑی ہی اہمیت کی حامل ہے لیکن شرط یہ ہے کہ اس پر غور وفکر کیا جائے اور یہ چیز بھی ذہن میں بٹھائی جائے کہ نماز یکطرفہ معاملہ نہیں بلکہ اس کا کوئی ایک سرا بندہ و غلام کے متعلق ہے تو دوسرا مالک و آقا کے متعلق۔ لہٰذا نمازی کو اس مناجات الٰہی کی قدر کرنی چاہیے اور اس کو احترام دینا چاہیے تاکہ انسانی کامیابی کی راہ پر گامزن ہو سکے۔

اس حدیث میں تلاوتِ سورۃ فاتحہ کی اہمیت ثابت ہوتی ہے۔ ذرا غور طلب بات ہے کہ جو لوگ اپنی نمازوں میں سورۃ الفاتحہ کی قراءت نہیں کرتے، وہ ایسا کسی امام کی تقلید میں کرتے ہیں یا کسی مولوی صاحب کی نصیحت سے متاثر ہو کر۔ کیا یہ حدیث انھیں دعوتِ فکر نہیں دیتی؟ کہ وہ سورۃ الفاتحہ کی تلاوت ترک کر کے اللہ رب العزت کی ہمکلامی سے کیسے فیض یاب ہو سکتے ہیں؟ اسی طرح صراط مستقیم کی طرف ہدایت کی دعا اور گمراہیوں سے بچنے کی دعا نہ مانگنے کی صورت میں کیا چیز ہمارا مقدر ٹھہرے گی؟ اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح قرآن وسنت کی سمجھ عطا فرمائے۔ آمین (فتدبرو تفکر)

رسولِ اکرم ﷺ کا فرمانِ عظیم ہے:

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الصلوٰۃ، باب وجوب القراءۃ الفاتحہ: ۳۹۵

[يَا فُلَانُ اَلَا تَتَّقِي اللّٰهَ اَلَا تَنْظُرُ كَيْفَ تُصَلِّيْ ؟ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَامَ يُصَلِّيْ، اِنَّمَا يَقُوْمُ يُنَاجِيْ رَبَّهٗ فَلْيَنْظُرْ كَيْفَ يُنَاجِيْهِ؟][1]

''اے فلاں تو اللہ تعالیٰ سے کیوں نہیں ڈرتا کیا تو خیال نہیں کرتا کہ نماز کس طرح پڑھ رہا ہے تم میں سے جب کوئی نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے مناجات کرتا ہے اس کو غور وفکر کرنا چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے کس طرح مناجات کر رہا ہے۔''

⑪ یہ تصور کہ میں اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہوں یا اللہ تعالیٰ مجھے دیکھ رہا ہے:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ:

[مَا الْاِحْسَانُ؟]

''احسان کیا چیز ہے؟'' تو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

[اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ][2]

'' تو اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کر جیسے تو اس کو دیکھ رہا ہے اگر یہ نہ کر سکے تو تو ذہن میں بٹھا اللہ تعالیٰ تجھے دیکھ رہا ہے۔''

اور مسلم میں الفاظ کچھ اس طرح ہیں، سیدنا عمارہ بن قعقاع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

[اَنْ تَخْشَى اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ][3]

''تو اللہ تعالیٰ سے ایسے ڈرے جیسے تو اسے دیکھ رہا ہے۔''

احسان کا معنی اخلاص اور عبادات کی حسن ادائیگی خصوصاً نماز کی ادائیگی کی عمدگی اور حسن یہ ہے:[كَاَنَّكَ تَرَاهُ] گویا کہ انسان اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے یہ کامل خشوع اور عبادت

---

① صحيح ابن خزيمه، كتاب الصلاة، باب الأمر بالخشوع فى الصلاة: ٤٧٤

② صحيح البخارى، كتاب الإيمان، باب سؤال جبريل النبى ﷺ: ٥٠، مسلم: ٩

③ صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب الإسلام ما هو و بيان خصاله: ١٠

میں ڈوب جانے کی علامت ہے لیکن اگر پہلی کیفیت دشوار ہے تو ذہن میں یہ رکھ کر عبادات کو حسن ادائیگی سے ادا کرنا چاہیے کہ جس معبود کے لیے عبادت کی جا رہی ہے وہ مجھے دیکھ رہا ہے لہٰذا آدابِ عبادت کا مکمل خیال رکھا جائے گا۔

❁ علامہ انور نووی نے اس کا یہ معنی کیا ہے کہ تو دورانِ عبادت اس طرح آدابِ مذکورہ (یعنی جو اس عبادت کے بارے میں قرآن وسنت میں ملتے ہیں) کا خیال رکھ جیسا کہ تو اس وقت کرتا ہے اگر تو اسے دیکھ رہا ہوتا اور وہ تجھے دیکھ ہی رہا ہے لہٰذا اس کا تقاضا یہ ہے کہ اعمال میں خصوصاً نماز میں حسن ادائیگی کوملحوظ خاطر رکھا جائے۔[1]

دونوں حالتوں میں سے کوئی بھی حالت آدمی میں پیدا ہو جائے تو یہ نمازی کے لیے بہت زیادہ مفید ثابت ہوسکتا ہے اس کی وجہ سے آدمی میں خشیت الٰہی اور معرفت الٰہی پیدا ہوتی ہے۔ خشوع وخضوع اخلاص فی الدین اور جوارح قلب کی حفاظت میں جتنا یہ دونوں چیزیں [كَأَنَّكَ تَرَاهُ ۔ إِنَّهُ يَرَاكَ] معاون ثابت ہوسکتی ہیں۔ دوسری کوئی بھی چیز اس سے سبقت نہیں لے جا سکتی ہے اور یہ نماز میں ظاہری اور روحانی خشوع کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔

⑫ سترے کا اہتمام کرنا:

نمازی اپنے سامنے سے گزرنے والے کو روکنے کے لیے جو چیز سامنے رکھے اسے سترہ کہتے ہیں۔ سترہ سامنے رکھنے کی حکمت یہ ہے کہ نمازی کے سامنے سے کسی کو گزرنے سے روکا جائے تا کہ نمازی کی توجہ اور خشوع وخضوع متاثر نہ ہو اور نمازی اپنی پوری توجہ سے نماز پڑھ سکے۔ نیز نمازی کی نگاہ ادھر ادھر نہ بھٹکتی پھرے اور سترہ سے آگے اس کی نگاہ نہ جائے تا کہ خشوع ختم نہ ہو۔

ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

[1] توفیق الباری: ۱/۱۳۱

[إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى سُتْرَةٍ فَلْيَدْنُ مِنْهَا لَا يَقْطَعُ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ صَلَاتَهُ] (1)

"جب تم میں سے کوئی سترے کے درمیان نماز پڑھے تو چاہیے کہ اس کے قریب کھڑا ہو اس طرح شیطان اس کی نماز نہیں توڑ سکتا۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

[إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَدَعْ أَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ، فَإِنَّ مَعَهُ الْقَرِينَ] (2)

"جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اپنے آگے سے کسی کو گزرنے نہ دے اگر رکنے والا انکار کرے تو چاہیے کہ اس سے لڑائی کرے، بلاشبہ اس کے ساتھ شیطان ہے۔"

خلاصہ کلام یہ ہے کہ سترے کی وجہ سے نمازی کی نگاہ ایک محدود جگہ تک رہتی ہے اور وہ شیطانی چالوں سے محفوظ ہو جاتا ہے اسی طرح لوگ بھی اس کے آگے سے نہیں گزرتے کیونکہ لوگوں کے سامنے سے گزرنے کی وجہ سے نمازی ذہنی طور پر پُرسکون ہوتا ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"سترے کی حکمت یہ ہے کہ نظر اس کے لیے پار جانے سے رک جاتی ہے اور قریب سے گزرنے والا بھی رک جاتا ہے۔"

قاضی عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"سترہ نماز میں نگاہ کو ایک جگہ پر مخصوص کر دیتا ہے اور وہ فساد جو شیطان مردود نماز میں کرنے کی کوشش کرتا ہے اس سے حفاظت کرتا ہے۔" (3)

---

(1) سنن أبی داؤد ، کتاب الصلوٰۃ، باب الدنو من السترۃ: ٦٩٥

(2) صحیح مسلم، کتاب الصلوٰۃ، باب منع المار بین یدی المصلی: ٥٠٦، سنن ابن ماجہ: ٩٥٥

(3) شرح صحیح مسلم: ١٩٥/١

⑬ دائیں ہاتھ کو بائیں پر رکھ کر سینے پر باندھنا:

امام ابن حجر رحمہ اللہ نے نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھ کر سینے پر باندھنے کو خشوع کے حصول میں معاون قرار دیا ہے۔ حدیث نبوی ہے کہ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں نے نماز پڑھی:

[وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى يَدِهِ الْيُسْرٰى عَلٰى صَدْرِهِ] ①

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کے اوپر رکھا اور ان کے سینے پر باندھا۔''

امام ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں، کہ علماء نے نماز میں اس حالت میں کھڑے ہونے کی حکمت یہ بتائی ہے کہ یہ بے بس اور بس کس سوالی کا انداز ہے۔ اس طرح کھڑا ہونا بے کار اور فضول کاموں سے روک دیتا ہے اور یہ خشوع کی قریب ترین شکل ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے کسی نے اس کیفیت کا فائدہ پوچھا تو انھوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے سامنے یہ عاجزی کی شکل ہے۔

⑭ شہادت والی انگلی کو ہلانا:

شہادت والی انگلی کو نماز میں تشہد کی حالت میں ہلانا یہ سنت نبوی ہے۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے متعلق حدیث میں وضاحت ہے:

[كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَعَدَ فِي الصَّلَاةِ، جَعَلَ قَدَمَهُ الْيُسْرَى بَيْنَ فَخِذِهِ وَسَاقِهِ، وَفَرَشَ قَدَمَهُ الْيُمْنَى، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُسْرَى، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى، وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ] ②

---

① ابن خزیمہ، کتاب الصلاۃ، باب وضع الیمین علی الشمال: ٤٧٩

② صحیح مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ، باب صفۃ الجلوس فی الصلاۃ و کیفیۃ وضع الیدین علی الفخذین: ٥٧٩

''رسولِ اکرم ﷺ جب نماز میں (تشہد) بیٹھتے تو اپنا بایاں پاؤں اپنی ران اور پنڈلی کے درمیان کر لیتے اور اپنا دایاں پاؤں بچھا لیتے۔ اپنا بایاں ہاتھ گھٹنے پر اور دایاں ہاتھ ران پر رکھ دیتے تھے اور اپنی انگلی (سبابہ) سے اشارہ کرتے تھے۔''

انگلی کا یہ اشارہ شیطان کے لیے بڑا تکلیف دہ ہے کیونکہ یہ انگلی کا اشارہ اللہ تعالیٰ کی توحید کا اقرار کرنا اور توحید کا سبق دیتا ہے اور اس میں خالص اللہ تعالیٰ کی عبادت کا اشارہ ملتا ہے۔ رسولِ اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

[لَهِيَ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنَ الْحَدِيدِ، يَعْنِي السَّبَّابَةَ] ①

''(تشہد میں اس طرح) انگلی ہلانا شیطان پر لوہے سے زیادہ شدید اور ناگوار ہے۔''

علماء نے اس اشارے کے کئی فوائد ذکر کیے ہیں۔

① تشہد میں انگلی کا اشارہ، شیطان کے لیے غمزدگی اور پریشانی کا سبب ہے۔

② خالص اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف اشارہ ہے۔

③ اللہ تعالیٰ کی توحید کا سبق ملتا ہے۔

④ اور آدمی نماز میں بھول چوک سے بچ جاتا ہے یعنی نماز میں خشوع پیدا ہو جاتا ہے۔

⑤ اور یہ اشارہ شیطان کو ہتھوڑے کی طرح لگتا ہے۔ ②

⑮ آیات اذکار اور دعاؤں کو بدل بدل کر پڑھنا:

مختلف قسم کے اذکار اور دعائیں جو ارکان صلاۃ میں نبی اکرم ﷺ سے ثابت ہیں یہ خشوع کے لیے بہت مؤثر عمل ہیں۔ اگر ان کو اچھی طرح یاد کر لیا جائے ایک کے بعد دوسرا ذکر یا دوسری دعا آدمی نماز میں پڑھتا جائے تو اس سے آدمی کو نماز میں لذت بھی محسوس ہو گی اور نماز میں خشوع کا حصول بھی ممکن ہوگا۔ اس کے برعکس اگر آدمی ایک ہی دعا پر اکتفا کرتا ہے تو اس سے آدمی کا دل اکتاہٹ محسوس کرتا ہے اور وہ نماز کی حقیقی لذت سے محروم

① مسند احمد: ٦٠٠٥

② فتاویٰ الدین الخالص: ٣٥١/٤

رہتا ہے۔ اگر ہم رسولِ اکرم ﷺ کی نماز پر غور کریں تو نبی ﷺ سے نماز کے ایک ایک رکن میں کئی دعائیں مل جاتی ہیں جیسے

دعائے استفتاح:

① دعائے استفتاح کے طور پر نبی مکرم ﷺ سے مختلف دعائیں ثابت ہیں:

[اللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَایَ، كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالمَغْرِبِ، اللّٰهُمَّ نَقِّنِي مِنَ الخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، اللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَایَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالبَرَدِ] ①

② [وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا، وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ، إِنَّ صَلَاتِي، وَنُسُكِي، وَمَحْيَایَ، وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، لَا شَرِيكَ لَهُ، وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ، اللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْتَ رَبِّي، وَأَنَا عَبْدُكَ، ظَلَمْتُ نَفْسِي، وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِي، فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا، إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ، وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ، لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ، وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ، أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ، تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ] ②

③ [سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ] ③

---

① صحیح البخاری، کتاب صفة الصلوة، باب ما یقول بعد التکبیر: ۷٤٤

② صحیح مسلم، کتاب صلوٰة المسافرین وقصرها، باب الدعاء فی صلوٰة اللیل: ۷۷۱

③ سنن ابی داؤد، کتاب الصلوٰة، باب من رأی الاستفتاح بسبحانك: ۷۷۵

تلاوت قرآن:

اللہ کے نبی ﷺ ہر رکعت میں مختلف سورتیں پڑھتے تھے، جیسے جمعہ والے دن فجر کی نماز میں پہلی رکعت میں سورہ سجدہ پڑھتے اور دوسری رکعت میں سورۃ الدھر کی تلاوت فرماتے تھے اس طرح کی اور بھی بہت سی مثالیں ملتی ہیں جن سے سمجھ آتا ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ ہر رکعت میں زیادہ تر مختلف سورتیں پڑھتے تھے۔

رکوع کی دعائیں:

۱ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ۔ ①

۲ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَ بِحَمْدِکَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ۔ ②

۳ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلَائِکَةِ وَ الرُّوْحِ۔ ③

۴ اَللّٰھُمَّ لَکَ رَکَعْتُ وَ بِکَ آمَنْتُ وَ لَکَ اَسْلَمْتُ خَشَعَ لَکَ سَمْعِیْ وَ بَصَرِیْ وَ مُخِّیْ وَ عَظْمِیْ وَ عَصَبِیْ وَ مَا اسْتَقَلَّتْ بِهٖ قَدَمِیْ ④

۵ سُبْحَانَ ذِی الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَکُوْتِ وَالْکِبْرِیَآءِ وَالْعَظْمَةِ ⑤

۶ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ وَ بِحَمْدِهٖ ⑥

سجدہ کی دعائیں:

۱ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی ⑦

۲ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَ بِحَمْدِکَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ۔ ⑧

---

① مسلم کتاب الصلاۃ باب استحباب تطویل القراءۃ فی صلاۃ اللیل: ۷۷۲

② صحیح البخاری، کتاب الاذان ، باب الدعاء فی الرکوع: ۷۹٤

③ ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ ، باب ما یقول فی رکوعه وسجوده: ۸۷۲

④ مسلم، کتاب الصلوٰۃ ، باب صلوٰۃ النبی و دعائه باللیل : ۷۷۱

⑤ أبی داود، کتاب الصلوٰۃ باب ما یقول فی رکوعه وسجوده : ۸۷۳، نسائی: ۱۰۵۰

⑥ أبی داود، کتاب الصلوٰۃ باب ما یقول الرجل فی رکوعه: ۸۷۰

⑦ مسلم کتاب الصلاۃ باب استحباب تطویل القراءۃ فی صلاۃ اللیل: ۷۷۲

⑧ صحیح البخاری، کتاب الاذان ، باب الدعاء فی الرکوع: ۷۹٤

۳ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَ الرُّوحِ ۔ ①

۴ اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَ بِكَ آمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ وَ اَنْتَ رَبِّيْ سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهُ وَ صَوَّرَهُ فَاَحْسَنَ صُوْرَةً وَ شَقَّ سَمْعَهُ وَ بَصَرَهُ تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ ②

۵ سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظْمَةِ ③

۶ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ وَ بِحَمْدِهِ ④

تشہد کی دعائیں:

تشہد کے بھی مختلف الفاظ احادیث میں ملتے ہیں:

۱ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبٰتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ۔ ⑤

۲ التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ⑥

۳ التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ وَالصَّلَوَاتُ وَالْمُلْكُ لِلَّهِ ⑦

---

① ابوداؤد، کتاب الصلوۃ، باب ما یقول فی رکوعه وسجوده:۸۷۲

② مسلم، کتاب الصلوٰۃ باب صلاۃ النبی و دعائه باللیل:۷۷۱

③ أبی داود، کتاب الصلوۃ باب ما یقول فی رکوعه وسجوده:۸۷۳، نسائی:۱۰۵۰

④ أبی داود، کتاب الصلوۃ باب ما یقول الرجل فی رکوعه:۸۷۰

⑤ صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب التشهد فی الآخرة:۸۳۱، صحیح مسلم:۴۰۲

⑥ سنن أبی داود، کتاب الصلوۃ، باب التشهد:۹۷۴

⑦ سنن أبی داود، کتاب الصلوۃ، باب التشهد:۹۷۵

درود شریف کے مختلف الفاظ:

جو درود شریف ہمارے ہاں عام پڑھا جاتا ہے وہ درود ابراہیمی ہے۔ دوسرے کچھ اس طرح ہے:

١ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ ①

٢ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ ②

٣ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ وَ اَزْوَاجِهِ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ ذُرِّيَّتِهٖ وَ اَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ③

درود شریف کے بعد کی دعائیں:

درود شریف کے بعد بھی مختلف قسم کی دعائیں رسول اکرم ﷺ سے منقول ہیں:

١ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَا لْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ ④

٢ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ⑤

٣ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَ مَا اَخَّرْتُ وَ مَا اَسْرَرْتُ وَ مَا اَعْلَنْتُ وَ مَا اَسْرَفْتُ

---

① صحيح البخاري، كتاب احاديث الانبياء: ٣٣٦٩، صحيح مسلم: ٤٠٧، سنن ابی داود: ٩٧٩

② سنن أبي داود، كتاب الصلوة، باب الصلاة على النبي ﷺ بعد التشهد: ٩٨١

③ سنن أبي داود، كتاب الصلوة، باب الصلاة على النبي ﷺ: ٩٨٢

④ صحيح البخاري: ٨٣٢، صحيح مسلم: ٥٨٩

⑤ صحيح البخاري: ٨٣٤، صحيح مسلم: ٢٧٠٥

وَ مَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَ اَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ [1]

④ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ يَا اَللّٰهُ بِاَنَّكَ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَ لَمْ يُوْلَدْ وَ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ، اَنْ تَغْفِرَلِيْ ذُنُوْبِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۔ [2]

اس بحث سے یہ بات سمجھ آتی ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ مختلف قسم کے اذکار اور دعاؤں کا اہتمام کرتے تھے ہمیں بھی اس کا التزام کرنا چاہیے اس کا ایک فائدہ تو یہ ہوگا کہ آدمی اکتاہٹ سے بچ جائے گا اور لذت محسوس کرے گا اور دوسرا فائدہ یہ ہو گا کہ آدمی مختلف انداز سے اللہ تعالیٰ کو یاد کرے گا اور مختلف معانی سے متعارف ہو گا۔

⑩ تقویٰ اور خوفِ الٰہی:

آدمی کے دل میں اگر تقویٰ پیدا ہو جائے تو آدمی کے لیے ہر مشکل معاملہ آسان ہو سکتا ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا﴾ (الطلاق:4)

''اور جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے (تقویٰ اختیار کرتا ہے) تو اللہ تعالیٰ اس کے معاملات کو آسان کر دیتے ہیں۔''

اور ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ○ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ﴾ (الطلاق:3,2)

''اور جو (شخص) اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے (مشکلات سے) نکلنے کا راستہ آسان کر دیتے ہیں۔ اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دیتے ہیں جہاں سے اس کو وہم و گمان بھی نہیں ہوتا۔''

---

1 مسلم، کتاب الصلاۃ باب صلاۃ النبی ﷺ و دعائہ فی اللیل:۷۷۱،ابو داؤد:۷۶۰

2 ۔۔۔ کتاب الصلوۃ باب ما یقول بعد التشھد:۹۸۵

ہماری مشکل یہ ہے کہ ہماری عبادت خلوص و خشوع سے خالی ہے ہم نماز پڑھتے ہیں ایسی نماز جس میں خیالات، شیطانی وسوسے، دنیاوی معاملات الغرض سب کچھ ہوتا ہے نہیں ہوتا تو خشوع نہیں ہوتا جس سے ہمیں نماز کی حقیقی لذت محسوس ہو اور ہم نماز کے اصل ثواب کے حق دار بن سکیں۔ ہماری اس مشکل کا حل اللہ تعالیٰ نے بیان فرما دیا ہے، ہمارے دلوں میں اگر اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا ہو گیا تو ان شاء اللہ ہماری نمازیں خشوع و خضوع سے سرشار ہو جائیں گی۔

وہ آدمی جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اس کے لیے جنت ہے۔فرمان الٰہی ہے:

﴿ وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰىo فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰىo ﴾ (النازعات 41,40)

اور جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈر گیا ،اور اپنے نفس کو خواہشات سے روکتا رہا، اس کا ٹھکانا جنت ہے۔''

اللہ کے نبی ﷺ کا فرمان ہے:

[مَنْ ذَكَرَ اللّٰهَ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ حَتّٰى يُصِيْبَ الْأَرْضَ مِنْ دُمُوْعِهٖ لَمْ يُعَذِّبْهُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ] [1]

''جو اللہ کو یاد کر کے اللہ کے خوف سے اتنا روئے کہ اس کے آنسو زمین پر گریں تو قیامت والے دن اس پر عذاب نہیں ہوگا۔''

سابقہ آیات اور احادیث سے یہ بات سمجھ آئی کہ اگر ہمارے اندر خوفِ الٰہی پیدا ہو جائے تو ہمارے لیے نماز میں خشوع کا حصول بالکل آسان ہو جائے گا کیونکہ آدمی کے دل میں جب اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا ہو جاتا ہے تو اس خوف کی وجہ سے خشوع خود بخود پیدا ہو جاتا ہے۔ اگر غور و فکر کیا جائے تو یہ اکیلا سبب ہی نماز میں خشوع کے حصول کے لیے

---

(1) المستدرك للحاكم، كتاب التوبة، باب ما يلج النار احدكم من خشية الله: ٤ ،٢٦٠، رقم:٧٦٦٨

کافی ہے۔

⑰ سجدہ تلاوت کرنا:

خشوع کے اسباب میں سے ایک سبب یہ بھی ہے کہ آدمی جب تلاوت کرتے وقت سجدہ والی آیت سے گزرے تو سجدہ کرے اس سے اللہ تعالیٰ آدمی کی نماز میں خضوع و خشوع کو زیادہ کر دیتا ہے۔

فرمانِ الٰہی ہے:

﴿وَ يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَ يَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا﴾ (الاسراء:109)

''اور وہ ٹھوڑیوں کے بل گرتے ہوئے روتے ہیں اور قرآن کریم ان کے خشوع اور خضوع کو مزید بڑھا دیتا ہے۔''

اس آیت سے مراد کہ آدمی اپنے آپ کو بہت کمتر اور حقیر سمجھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے سامنے جب سجدہ ریز ہوتا ہے تو نتیجتاً اللہ رب العزت اس کی نماز میں خشوع و خضوع کا اضافہ کر دیتے ہیں۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

[إِذَا قَرَأَ ابْنُ آدَمَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ اعْتَزَلَ الشَّيْطَانُ يَبْكِي، يَقُولُ: يَا وَيْلَهُ-وَفِي رِوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ: يَا وَيْلِي- أُمِرَ ابْنُ آدَمَ بِالسُّجُودِ فَسَجَدَ فَلَهُ الْجَنَّةُ، وَأُمِرْتُ بِالسُّجُودِ فَأَبَيْتُ فَلِيَ النَّارُ] ①

''جب کوئی آدمی سجدہ والی آیت پڑھ کر سجدہ کرتا ہے تو شیطان روتے ہوئے اس آدمی سے دور ہو جاتا ہے اور کہتا ہے ہائے میں ہلاک ہو گیا۔ آدمی کو سجدے کا حکم ملا تو اس نے سجدہ کر لیا اس کے لیے جنت ہے اور مجھے بھی سجدے کا حکم ملا تھا لیکن میں نے انکار کر دیا میرے لیے جہنم ہے۔''

① صحیح مسلم، کتاب الإیمان، باب بیان إطلاق اسم الکفر علی من ترك الصلاۃ: ۸۱

⑱ خشوع کی اہمیت وفضیلت کو معلوم کرنا:

قرآن کریم اور احادیث مبارکہ میں خشوع کی اہمیت اور اس کے ثمرات وفوائد کا ذکر بہت سارے مقام پر کیا گیا ہے۔ خشوع کے حصول کے لیے ان کا مطالعہ بڑا فائدہ مند امر ہے۔

اللہ تعالیٰ نے کامیابی کی نوید انہی اہل ایمان کے لیے بیان کی ہے جو اپنی نمازوں میں خشوع وخضوع کا اہتمام کرتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ○ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ○﴾(المومنون:2,1)

''یقیناً مومن فلاح پا گئے وہ جو اپنی نماز میں خشوع کا اہتمام کرتے ہیں۔''

اس کے برعکس سستی سے نماز پڑھنے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ○ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ○الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ○﴾ (الماعون:4-6)

''تباہی ہے ان نمازیوں کے لیے جو اپنی نماز میں غفلت برتتے ہیں، وہ جو دکھاوا کرتے ہیں۔''

کتاب کے شروع میں ہم نے خشوع کی اہمیت اور اس کی فضیلت کا ذکر کر دیا ہے طوالت سے بچتے ہوئے اسی پر اکتفا کرتے ہیں۔ بھائی اچھی طرح اس کا مطالعہ فرمائیں۔

⑲ خاشعین کی نمازوں پر غور کرنا:

اپنی نمازوں میں خشوع پیدا کرنے کے لیے ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ آدمی خاشعین کی نمازوں پر غور کرے، اللہ کے نبی ﷺ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین اور سلف صالحین کی نمازوں کی کیفیت کو ذہن میں رکھے۔ اور اپنی نمازوں کو ان کی نمازوں کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرے۔

نبی اکرم ﷺ کی نماز میں خشوع کا عالم یہ تھا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں

کہ آپ ﷺ اتنا لمبا قیام کرتے کہ آپ ﷺ کے پاؤں مبارک میں ورم آ جاتا۔[1]

اور ایک دوسری حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ جب نماز پڑھتے تو آپ ﷺ کے رونے کی آواز ایسے آتی جیسے ایک ہنڈیا ابلنے کی آواز آتی ہے۔

پچھلے صفحات میں خاشعین کی نمازوں کے مناظر کے ضمن میں کافی واقعات کا ذکر کیا ہے۔ ان کا مطالعہ ہمارے لیے کافی مفید ثابت ہوگا۔ ان شاء اللہ ان سے مستفید ہوں۔

⑳ تلاوت قرآن اور اذکار میں ہونٹوں کو حرکت دینا:

قرآن کریم یا اذکار آدمی اس طرح پڑھے کہ اس کی آواز اپنے نفس کو پہنچ سکے یہ آدمی کی نماز کے لیے بہت زیادہ مؤثر چیز ہے۔ علماء نے ایسی نماز کو صحیح قرار نہیں دیا۔ جس میں تلاوت قرآن اور اذکار میں زبان کو حرکت نہ دی جائے۔ اور اس کا فائدہ یہ ہے کہ آدمی کی توجہ نماز کی طرف مبذول رہتی ہے۔ اور خشوع کا حصول اس کے لیے ممکن ہوتا ہے۔

حدیث نبوی ہے، سیدنا خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں، کہ ان سے کہا گیا کہ تم ظہر اور عصر کی نمازوں میں آپ ﷺ کی قراءت کے بارے میں کیسے معلوم کرتے تھے۔ تو انھوں نے فرمایا کہ آپ ﷺ کی ڈاڑھی کی حرکت کی وجہ سے۔[2]

㉑ اللہ تعالیٰ سے شیطان کی پناہ مانگنا:

شیطان لعین کی ہمیشہ یہی کوشش ہوتی ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی عبادات سے منہ موڑ لے وہ اللہ کے سامنے رکوع وسجود نہ کرے۔ بلکہ میرے نقش قدم پر چلے۔ جو آدمی بھی اسے اللہ تعالیٰ کی عبادات ذکر تلاوت، نماز وغیرہ میں مشغول نظر آتا ہے یہ ان کو وسوسوں میں مبتلا کر دیتا ہے اور آدمی کو وسوسے اور خیالات ایسے گھیر لیتے ہیں کہ اس کی تمام تر توجہ عبادات سے ہٹ جاتی ہے۔ شیطان ہمارا ازلی اور ابدی دشمن ہے وہ ہمارے جسموں میں خون کی

---

① صحیح البخاری، کتاب التهجد، باب قیام النبی ﷺ اللیل: ۱۱۳۰

② صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب القراءة فی الظهر ۷۶۰۔

طرح چلتا ہے۔

حدیث نبوی ہے اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

[إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ ابْنِ آدَمَ مَبْلَغَ الدَّمِ، وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوبِكُمَا] ①

''شیطان انسان کے جسم میں خون کی طرح چلتا ہے مجھے ڈر ہے کہ وہ ان کے دلوں میں کوئی مہلک چیز نہ ڈال دے۔'' ایک دوسری حدیث میں اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

[إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ يُصَلِّي جَاءَ الشَّيْطَانُ، فَلَبَسَ عَلَيْهِ حَتَّى لَا يَدْرِيَ كَمْ صَلَّى] ②

''تم میں سے جب کوئی نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو شیطان اس کے پاس آتا ہے اس کو مغالطے میں مبتلا کر دیتا ہے یہاں تک اسے خبر ہی نہیں رہتی کہ اس نے کتنی نماز پڑھی ہے۔''

آدمی جب اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ ریز ہوتا ہے تو شیطان کو اس پر بڑا غصہ آتا ہے۔ اور اس کو اس کی وجہ سے بڑی تکلیف ہوتی ہے وہ پورا زور لگاتا ہے کہ اس کی نماز کو خراب کیا جائے وہ اس کے ذہن میں کاروبار کے خیالات بیوی بچوں کے خیالات دنیاوی جاہ و جلال کے خیالات وغیرہ وغیرہ ڈالنے کی کوشش کرتا ہے تاکہ اس کے دل سے نماز کی اہمیت و عظمت کو ختم کر سکے۔ اور وہ آدمی جو شیطان کی چالوں میں آجاتا ہے وہ جس طرح اپنی کوتاہیوں اور گناہوں کے بوجھ لے کر نماز میں داخل ہوا تھا اسی طرح باہر نکل آتا ہے۔

یہ مسئلہ اہل اسلام کے لیے بڑا ہی نازک نوعیت کا ہے ہمیں ہر وقت اللہ تعالیٰ سے شیطان

① صحيح البخاري، كتاب الأدب، باب التكبير والتسبيح عند التعجب، ٦٢١٩

② صحيح البخاري، كتاب ما جاء في السهو ، باب السهو في الفرض والتطوع: ١٢٣٢، صحيح مسلم: ٣٨٩

کی پناہ مانگتے رہنا چاہیے اور شیطان کو اپنے سے دور رکھنے کی حتی الوسع کوشش کرنی چاہیے۔

⑫ شیطانی وسوسے اور ان کا علاج:

شیطانی وسوسہ تمام برائیوں اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں کی جڑ ہے۔ شیطان کے عمل دخل کا یہ عالم ہے کہ وہ انسان کے جسم میں خون کی طرح چلتا ہے۔

حدیث نبوی ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ مسجد میں اعتکاف کیے ہوئے تھے۔ ام المومنین سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا زیارت کے لیے آپ کی خدمت میں رات کو حاضر ہوئی جب واپس جانے لگی تو رسول اللہ ﷺ تھوڑی دور تک ان کے ساتھ ہو چلے تا کہ ان کو گھر کے قریب چھوڑ آئیں۔ اسی اثنا میں دو انصاری صحابی سامنے سے گزرے انھوں نے آپ ﷺ کو دیکھا تو جلدی سے آگے نکل گئے۔ آپ ﷺ نے انھیں آواز دی ٹھہر جاؤ، پھر فرمایا یہ میری بیوی صفیہ ہے۔ انھوں نے آپ کی اس صفائی پیش کرنے پر تعجب کیا اور کہا سبحان اللہ! آپ کے متعلق کسی قسم کا شبہ ہوسکتا ہے؟ فرمایا: بے شک شیطان انسان کے رگ و ریشہ میں خون کی طرح گردش کرتا ہے اور مجھے خوف تھا کہ کہیں تمہارے دل میں کوئی شک پیدا نہ کرے۔

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ وسوسہ کے اصل معنی ہیں آہستہ سے کوئی بات کہنا جس کا دوسرے حاضرین کو احساس نہ ہو اور اصطلاح میں اس کے معنی شیطان کا کسی کے دل میں برائی کا خیال ڈالنا۔

یہ بات ذہن نشین رہے وسوسے کا آنا اور وسوسہ لانا دونوں میں بڑا فرق ہے۔ وسوسہ آنا غیر اختیاری ہے انسان اس میں مجبور ہے اسے چاہیے کہ جب وسوسہ آئے تو اس کے پیچھے نہ لگ جائے بلکہ اس کی طرف سے توجہ ہٹا کر نماز کی طرف توجہ کرے۔ اور وسوسہ خود لانا یہ غلط ہے اور گناہ کا سبب ہے۔ اس سے بچنا ضروری ہے۔

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ اپنی کتاب ''الوابل الصیب'' میں فرماتے ہیں کہ انسان جب نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو شیطان کو بڑی غیرت آتی ہے۔ کیونکہ انسان اس وقت ایسے مقام پر ہوتا ہے جو تمام مقامات سے افضل ہے اور اقرب الی اللہ ہے۔ اور شیطان کو غصہ

چڑھانے کا موجب ہے۔ اس لیے وہ اسے اس مقام و مرتبہ سے گرانے کے لیے پوری کوشش کرتا ہے اسے جھوٹے وعدے دیتا ہے، خواہشات کے سبز باغ دکھاتا ہے، طرح طرح سے بہلاتا اور اپنے حواری اس پر مسلط کرتا ہے حتی کہ اس کے دل میں نماز کی اہمیت کم ہوتی جاتی ہے۔ اگر وہ اس میں کامیاب نہ ہو تو پھر یہ طرح طرح کے وسواس ڈالنے کی کوشش کرتا ہے۔ انسان اور اس کے دل میں حائل ہو کر وہ چیزیں یاد دلاتا ہے جو نماز شروع کرنے سے پہلے اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتی یہ اس لیے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی بجائے ان چیزوں کے خیالوں میں مگن ہو جائے اور نماز کی طرف اس کی توجہ نہ رہے جس کے نتیجہ میں وہ اللہ تعالیٰ کے انعام و اکرام سے محروم ہو جاتا ہے۔[1]

اللہ کے نبی ﷺ دعا کیا کرتے تھے:

[أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَ مِنْ شَرِّ الشَّيْطٰنِ وَ شِرْكِهٖ][2]

"اے اللہ میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں اپنے نفس کے شر سے، شیطان کے شر سے اور شرک سے۔"

اپنی عبادات کو صحیح معنوں میں ادا کرنے کے لیے ہمیں شیطانی چالوں کا مقابلہ کرنا پڑے گا اور اس کے لیے طریقہ نبوی ﷺ اپنایا جائے گا۔ آپ ﷺ نے شیطانی چالوں سے بچنے کے لیے ہماری رہنمائی فرمائی ہے۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث مروی ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

[إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ يُصَلِّي جَاءَ الشَّيْطَانُ، فَلَبَسَ عَلَيْهِ حَتَّى لَا يَدْرِيْ كَمْ صَلَّى، فَإِذَا وَجَدَ ذَلِكَ أَحَدُكُمْ، فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ][3]

---

[1] الوابل الصيب: ٣٦-٣٧

[2] سنن ابی داود، کتاب الأدب، باب ما يقول إذا أصبح: ٥٠٦٧

[3] صحيح البخاری، کتاب السهو، باب السهو فی الفرض والتطوع: ١٢٣٢، صحيح مسلم: ٣٨٩

''تم میں سے کوئی بھی جب نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو شیطان اس کے پاس آتا ہے اس کو مغالطے میں مبتلا کر دیتا ہے یہاں تک اسے خبر ہی نہیں رہتی کہ اس نے کتنی نماز (رکعتیں) پڑھی ہیں۔ جب اس طرح کا معاملہ تم میں سے کسی کے ساتھ پیش آئے تو وہ بیٹھے بیٹھے دو سجدے کرے۔''

شیطان کی ایک اور چال کا ذکر کرتے ہوئے اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ یہ بھی سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا:

[إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَوَجَدَ حَرَكَةً فِي دُبُرِهِ أَحْدَثَ أَوْ لَمْ يُحْدِثْ فَأَشْكَلَ عَلَيْهِ فَلَا يَنْصَرِفْ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا] [1]

''جب تم نماز میں ہو اور اپنی پیٹھ میں کوئی گڑ بڑ محسوس کرو، یقین نہ ہو رہا ہو کہ وضو ٹوٹا ہے یا نہیں تو اس وقت تک نماز سے نہ ہٹے جب تک آواز نہ سن لے یا بدبو نہ محسوس کر لے۔

شیطانی وسوسہ آ جانا کوئی بڑی بات نہیں اصل بات کہ اس وسوسے کے پیچھے لگ کر پوری نماز ضائع کر لینا ہے۔ وسوسہ جب آ جائے تو اس سے بچنے کا ایک طریقہ اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

سیدنا عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں اللہ کے نبی ﷺ کے پاس آیا میں نے عرض کیا:

[يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ حَالَ بَيْنِي وَبَيْنَ صَلَاتِي وَقِرَاءَتِي يَلْبِسُهَا عَلَيَّ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:ذَاكَ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهُ خِنْزَبٌ، فَإِذَا أَحْسَسْتَهُ فَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْهُ، وَاتْفِلْ عَلَى يَسَارِكَ ثَلَاثًا قَالَ :فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ فَأَذْهَبَهُ اللّٰهُ عَنِّي] [2]

---

① سنن أبي داؤد، كتاب الطهارة، باب إذا شك في الحدث:١٧٧

② صحيح مسلم، كتاب السلام، باب التعوذ من شيطان الوسوسة في الصلاة، رقم:٢٢٠٣

"اے اللہ کے رسول ﷺ! شیطان میری نماز میں رکاوٹ ڈالتا ہے اور مجھے قرآن بھلا دیتا ہے اس کا علاج کیا ہے؟) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس قسم کے شیطان کو خنزب کہتے ہیں۔ جب تمھیں احساس ہو جائے تو اس کی چالوں سے بچنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آ جاؤ (أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پڑھ کر) تین دفعہ بائیں طرف تھوک دو۔"

عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے ایسا ہی کیا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے شیطان کے شر سے بچا لیا۔

سابقہ بحث کا ما حاصل یہی ہے کہ ہمیں شیطانی چالوں سے بچنے کے لیے حتی الوسع کوشش کرنی چاہیے، تب جا کر ہماری نمازوں کا صحیح ثواب ہمیں مل سکے گا وگرنہ ہم اس شعر کے مصداق ہی بنیں گے۔

تیرا امام بے حضور تیری نماز بے سرور
ایسی نماز سے گزر ایسے امام سے گزر

⑳ موت سے بعد والے حالات پر غور کرتے رہنا:

آدمی جب موت کے بعد والے حالات پر غور کرے گا، قبر و حشر اور جنت و دوزخ کا منظر اپنے سامنے محسوس کرے گا تو اس وقت اس کو عبادت میں مزہ بھی آئے گا اور اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف بھی پیدا ہو گا اور جب آدمی کے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا ہوتا ہے تو پھر اس کی عبادات خشوع و خضوع سے مزین ہو جاتی ہیں۔

آدمی کو قبر حشر، جنت وجہنم کے حالات کو پڑھتے رہنا یا سنتے رہنا چاہیے اور پڑھ کر یا سن کر اس پر غور کرنا چاہیے۔

اپنے اعمال صالح اور اعمال بد کو سامنے رکھ کر اپنے آپ کو پرکھنا چاہیے کہ آیا میں آنے والے حالات سے نمٹنے کے لیے تیار ہوں۔ یہاں چند احادیث کا ذکر کیا جا رہا ہے

تا کہ ہمارے دلوں میں خشیت الٰہی پیدا ہو۔

قبر کے حالات پر غور کرنا:

عذاب قبر کی مختلف شکلیں۔

① لوہے کے ہتھوڑے سے مارنا۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قبر میں جب کافر و منافق سے پوچھا جائے گا کہ تم اس شخصیت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کیا کہتے ہو۔ وہ کہتا ہے مجھے کچھ پتہ نہیں میں تو وہی کہتا ہوں جو لوگ کہتے ہیں۔ چنانچہ اس سے کہا جاتا ہے نہ تم نے معلوم کیا اور نہ تم نے قرآن کو پڑھا۔ پھر اس کے کانوں کے درمیان لوہے کے ہتھوڑے کے ساتھ اس قدر زور سے مارا جاتا ہے کہ اس سے اس کی چیخیں نکلتی ہیں جنھیں انسانوں اور جنوں کے علاوہ تمام مخلوقات سنتی ہیں۔[1]

طوالت سے ڈرتے ہوئے احادیث کے ٹکڑے ذکر کر رہا ہوں۔

② کافر و منافق کے لیے قبر میں جہنم کی آگ کا بستر بچھایا جائے گا۔

③ اس کے لیے جہنم کی آگ کا لباس۔

④ جہنم کی طرف دروازے کا کھولا جانا۔

⑤ لوہے کی تیخ ماری جانا۔

⑥ قبر کو تنگ کر دینا۔[2]

⑦ تانبے کے ناخنوں سے چہروں اور سینوں کو نوچنا۔ وغیرہ وغیرہ[3]

قیامت کے حالات پر غور کرنا:

اس کے لیے سورۃ التکویر، سورۃ الانفطار، اور سورۃ الانشقاق کو غور سے پڑھا جائے اور اس کے علاوہ احادیث کا بھی مطالعہ کیا جائے۔

---

① مسلم، کتاب الجنة، باب عرض مقعد المیت...... الخ، رقم: ٢٨٧٠

② ابو داؤد، کتاب السنة، باب المسألة فی القبر وعذاب القبر، رقم: ٤٧٥٣

③ ابو داؤد، کتاب الأدب، باب فی الغیبة، رقم: ٤٨٧٨

جہنم کے حالات پر غور کرنا:

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

[يُؤْتَى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُونَ أَلْفَ زِمَامٍ، مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّونَهَا] ①

''قیامت کے روز جہنم کو لایا جائے گا اس کی ستر ہزار لگامیں ہوں گی اور ہر لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوں گے جو اسے کھینچ رہے ہوں گے۔''

1. **جہنم میں غم والا کنواں:** جہنم کی ایسی وادی جس سے خود جہنم دن میں چار سو مرتبہ پناہ طلب کرتی ہے۔ ②
2. **جہنم کی آگ:** نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہاری یہ آگ جسے بنو آدم جلاتے ہیں جہنم کی آگ کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے جہنم کی آگ اس سے انہتر حصے زیادہ شدید ہے اور ان میں سے ہر حصے کی گرمی اتنی ہے جتنی پوری دنیا کی آگ کی ہے۔ ③
3. **جہنم کی گہرائی:** آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر ایک پتھر کو جو کہ سات موٹی اونٹنیوں کے برابر ہو جہنم کے کنارے سے اندر گرایا جائے اور وہ برابر ستر سال تک اس میں گرتا رہے تو وہ پھر بھی اس کی گہرائی تک نہیں پہنچ سکے گا۔ ④
4. **آتش جہنم کا رنگ:** آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آتش جہنم کو ایک ہزار سال جلایا گیا یہاں تک کہ وہ سرخ ہو گئی پھر اسے مزید ایک ہزار سال جلایا گیا یہاں تک کہ وہ سفید ہو گئی پھر اسے مزید ایک ہزار سال جلایا گیا، یہاں تک کہ وہ سیاہ ہو گئی چنانچہ اب وہ

---

① صحيح مسلم، كتاب الجنة وصفة نعيمها، باب جهنم اعاذنا الله منها: ٢٨٤٢

② ابن ماجه، كتاب السنة باب الانتفاع بالعلم والعمل به: ٢٥٦

③ صحيح البخاري، كتاب بدء الخلق، باب: صفة النار، وأنها مخلوقة: ٣٢٦٥

④ صحيح الجامع: ٥٢٤٨

اندھیری رات کی مانند سیاہ رنگ کی ہے۔ [1]

⑤ **اہل جہنم کا کھانا:** اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''بے شک زقوم کا درخت گناہ گاروں کا کھانا ہوگا وہ تانبے کی طرح ہوگا، پیٹوں میں کھولے گا شدید گرم پانی کے کھولنے کی طرح۔ (الدخان: ٤٣-٤٦)

نبی ﷺ نے فرمایا:

''اگر زقوم کا ایک قطرہ دنیا میں گر جائے تو اہل دنیا کے پورے متاع حیات کو بگاڑ کر رکھ دے اور اس شخص کا کیا حال ہوگا جس کا کھانا ہی یہ درخت ہوگا۔'' [2]

ان تمام چیزوں کو بیان کرنے کا مقصد یہی ہے کہ ہمارے دلوں میں اللہ تعالیٰ کا خوف وتقویٰ پیدا ہو، ہمارا رجحان دین حنیف پر غور کرنے کی طرف ہو اور ہماری عبادات خشوع سے سرشار ہوں۔ جب تک ہم اللہ تعالیٰ کے حضور حاضری کے لیے کھڑے ہوں تو جسم کا ہر جز خشوع وخضوع کی گواہی دے رہا ہو۔

⑭ طوالت نماز:

خشوع کے اسباب میں سے ایک سبب یہ بھی ہے کہ نماز میں لمبی قراءت وقنوت وغیرہ کی جائے یہ بات ذہن نشین رہنی چاہیے جو خشوع نماز میں وقت زیادہ لگانے کی وجہ سے حاصل ہوتا ہے وہ خفیف نماز سے حاصل نہیں ہوسکتا ہے۔ اللہ کے نبی ﷺ کی نماز کی طوالت کا یہ عالم تھا کہ آپ ﷺ کے پاؤں مبارک میں قیام کی وجہ سے ورم بن جاتے۔ اور ایک ہی رکعت میں کئی کئی سورتیں پڑھ جاتے تھے۔ رات کا کافی حصہ آپ ﷺ نماز کے قیام میں ہی گزار دیتے۔ آپ ﷺ کے صحابہ کی بھی یہی حالت تھی کہ وہ رات کا کافی حصہ قیام میں گزارتے تھے۔

---

① الترمذي، كتاب صوته جهنم، باب منه صفة النار: ٢٥٩١

② صحيح الجامع: ٥٢٥٠

خشوع کو کمزور کرنے والے کام

اب ہم ان اسباب کو ذکر کرتے ہیں جن کی وجہ سے خشوع میں کمی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور جن کی وجہ سے ہم نماز کے حقیقی ثواب سے محروم ہو جاتے ہیں۔

ا۔ کھانے کی موجودگی میں نماز پڑھنا:

آدمی کو بھوک لگی ہو اور اس کے سامنے کھانا رکھ دیا جائے تو وہ نماز کی بجائے پہلے کھانا کھا لے یہ شریعت اسلامی کا حکم ہے۔ آدمی اگر بھوک کی حالت میں ہی اور کھانے کی موجودگی میں نماز شروع کر دے گا تو اس کی پوری نماز کھانے کی سوچ و بچار میں گزر جائے گی اور یہ نماز میں خشوع و خضوع حاصل نہیں کر سکے گا۔ لہٰذا آدمی کو چاہیے کہ وہ پہلے اطمینان سے اپنی حاجت کو پورا کر لے۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

[إِذَا قُرِّبَ الْعَشَاءُ، وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَابْدَءُوا بِهِ قَبْلَ أَنْ تُصَلُّوا صَلَاةَ الْمَغْرِبِ، وَلَا تَعْجَلُوا عَنْ عَشَائِكُمْ] ①

"جب شام کا کھانا سامنے آجائے اور نماز کا بھی وقت ہو تو مغرب کی نماز پڑھنے سے پہلے تم کھانا کھا لو اور کھانا کھانے میں جلدی نہ کرو۔"

دوسری حدیث جو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے اس کے الفاظ کچھ یوں ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

[إِذَا وُضِعَ عَشَاءُ أَحَدِكُمْ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَابْدَءُوا بِالْعَشَاءِ، وَلَا يَعْجَلَنَّ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهُ] ②

---

① صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب کراهة الصلاة بحضرة الطعام: ۵۵۷

② صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب کراهة الصلوٰة بحضرة الطعام: ۵۵۹

''جب شام کا کھانا رکھ دیا جائے اور نماز کھڑی ہو جائے تو پہلے شام کا کھانا کھالو اور جلدی نہ کرو بلکہ اطمینان سے فارغ ہو جاؤ۔''

ایک اور فرمان نبی ﷺ جو اس بات کی مزید وضاحت کر رہا ہے:

[لَا صَلَاةَ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ] ①

''تناول ما حاضر کے وقت نماز نہیں ہوتی۔''

۲۔ رفع حاجت کو روک کر نماز پڑھنا:

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ایک طویل حدیث مروی ہے اس حدیث کے آخر میں رسولِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

[لَا صَلَاةَ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ، وَلَا هُوَ يُدَافِعُهُ الْأَخْبَثَانِ] ②

''کھانے کی موجودگی میں نماز نہیں ہوتی اور نہ اس وقت جب پیشاب یا پاخانہ اس کو دھکیل رہا ہو۔''

پیشاب یا پاخانے کی موجودگی میں نماز پڑھی جائے تو آدمی کی کامل توجہ نماز کی طرف نہیں رہتی ہے۔ زیادہ توجہ اس طرف ہوتی ہے کہ کب نماز سے فارغ ہو کر اپنی حاجت پوری کروں۔ اور یہ حالت انسان کو خشوع وخضوع سے کوسوں دور لے جاتی ہے۔

سیدنا عبد اللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسولِ اکرم ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

[إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَذْهَبَ الْخَلَاءَ وَقَامَتِ الصَّلَاةُ فَلْيَبْدَأْ بِالْخَلَاءِ] ③

''جب کسی نے ارادہ کیا ہو کہ وہ بیت الخلاء جائے اور اسی اثناء میں نماز کھڑی

① صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب کراهة الصلوة: ٥٦٠

② صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب کراهة الصلوة بحضرة الطعام: ٥٦٠

③ سنن أبی داود، کتاب الطهارة، باب أیصلی الرجل و هو حاقن: ٨٨، سنن الترمذی: ١٠٨

ہو جائے تو وہ پہلے بیت الخلا جائے۔''

۳۔ نیند کے غلبے میں نماز پڑھنا:

آدمی پر جب نیند کا غلبہ طاری ہوتا ہے تو وہ اپنی توجہ نماز میں قائم نہیں رکھ سکتا بلکہ یہ بھی ہوتا ہے کہ وہ نماز کی رکعات کی تعداد کو بھول کر کم پڑھ لیتا ہے یا زیادہ پڑھ لیتا ہے اور دوسری چیز نماز میں انسان اللہ تعالیٰ سے مناجات کرتا ہے کہیں یہ نہ ہو کہ نیند کی اس مدہوشی کی وجہ سے انسان کی زبان سے کوئی غلط الفاظ نکل جائیں جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہو۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

[اِذَا نَعِسَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَنَمْ حَتّٰى يَعْلَمَ مَا يَقْرَأُ][1]

''جب دورانِ نماز تم میں سے کسی کو اونگھ ستانے لگے تو اسے جا کر سو جانا چاہیے حتیٰ کہ وہ جان لے کہ وہ کیا پڑھ رہا ہے۔''

ایک دوسری حدیث جو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، فرماتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

[إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّي فَلْيَرْقُدْ، حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلَّى وَهُوَ نَاعِسٌ، لَا يَدْرِي لَعَلَّهُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهُ][2]

''جب نماز کے دوران کسی پر نیند کا غلبہ ہو جائے تو اسے پہلے سو جانا چاہیے تاکہ اس کی نیند مکمل ہو جائے کیونکہ اگر ایک آدمی نیند میں نماز پڑھتا رہا تو اسے کیا خبر کہ وہ استغفار کی بجائے اپنے لیے بددعائیں کر رہا ہو۔''

۴۔ مشغول کرنے والی چیزوں پر نماز پڑھنا:

آدمی جس چیز پر نماز پڑھ رہا ہے یا جہاں نماز پڑھ رہا ہے وہاں سامنے کوئی ایسی چیز

---

[1] صحیح البخاری، کتاب الوضوء، باب الوضوء من النوم: ۲۱۳، صحیح مسلم: ۷۸٦

[2] صحیح البخاری کتاب الوضوء، باب الوضوء من النوم......: ۲۱۲، صحیح مسلم: ۷۸٦

نہیں ہونی چاہیے جس پر آدمی کی نظر کا مشغول ہو جانے کا خطرہ ہو یعنی اس پر نقش و نگار نہیں ہونا چاہیے۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نقش و نگار والا کپڑا گھر کے کونے میں لٹکا رکھا تھا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا:

[أَمِيطِي عَنَّا قِرَامَكِ هَذَا، فَإِنَّهُ لَا تَزَالُ تَصَاوِيرُهُ تَعْرِضُ فِي صَلَاتِي] ①

''اس کپڑے کو یہاں سے ہٹا دو کیونکہ اس کے نقش و نگار مجھے نماز میں مسلسل پریشان کرتے رہتے ہیں۔''

اس حدیث سے یہ بات واضح ہوگئی کہ اگر نماز میں نمازی کے سامنے کوئی نقش و نگار والی چیز پڑی ہو تو اس کی توجہ اس کی طرف مرکوز ہو جاتی ہے اور اس کا خشوع وخضوع فوت ہو جاتا ہے۔

ایک دوسری حدیث بھی اس مسئلے کی وضاحت کر رہی ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے الماری کے اوپر تصویر والا کپڑا لٹکا رکھا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرف رخ کر کے نماز ادا کیا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ارشاد فرمایا:

[أَخِّرِيهِ عَنِّي فَإِنَّهُ لَا تَزَالُ تَصَاوِيرُهُ تَعْرِضُ لِي فِي صَلَاتِي] ②

''اسے یہاں سے ہٹا دو کیونکہ اس کی تصویریں نماز میں مجھے مسلسل پریشان کرتی رہی ہیں۔''

چنانچہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسے ہٹا دیا اور اس کے تکیے بنا دیے۔

۵۔ نقش و نگار والے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا:

نقش و نگار والے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا یہ بھی خشوع کے منافی عمل ہے۔ سیدہ

---

① صحیح البخاری، کتاب الصلوۃ، باب ان صلی فی ثوب مصلب او تصاویرہ......: ۳۷۴

② صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، باب لا تدخل الملئکۃ بیتا فیه کلب ولا صورۃ، رقم: ۲۱۰۷

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں.

[أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي خَمِيصَةٍ لَهَا أَعْلَامٌ، فَنَظَرَ إِلَى أَعْلَامِهَا نَظْرَةً، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ :اذْهَبُوا بِخَمِيصَتِي هَذِهِ إِلَى أَبِي جَهْمٍ وَأْتُونِي بِأَنْبِجَانِيَّةِ أَبِي جَهْمٍ، فَإِنَّهَا أَلْهَتْنِي آنِفًا عَنْ صَلَاتِي] ①

''نبی اکرم ﷺ کالی اور سفید دھاری دار قمیص میں نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو آپ کی توجہ اس کی دھاریوں پر مرکوز ہو گئی نماز سے فارغ ہونے کے بعد اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ دھاری دھار قمیص ابوجہم بن حذیفہ کو دے دو اور مجھے سادہ قمیص لا دو اس قمیص نے تو مجھے نماز سے غافل کر دیا تھا۔''

اسی حدیث کے آخر میں الفاظ ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

[كُنْتُ أَنْظُرُ إِلَى عَلَمِهَا، وَأَنَا فِي الصَّلَاةِ فَأَخَافُ أَنْ تَفْتِنَنِي]

''میں نماز میں اس کے نقش و نگار دیکھ رہا تھا مجھے ڈر محسوس ہوا کہ کہیں یہ مجھے نماز سے غافل نہ کر دیں۔''

۶۔ سخت گرم یا سرد جگہ پر نماز پڑھنا:

سخت گرمی یا سخت سردی میں نماز پڑھنا یہ بھی خشوع کے منافی امر ہے۔ آدمی اگر اس حالت میں نماز پڑھتا ہے تو وہ یا تو پسینے سے شرابور ہو رہا ہوتا ہے یا سردی سے سکڑ رہا ہوتا ہے دونوں حالتوں میں آدمی کی توجہ نماز کی طرف کم ہو جاتی ہے بلکہ یہی سوچ اور تمنا ہوتی ہے کہ جلدی نماز ختم ہو اور جان کو سکون پہنچے۔ جب اس طرح کی حالت ہو گی تو خشوع وخضوع تو آدمی سے کوسوں دور چلا جائے گا۔ اس لیے ضروری ہے کہ آدمی حسب استطاعت کوشش کرے کہ نماز کو نہ تو زیادہ سخت گرمی والی جگہ اور نہ سخت سردی والی جگہ ادا کرے۔ جب موسم معتدل ہوگا تو آدمی نماز اطمینان سے پڑھے گا۔

① صحیح البخاری، کتاب الصلوۃ، باب اذا صلی فی ثوب له ......: ۳۷۳، صحیح مسلم: ۵۵۶

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن نے ظہر کی اذان کہی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

[أَبْرِدْ، أَبْرِدْ، أَوْ قَالَ :انْتَظِرْ، انْتَظِرْ، وَقَالَ :إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ، فَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ، فَأَبْرِدُوا عَنِ الصَّلَاةِ] ①

''ٹھنڈا وقت ہونے دو ،ٹھنڈا وقت ہونے دو یا یہ کہا انتظار کرو، انتظار کرو اور پھر فرمایا: گرمی کی شدت جہنم کے سانس کی وجہ سے ہے، جب گرمی زیادہ ہو تو ظہر کو ٹھنڈے وقت میں پڑھو۔''

امام ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''سخت گرمی میں نماز ادا کرنے سے خشوع اور دل لگانے کی کیفیت ختم ہو جاتی ہے اور آدمی عبادت سخت پریشانی اور مشکل میں ادا کرتا ہے اس لیے شارع علیہ السلام نے ظہر کی نماز دیر سے پڑھنے کا حکم دیا ہے تاکہ گرمی کا زور ٹوٹ جائے اور بندہ حاضر دل کے ساتھ نماز ادا کر سکے اور اسے نماز کا فائدہ حاصل ہو جائے یعنی خشوع بھی ہو اور اس کا دل بھی اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو۔'' ②

۷۔ کنکریاں سیدھے کرنا یا کپڑے درست کرتے رہنا:

دورانِ نماز سامنے سجدے والی جگہ پر پڑی کنکریوں کو درست کرتے رہنا یہ بھی خشوع کے منافی عمل ہے اسی طرح دورانِ نماز کپڑے وغیرہ درست کرتے رہنا یہ بھی خشوع کے منافی عمل ہے۔ اگر جگہ درست کرنے کا معاملہ ہے تو وہ نماز سے پہلے ہی کرلیں لیکن اگر نماز میں بھی حاجت محسوس ہو تو ایک ہی دفعہ اس معاملے کو نپٹا لینا چاہیے۔

سیدنا معیقیب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

[أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :فِي الرَّجُلِ يُسَوِّي التُّرَابَ

① صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب استحباب الابراد بالظهر فی شدة الحر: ٦١٥

② الوابل الصیب: ٢٢

حَيْثُ يَسْجُدُ، قَالَ :إِنْ كُنْتَ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً] ①

"نبی اکرم ﷺ نے اس آدمی کے لیے کہا جو ہر سجدے میں جاتے وقت مٹی کو درست کرتا۔(پہلی بات تو یہ ہے کہ تو ایسا نہ کر) اگر ایسا کرنا ہی ہے تو ایک ہی دفعہ کرلے۔"

سیدنا معیقیب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

[لَا تَمْسَحْ وَأَنْتَ تُصَلِّي فَإِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَوَاحِدَةٌ تَسْوِيَةَ الْحَصٰى] ②

"(کنکریوں) کو نہ چھوؤ جب تم نماز میں ہو اگر ضرور ہی کرنا پڑے تو ایک ہی دفعہ کنکریوں کو سیدھا کرلو۔"

ایک بہت اہم چیز جو ہم یہاں بیان کر رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت نماز کی حالت میں متوجہ ہوتی ہے، اللہ کے نبی ﷺ نے خصوصی طور پر کنکریوں کو چھونے سے منع کیا ہے۔

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

[إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَإِنَّ الرَّحْمَةَ تُوَاجِهُهُ فَلَا يَمْسَحِ الْحَصٰى] ③

"جب تم نماز میں کھڑے ہوتے ہو تو اللہ تعالیٰ کی رحمت تمہاری طرف متوجہ ہوتی ہے(تو جب تم نماز میں کھڑے ہو) کنکریوں کو نہ چھوا کرو۔"

دوران نماز اگر ناک ہاتھ یا پیشانی پر بھی کوئی مٹی وغیرہ لگ جاتی ہے تو اس کو بھی صاف کرنے سے گریز کرنا چاہیے اگر زیادہ الجھن محسوس کر رہا ہو تو ایک ہی دفعہ اس کو

---

① صحیح البخاری، أبواب العمل فی الصلاۃ ، باب مسح الحصی فی الصلاۃ:۱۲۰۷، صحیح مسلم:۵٤٦

② سنن أبی داؤد، کتاب الصلوۃ ، باب مسح الحصی فی الصلاۃ :٩٤٦

③ سنن أبی داؤد، کتاب الصلوۃ ، باب مسح الحصا فی الصلوۃ:٩٤٥

صاف کرے۔ ایک دفعہ بارش کی وجہ سے مسجد نبوی میں کیچڑ ہو گیا۔ آپ ﷺ نے اسی حالت میں نماز پڑھی تو آپ ﷺ کے ماتھے پر پانی اور گارے کے نشانات لگے ہوئے تھے۔ اس کے باوجود آپ ﷺ نے چہرے کو صاف نہیں کیا۔

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ پیشانی والی جگہ کی کنکریاں ٹھیک کرنے کے بدلے اگر مجھے کوئی سرخ اونٹ بھی دے تو مجھے قبول نہیں۔

سیدنا عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں، سلف صالحین نماز مکمل کرنے سے پہلے پیشانی صاف کرنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔ ①

۸۔ دورانِ نماز التفات کرنا:

التفات کا مطلب ہے نماز میں ادھر ادھر جھانکنا۔ التفات کی دو اقسام ہیں:

1. التفات القلب: اللہ تعالیٰ کی طرف سے دل ہٹا کر غیر اللہ کی طرف متوجہ کرنا۔
2. التفات بصر: سجدہ والی جگہ کی بجائے دائیں بائیں نظر گھمانا۔

یہ دونوں اقسام منع ہیں جب تک انسان اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی طرف متوجہ رہتا ہے جب انسان دل یا آنکھ کی توجہ غیر اللہ کی طرف ہٹا لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے اعراض کر لیتے ہیں۔ ②

حارث اشعری رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث مروی ہے، اس کے کچھ الفاظ یہ ہیں، رسولِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

[وَإِنَّ اللّٰهَ أَمَرَكُمْ بِالصَّلَاةِ، فَإِذَا صَلَّيْتُمْ فَلَا تَلْتَفِتُوا فَإِنَّ اللّٰهَ يَنْصِبُ وَجْهَهُ لِوَجْهِ عَبْدِهِ فِي صَلَاتِهِ مَا لَمْ يَلْتَفِتْ] ③

---

① فتح الباری: ۲/ ۹۶

② الوابل الصیب: ۳۵

③ سنن الترمذی، کتاب أبواب الامثال، باب ما جاء فی مثل الصلوٰۃ والصیام والصدقۃ: ۲۸۶۳، صحیح الترغیب: ۱/ ۳۵۸

''جب تم نماز پڑھو تو ادھر ادھر مت جھانکو اللہ تعالیٰ اپنی توجہ بندے کی طرف اس وقت تک کیے رکھتے ہیں، جب تک وہ ادھر ادھر نہیں دیکھتا۔

اسی طرح ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

[لَا يَزَالُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مُقْبِلًا عَلَى الْعَبْدِ وَهُوَ فِي صَلَاتِهِ مَا لَمْ يَلْتَفِتْ فَإِذَا الْتَفَتَ انْصَرَفَ عَنْهُ] ①

''جب نمازی ادھر ادھر نہیں جھانکتا اللہ تعالیٰ اس کی طرف متوجہ رہتے ہیں۔ جب نمازی التفات کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے توجہ پھیر لیتے ہیں۔''

اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو کر ادھر ادھر جھانکنا ایک تو سوء ادب ہے اور دوسرا نماز میں خشوع کے بھی منافی ہے۔ سوء ادب کیسے ہے؟ اس کی وضاحت امام ابن قیم الجوزی رحمہ اللہ بیان فرماتے ہیں:

''جو آدمی دورانِ نماز دل یا نگاہ سے ادھر ادھر دیکھ رہا ہو اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس کو بادشاہ بلائے اور اسے اپنے سامنے کھڑا کر کے گفتگو کرنے لگے اور وہ اثناء کلام میں بادشاہ کی طرف متوجہ ہونے کی بجائے ادھر ادھر دیکھ رہا ہو اور اس کا دل غیر حاضر ہونے کی وجہ سے حاکم کی بات کو سمجھ ہی نہ رہا ہو ذرا سوچیں بادشاہ کا اس آدمی کے ساتھ کیا رویہ ہوگا۔ کم از کم اس کی سزا یہ تو ضرور ہوگی کہ شدید غصے میں حاکم وقت اس شخص کو اپنے سامنے سے ہٹا دے اور اس شخص کی قدر و منزلت بھی بادشاہ کے سامنے کم ہو جائے گی اس طرح کا آدمی کبھی بھی اس آدمی کے برابر نہیں ہو سکتا اور نہ ہی ان دونوں کی نمازوں کا مرتبہ برابر ہو سکتا ہے جو حاضر دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو کر اس طرح نماز ادا کرتا ہے کہ اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کی عظمت بیٹھی ہوتی ہے کہ کس کے سامنے وہ کھڑا ہے۔ اس کا دل اللہ تعالیٰ کے خوف سے سرشار ہے

① سنن ابی داؤد، کتاب الصلوٰۃ، باب الالتفات فی الصلوٰۃ: ۹۰۹، صحیح ترغیب: ۱/ ۳۲۰

گردن اس کے سامنے جھکی ہوئی ہے اور اللہ تعالیٰ کا اتنا حیا ہے کہ اس کا دل دوسری طرف متوجہ ہوتا ہے اور نہ ہی اس کی نگاہ ادھر ادھر گھومتی ہے۔ جناب حسین بن عطیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ایک ہی نماز میں دو آدمی کھڑے ہوتے ہیں ان دونوں کی نماز میں زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے اس کی وجہ ایک اپنے دل کو اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ کر کے نماز پڑھ رہا ہے اور دوسرا بے توجہ اور غافل کی طرح نماز پڑھ رہا ہے۔"①

انسان کی نگاہ نماز میں سجدہ کی جگہ پر نکی رہنی چاہیے تاکہ وہ التفات سے بچ سکے، نبی اکرم ﷺ اپنی نگاہ کو سجدہ کی جگہ سے متجاوز نہیں کرتے تھے۔

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، جب آپ بیت اللہ میں داخل ہوئے:

[مَا خَلَّفَ بَصَرُهُ مَوْضِعَ سُجُودِهِ حَتَّى خَرَجَ مِنْهَا]②

"آپ ﷺ کی نظر سجدہ کی جگہ سے نہیں پھری حتیٰ کہ آپ باہر تشریف لے آئے۔"

تشہد کی حالت میں آپ ﷺ کا طریقہ یہ تھا کہ دائیں ہاتھ کی انگشت شہادت سے اشارہ توحید کرتے اور آپ کی نگاہ اشارہ سے تجاوز نہ کرتی، سیدنا عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

[لَا يُجَاوِزُ بَصَرُهُ إِشَارَتَهُ]③

"آپ ﷺ کی نگاہ اشارہ سے متجاوز نہیں کرتی تھی۔"

آپ ﷺ نے التفات کو اختلاس شیطان اور التفات تعلب (کہ یہ شیطان کا جھپٹنا

---

① الوابل الصيب: ٣٥-٣٦

② صحيح ابن خزيمه، كتاب المناسك، باب الخشوع فى الكعبة إذا... :٣٠١٢، مستدرك حاكم: ١/٤٧٩، ١٧٦١

③ سنن أبي داؤد، كتاب الصلاة، باب الإشارة في التشهد: ٩٩٢، سنن النسائي: ١٢٧٥

اور لومڑی کا جھانکنا ہے) سے تشبیہ دے کر اس سے نفرت کا اظہار فرمایا۔

دورانِ نماز دوسری طرف متوجہ ہونے کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے دریافت فرمایا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

[هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلَاةِ الْعَبْدِ] ①

''یہ اس چوری کا نام ہے جو شیطان بندے کی نماز سے چرا لیتا ہے۔''

اس بحث سے یہ بات سمجھ آئی کہ حالت نماز میں ادھر اُدھر جھانکنا یا سامنے کا نظارہ کرنا یہ خشوع کے منافی عمل ہے اس سے حتی الوسع انسان کو بچنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

۹۔ نماز میں جمائی لینا:

شیطان کی ہمیشہ کوشش رہتی ہے کہ وہ عبادت کرنے والے کی عبادت کو کسی نہ کسی طریقہ سے خراب کر دے۔ جمائی شیطان کی جانب سے ہوتی ہے۔اس کی وجہ سے آدمی میں سستی اور کاہلی پیدا ہوتی ہے جس کی وجہ سے خشوع بالکل ختم ہو جاتا ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلا شبہ اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جمائی کو ناپسند کرتا ہے۔ آگے فرمایا:

[التَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَالَ :هَا، ضَحِكَ الشَّيْطَانُ] ②

''اور جمائی شیطان سے ہے جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو جس قدر ہو سکے اسے روکے کیونکہ جب وہ جمائی لیتا ہے تو شیطان اس سے ہنستا ہے۔''

رسول اللہ ﷺ نے جب جمائی آئے تو اس کو روکنے کی تلقین کی ہے اور اس کا طریقہ کار بتایا ہے۔ نماز میں تو اللہ کے نبی ﷺ نے خصوصی طور پر اسے روکنے کی تلقین کی ہے۔

رسولِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

---

① صحيح البخاري، كتاب الأذان، باب الالتفات في الصلاة: ٧٥١

② صحيح البخاري، بدء الخلق، باب صفة إبليس و جنوده: ٣٢٨٩، صحيح مسلم: ٢٩٩٤

[إِذَا تَثَاوَبَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ][1]

''جب دورانِ نماز کسی کو جمائی آرہی ہو ممکن حد تک اسے روکے کیونکہ جمائی کے ذریعے شیطان انسان کے اندر داخل ہو جاتا ہے۔''

۱۰۔ نظر آسمان کی طرف اٹھانا:

نماز میں التفات (ادھر ادھر دیکھنا) سے اللہ کے رسول ﷺ نے منع فرمایا، لیکن دورانِ نماز آسمان کی طرف نگاہ اٹھانا اس سلسلے میں سخت تنبیہ فرمائی۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

[مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَرْفَعُونَ أَبْصَارَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ فِي صَلَاتِهِمْ؟ فَاشْتَدَّ قَوْلُهُ فِي ذَلِكَ، حَتَّى قَالَ: لَيَنْتَهِيَنَّ عَنْ ذَلِكَ أَوْ لَتُخْطَفَنَّ أَبْصَارُهُمْ][2]

''لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ نماز میں آسمان کی طرف نگاہ اٹھاتے ہیں؟ اللہ کے نبی ﷺ نے اپنے اس قول میں اتنی سختی کی حتی کہ فرمایا: وہ لوگ اس حرکت سے باز آجائیں کہیں یہ نہ ہو ان کی نگاہ اُچک (بصارت ختم کر) لی جائے۔''

۱۱۔ اذکار و قراءت اونچی آواز میں پڑھنا:

اونچی آواز میں اذکار پڑھنا یا قرآن کریم کی تلاوت کرنا یہ ساتھ کھڑے نمازی کے لیے پریشانی کا سبب بنتا ہے اور اس وجہ سے اس کا خشوع و خضوع غارت ہو جاتا ہے اس لیے ہر آدمی کی ذمہ داری ہے کہ ہر اس کام سے اجتناب کرے جو دوسروں کو پریشان کرنے والا ہے۔

---

① صحیح مسلم، کتاب الزهد والرقائق، باب تشمیت العاطس و کراهة التثاؤب: ۲۹۹۵

② صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب رفع البصر الی السماء فی الصلاة: ۷۵۰

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

[أَلَا إِنَّ كُلَّكُمْ مُنَاجٍ رَبَّهُ، فَلَا يُؤْذِيَنَّ بَعْضُكُمْ بَعْضًا، وَلَا يَرْفَعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ فِي الْقِرَاءَةِ، أَوْ قَالَ: فِي الصَّلَاةِ] ①

''خبردار تم میں سے ہر ایک (نماز میں) اپنے رب سے گفتگو کر رہا ہوتا ہے کوئی کسی دوسرے کو تکلیف نہ پہنچائے اور کوئی کسی کے مقابلے میں اپنی آواز کو اونچا نہ کرے یا نماز میں ایسا نہ کرے۔''

۱۲۔ دورانِ نماز تھوکنا:

دورانِ نماز میں سامنے تھوکنا یہ حرکت خشوع کے منافی ہے اور اللہ تعالیٰ کے ادب کے بھی خلاف ہے اور دوسری بات یہ بھی ہے کہ انسان اسے طبعی طور پر ناپسند کرتا ہے اگر کوئی آدمی دورانِ نماز تھوکتا ہے اس تھوک کی وجہ سے باقی لوگوں کی بھی نماز خراب ہونے کا خدشہ ہے یعنی وہ اس کی وجہ سے کوفت محسوس کریں گے اور خشوع ان سے غائب ہو جائے گا۔

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

[إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلَاةِ، فَلَا يَبْصُقْ أَمَامَهُ، فَإِنَّمَا يُنَاجِي اللّٰهَ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ، وَلَا عَنْ يَمِينِهِ، فَإِنَّ عَنْ يَمِينِهِ مَلَكًا، وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ، أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ، فَيَدْفِنُهَا] ②

''جب تم میں سے کوئی نماز میں کھڑا ہو تو سامنے کی طرف نہ تھوکے کیونکہ نمازی دورانِ نماز اپنے رب سے باتیں کر رہا ہوتا ہے اور نہ ہی دائیں طرف تھوکے کہ دائیں طرف فرشتہ ہوتا ہے نمازی اپنے بائیں طرف تھوکے یا پاؤں کے نیچے تھوکے بعد میں اسے دفن کر دے۔''

① سنن أبي داؤد، كتاب التطوع، باب رفع الصوت بالقراءة في صلاة الليل: ۱۳۳۲

② صحيح البخاري، كتاب المساجد، باب دفن النخامة في المسجد: ۴۱۶

یہ حکم اگر آدمی اکیلا نماز پڑھ رہ ہے تو اس شکل میں ہوگا۔ اگر جماعت کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہے تو بائیں طرف بھی نہیں تھوکے گا کیونکہ وہ دوسرے نمازی کی دائیں طرف ہوگی آج کے دور میں یعنی ہماری مساجد کو صفوں و قالینوں سے آراستہ کیا جاتا ہے اس شکل پر عمل کرنا مشکل سمجھ آتا ہے۔ آدمی جب صحراء وغیرہ میں ہو تو اس پر عمل کرسکتا ہے۔ فی زمانہ اگر تھوکنے کی ضرورت پیش آ جائے تو کپڑے کا رومال یا ٹشو پیپر اس کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے یا س کے علاوہ جو بھی طریقہ اختیار کر سکتے ہیں، یعنی سر کے رومال کا پلو قمیص کا دامن وغیرہ۔

۱۳۔ گندے کپڑے پہننا:

اللہ رب العزت خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند کرتا ہے۔

رسولِ اکرم ﷺ سے ایک آدمی نے دریافت کیا، آدمی کو یہ پسند ہے کہ اس کا لباس اچھا ہو اور اس کے جوتے اچھے ہوں، کیا یہ تکبر ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

[إِنَّ اللّٰهَ جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ] ①

''یقیناً اللہ تعالیٰ خوبصورت ہے اور وہ خوبصورتی کو پسند کرتا ہے۔''

آدمی دنیا میں کسی سے ملاقات کے لیے جاتا ہے تو اچھے اور خوبصورت کپڑے زیب تن کرکے، خوشبو لگا کر مکمل تیار ہو کر جاتا ہے مگر جب اللہ کے حضور حاضری کا وقت آتا ہے تو وہ کپڑے کتنے ہی گندے کیوں نہ ہوں کتنے ہی بدبودار کیوں نہ ہوں انہی میں نماز ادا کرنے آ جاتا ہے۔

اصل مسئلہ یہ ہے کہ جب اس طرح کا نمازی جماعت کے ساتھ نماز پڑھتا ہے تو یہ ان کے لیے کافی پریشانی کا سبب بنتا ہے۔ جو اس کے دائیں بائیں کھڑے ہوتے ہیں اور وہ اس وجہ سے اپنی نماز کا خشوع وخضوع ضائع کر بیٹھتے ہیں اس لیے ضروری ہے کہ ہم حتی الوسع کوشش کریں کہ اللہ تعالیٰ کے حضور حاضری کے لیے جائیں تو اچھے کپڑے یعنی دھلے ہوئے کپڑے پہن کر جائیں۔

① صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب تحريم الكبر وبيانه، رقم: ۹۱-(۱٤٧)

امورِ قلبیہ جو خشوع کے لیے معاون ہیں

اذان:

جب آپ مؤذن کی اذان سنیں تو اپنے دل میں قیامت کی پکار کی دہشت حاضر کریں اور اذان کو سنتے ہی اپنے ظاہر اور باطن کو اس کے جواب کے لیے تیار کریں کیونکہ جو اس پکار کے لیے جلدی کریں گے وہ قیامت کے روز لطف کے ساتھ پکارے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے قران کریم میں منافقین کا یہ وصف بیان کیا ہے:

﴿وَ اِذَا قَامُوْٓا اِلَی الصَّلٰوۃِ قَامُوْا کُسَالٰی﴾ (النساء:142)

''اور جب وہ نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں بڑی سستی اور کاہلی کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں۔''

مومنین کی صفات منافقین کی صفات کے برعکس ہیں وہ اذان سن کر خوشی کے ساتھ ہشاش بشاش نماز کے لیے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

طہارت:

جب آپ نماز کی جگہ، کپڑے اور ظاہری جسم پاک کرلیں تو اپنے دل کی طہارت سے غافل نہ ہونا اس کی طہارت کے لیے اللہ تعالیٰ سے توبہ کریں اس کے سامنے اپنے گناہوں پر نادم ہوں اور آئندہ گناہ نہ کرنے کا پختہ ارادہ کیجیے۔ باطنی طہارت ،ظاہری طہارت سے زیادہ ضروری ہے۔

ستر العورۃ:

ستر العورۃ سے مراد بدن کے وہ مقام لوگوں کی نظروں سے چھپائے جائیں جس کو چھپانے کا حکم ہے اور باطن کی خرابیاں جس پر سوائے پروردگار کے اور کوئی مطلع نہیں ہوتا

اسے لوگوں کے سامنے ظاہر نہ کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ سے کوئی بھی چیز چھپی نہیں رہتی مگر اس پر نادم ہونا اور اللہ تعالیٰ سے حیا اور خوف کرنا اس کا کفارہ بن جاتا ہے۔

قبلہ رخ ہونا:

اپنے ظاہر چہرے کو ہر طرف سے پھیر کر اللہ تعالیٰ کے گھر کی طرف کر لو اور یہ بات ذہن نشین کر لو کہ اپنے دل کو تمام جہتوں سے ہٹا کر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ کرنا واجب ہے اور یہی سبق ہمیں استقبال قبلہ سے ملتا ہے اور اسی لیے تو اللہ کے نبی ﷺ دعائے استفتاح کے طور پر یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

[وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ حَنِيْفًا] ①

''میں نے اپنا منہ اس طرف کیا جس نے زمین وآسمان بنائے۔''

قیام:

اس سے مراد کہ اپنے بدن اور دل سے اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہو اور اس وقت ذہن میں یہ بات لائیں کہ قیامت والے دن بھی اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہونا ہے اور اس کے سوالات کے جواب دینے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی عظمت کو ذہن میں بٹھائیں اور خود کو ایسے قیام کے لیے تیار کریں، جو آپ کو قیامت والے دن نجات دلا سکے۔

نیت:

نیت سے مراد کہ یہ بات دل میں پختہ ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ نے نماز کا جو حکم دیا ہے اسے ہم نے مانا اور اس کو خاص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کرنے کا عزم کریں اس غرض سے کہ اس سے ثواب کی طمع کرتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے عذاب کا خوف دل میں رکھتے ہوئے اور اس کی قربت میں محبت کرتے ہوئے۔ جب آپ کوئی اچھی بات یا عمل اللہ تعالیٰ کے لیے کریں تو اس میں نیت خالص ہونی چاہیے اور یہ تو پکی بات ہے کہ

---

① صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب الدعاء فی صلاۃ الیل وقیامہ: ۷۷۱

قیامت والے دن نجات اسی کی ہوگی جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر خلوص نیت سے عمل کرتا رہا ہوگا۔

تکبیر:

جب آپ تکبیر کہیں تو آپ کا دل اس قول کو جھوٹا نہ سمجھے اگر دل میں کوئی چیز اللہ تعالیٰ سے بڑی جانتے ہیں یا اللہ تعالیٰ کے حکم پر آپ کی خواہشات غالب ہیں اور آپ کا رجحان اللہ تعالیٰ سے زیادہ اس طرف ہے تو گویا آپ نے اپنا معبود اسی کو ٹھہرا لیا اور اس کو بڑا جانا یہ کتنے تعجب کی بات ہے کہ آپ کا ''اللہ اکبر'' کہنا صرف ایک خالی کلمہ ہے اس وجہ سے کہ دل اس کی موافقت نہیں کر رہا۔ اور جس آدمی میں اس طرح کا معاملہ ہے تو یہ بہت ہی خطرناک معاملہ ہے اگر توبہ و استغفار اور اللہ تعالیٰ کے لطف و کرم اور عفو پر حسن ظن نہ ہو مراد یہ ہے کہ اگرچہ توبہ و استغفار کی جا سکتی ہے لیکن یہ معاملہ کافی خطرناک ہے۔

استعاذہ:

جب أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ کہو تو سمجھو کہ شیطان تمہارا دشمن ہے اور تاک لگائے ہوئے کہ کس طرح تمہارے دل کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے پھیر دے کیونکہ جب انسان اللہ تعالیٰ سے باتیں کرتا ہے نماز کی شکل میں اس کو بہت تکلیف ہوتی ہے اور یہ سمجھو کہ تم شیطان کی ان چالوں سے پناہ مانگتے ہو شیطان انسان کو جب وہ نماز میں ہوتا ہے دنیاوی خواہشات میں اور وسواس میں مشغول کرنے کی کوشش کرتا ہے تاکہ یہ انسان نماز کی حقیقی لذت اور ثواب سے محروم ہو جائے۔

بسم اللہ:

جب بسم اللہ پڑھو تو اس سے یہ نیت کرو کہ میں اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں تاکہ اس کے نام کی وجہ سے زمین و آسمان میں کوئی چیز نقصان نہ پہنچا سکے اور وہ اللہ

تعالیٰ سننے والا اور جاننے والا ہے۔ اور جب تو الرحمٰن الرحیم کہے تو اپنے دل میں اس کے انواع لطف کو حاضر کرلو تاکہ تم پر اس کی رحمت کا حال کھلے اور اس سے تمہارے دل میں امید ابھرے۔ اسی طرح مکمل سورہ فاتحہ کے رموز واوقاف کو سمجھ کر پڑھتا جا۔

قراءت سورت:

جب کسی سورت کی قراءت شروع کی جائے تو ضروری ہے کہ تو اس پر غور کر اور ہر آیت پر وقف کرحتی کہ تجھے معنی سمجھ آ جائے پھر اگلی آیت پڑھ۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا:

﴿ اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ﴾ (محمد:24)

''کیا تم قرآن کریم پر غور وفکر نہیں کرتے یا تمہارے دلوں پر قفل لگ گئے ہیں۔''

قراءت میں آواز کا لحاظ کرو یعنی حروف کو اچھی طرح ادا کرنا اس میں جلد بازی نہ کرنا اور رحمت اور عذاب کی آیتوں کو اور وعدہ اور وعید کی آیتوں کو اور تحمید اور تمجید کی آیتوں کو جدا جدا لہجوں میں پڑھنا۔

رکوع وسجدہ:

عاجزی کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے سامنے رکوع کے لیے جھکو پھر سجدہ کے لیے اللہ تعالیٰ کے سامنے جھکو سب سے زیادہ درجہ کی ذلت سجدہ میں ہے یعنی آدمی اپنا منہ جو سب چیزوں سے عزیز تر ہے اس کو زمین پر رکھنے کا حکم ہے وہ مٹی جس سے یہ پیدا کیا گیا ہے اس حالت میں اللہ تعالیٰ کی تسبیحات اور زیادہ کرو سبحان ربی الاعلیٰ کا بار بار ورد کرکے دل میں اس کی عظمت پیدا کریں۔ کیونکہ ایک دفعہ کہنے کا اثر تھوڑا ہوتا ہے۔

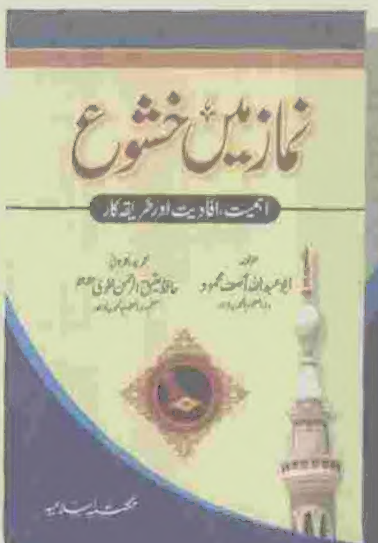
جب تمہارا دل نرم ہو اور یہ بات تمہیں معلوم ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت کی توقع کرو اس کی رحمت ذلت اور ضعف کی طرف دوڑتی ہے شیخی اور تکبر کی طرف نہیں دوڑتی اور اب اپنے سر کو اللہ اکبر کہتے ہوئے اٹھاؤ اور اپنی حاجت ان الفاظ میں مانگو۔ رب اغفرلی و

ارحم۔ ''اے میرے رب! تو مغفرت کر اور رحم کر۔'' یا جو دعا تمہارے دلوں میں ہے وہ کرلو۔

تشہد:

جب تم تشہد کے لیے بیٹھو تو ادب سے بیٹھو اور یقین رکھو کہ جتنی بھی چیزیں اللہ تعالیٰ کے تقرب کی ہیں خواہ وہ نماز ہو طیبات ہو یا اخلاق طاہرہ ہو سب اللہ تعالیٰ کے لیے ہے اور اسی طرح تصور کہ بادشاہت صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے اور یہی معنی التحیات میں پایا جاتا ہے اور جب تو نبی ﷺ پر درود پڑھے تو اپنے دل کو مکمل حاضر کرے اور دل میں سچی آرزو کرو کہ یہ سلام ان کو پہنچے گا اور تم کو اس کا جواب تمہارے سلام کی نسبت کامل تر ملے گا پھر تو اپنے اوپر اور اللہ تعالیٰ کے سب نیک بندوں کے اوپر سلام کر پھر اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور محمد رسول اللہ ﷺ کی گواہی اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ عہد کو شہادت والے دونوں جملے پڑھ کر تازہ کرو پھر رسول اکرم ﷺ پر درود ابراہیم پڑھو پھر تم اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگو ان چار چیزوں کی، عذاب النار ، عذاب القبر ،فتنة المحيا والممات اور فتنہ مسیح دجال۔ اس کے بعد تو سلام پھیرے اور سلام کے وقت نیت کرو کہ میں فرشتوں اور حاضرین پر سلام کہتا ہوں اور سلام سے نماز سے پورا ہونے کی نیت کرلو اور اللہ تعالیٰ کے شکر کا دل میں خیال کرلو کہ اس نے تمھیں عبادت کرنے کی توفیق دی۔ اور تو اللہ تعالیٰ سے توقع رکھ کہ وہ اپنے فضل و کرم سے تیری اس عبادت کو قبول فرمائے۔ [1]

[1] احیاء العلوم: ۱/ ۳۰۴


نماز میں خشوع
اہمیت، افادیت اور طریقہ کار
مکتبہ اسلامیہ